الْمُعْجَمُ الصَّغِيْرُ

لِلطَّبْرَانِیْ

اردو زبان میں

تالیف

ندیم ایاز

مکتبہ دارالرحیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

الحمدللہ، اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل وکرم سے آج اس کتاب کی تکمیل ہوئی میں نے خود اپنے لئے اس کتاب کو بہت مفید پایا اور کیوں نہ ہو کہ یہ تو احادیث مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ اس کتاب میں مضامین کے لحاظ سے 47 کتابیں تھیں جن میں سے میں نے 6 حذف کر لی ہیں اور ابواب کا ذکر مکمل چھوڑ دیا ہے اسی طرح احادیث کا عربی متن بھی ذکر نہیں کیا ہے صرف ترجمہ پر اکتفاء کیا ہے اس کتاب میں کل 1197 احادیث تھیں جن میں سے کوشش کر کے میں نے موضوع اور ضعیف احادیث حذف کر دی ہیں۔ میں نے ان احادیث کو بھی حذف کر دیا ہے جو بغیر تشریح کے سمجھنا مشکل تھا اب صرف ان 589 احادیث کا مجموعہ آپ کے ہاتھوں میں ہے جن کا سمجھنا ہر خاص وعام کے لئے بالکل آسان ہے۔ پھر بھی کسی جگہ مشکل پیش آئے تو اپنے محلے کے علماء سے پوچھ لیا کریں یا مجھ سے واٹس ایپ نمبر پہ رابطہ کریں۔ یہ سب کام اس نیت سے کیا ہے کہ اختصار ہو اور زیادہ سے زیادہ لوگ مستفید ہو سکیں۔ یہ کتاب علماء، طلباء اور عوام سب کے لئے مفید ہے۔ احادیث کے ساتھ تخریج بھی ذکر ہے پھر بھی علماء سے درخواست ہے کہ جہاں کہیں بھی کسی بھی قسم کی غلطی ہوئی ہو تو مجھے ضرور آگاہ کر لیں تاکہ آئندہ اسے غلطیوں سے پاک کر کے مزید بہتر بنایا جاسکے۔ میں اپنے بہن بھائیوں اور شاگردوں سے خصوصی طور پر اور تمام مسلمانوں سے عمومی طور پہ درخواست کرتا ہوں کہ اس کتاب کو اپنے گھروں میں روزانہ کی بنیاد پر بیوی بچوں کو پڑھالیا کریں۔ یہ ایک آسان اور قابل فہم مجموعہ ہے تشریح کے بغیر صرف احادیث ذکر کی گئی ہیں۔ یہ تمام مسلمانوں کے لئے ہے کسی خاص مسلک، فرقے یا تنظیم کی کتاب نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ اس کتاب کو تمام مسلمانوں کے لئے نافع بنائے اور صدقہ جاریہ بنادے آمین۔ اللہ تعالیٰ سے میرے لئے، میرے والدین، بیوی بچوں اور بہن بھائیوں کے لئے دعا کیجئے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا اور آخرت کی بھلائیاں عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ سے آپ کے لئے دعا گو ہوں۔ جزاک اللہ خیرا

قاری ندیم ایاز

8 ستمبر 2021

00923172134743 whatsapp

Peaceofmindna.com website

Peaceofmind.na facebook page

مختصر تعارف

میں نے قرآن کریم قاری نورالامین صاحب کے پاس حفظ کیا آخری 4 پارے بنوری ٹاون میں ۱۱ دن میں حفظ کئے۔ حفظ دور قاری ظاہر صاحب کے پاس کیا، درس نظامی کی کتابیں شیخ عبد الوکیل صاحب، عنایت اللہ صاحب، شیر عالم صاحب، روح الامین صاحب، عبد الروف صاحب، ہاشم صاحب اور صدر الشہید صاحب اور بھی علماء سے کتابیں پڑھیں میں ان سب کے لئے دعا گو ہوں۔

دورہ تفسیر القرآن شیخ عبد السلام رحمہ اللہ، شیخ امین اللہ صاحب، شیخ افضل خان شاہ پور شیخ، شیخ طیب صاحب، شیخ امیر حسین باچا صاحب، اور شیخ روح الامین صاحب سے کئے۔

اتحاد المدارس اور وفاق المدارس السلفیہ فیصل آباد سے درس نظامی کے امتحانات دیئے۔ تجوید اور حفظ کی بھی وفاق سے امتحان دیئے اور سب کے سند حاصل کئے۔ ادیب عربی کا امتحان دیا۔

تقابل ادیان کے تمام کورسز کئے۔ اور اس کے علاوہ علم نفسیات میں بی ایس کیا، انڈسٹریل اینڈ ارگنائزیشنل سائکالوجی میں ڈپلومہ، چھ مہینے کا کورس کلینیکل سائکالوجی میں کیا۔ کمپلیمینٹری تھراپیز میں ڈپلومہ سری لنکا سے، این ایل پی اور ہپناسز کورسز، اور اسی طرح کئی کورسز کئے اور ایک خاصی تعداد میں سیمینارز اور ورکشاپس اٹینڈ کئے۔

13 مرتبہ خود دورہ تفسیر القرآن کے درس دئے مختلف مقامات پر۔ اس کے علاوہ روزانہ کے دروس اور جمعہ کے خطبات اللہ تعالیٰ کی توفیق سے بے شمار ہیں۔

بہت سے طلباء اور طالبات نے مجھ سے قرآن وحدیث سیکھا میں ان سب کے لئے دعا گو ہوں یہ سب میرے اور میرے اساتذہ کے لئے صدقہ جاریہ ہیں۔

سوانح حیات امام طبرانی رحمہ اللہ

نام ونسب اور نسبت:

آپ کا نام سلیمان، کنیت ابو القاسم اور سلسلۂ نسب یہ ہے: سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر۔

ولادت:

آپ ماہ صفر 260ھ میں پیدا ہوئے۔[تذکرۃ الحفاظ:2/126]

خاندان:

آپ کا قبیلہ لخم سے نسبتی تعلق تھا، اس لیے لخمی کہلاتے تھے، لخم دراصل یمن کا ایک قبیلہ ہے، اس کی ایک شاخ شام میں آباد ہو گئی تھی۔ امام صاحب کے والد بزرگوار کو علم وفن سے بڑی دلچسپی تھی، اس لیے وہ اپنے فرزند کو بھی علم کی تحصیل وتکمیل کی تلقین کرتے رہتے تھے۔

وطن:

ان کا اصلی وطن طبریہ ہے مگر آخر عمر میں انہوں نے اصبہان میں مستقل سکونت اختیار کر لی تھی، طبریہ اردن کے قریب واقع ہے۔ 13ھ میں شرحبیل بن حسنہ نے اس کو اسلامی سلطنت کے زیر نگیں کیا تھا، اس کی نسبت سے وہ طبرانی کہلاتے ہیں۔ علامہ ذہبی رقمطراز ہیں کہ وہ عکا میں پیدا ہوئے، یہاں سے طبریہ کی مسافت دو روز میں طے ہوتی تھی۔[تذکرۃ الحفاظ:3/126 وغیرہ]

مشائخ کرام:

امام طبرانی نے ایک ہزار سے زائد محدثین سے علم حاصل کیا، آپ کے بعض مشہور مشائخ کے نام یہ ہیں:

ابراہیم بن ابی سفیان قیسرانی، ابراہیم بن محمد عرق حمصی، ابراہیم بن موید شیبانی، ابوزرعہ دمشقی، ابوعبدالرحمٰن نسائی، ابومسلم کجی، احمد بن انس، احمد بن عبدالرحیم حوطی، احمد بن عبدالقاہر، احمد بن معلیٰ، احمد بن یحییٰ، ادریس بن جعفر عطاء، اسحاق بن ابراہیم دیری، ابوعلی اسماعیل بن محمد بن قیراط، بشر بن موسیٰ، حسن بن سہل، حسن بن عبدالاعلیٰ بوسی، حفص بن عمر، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، علی بن عبدالعزیز بغوی، ابوخلیفہ فضل بن حباب حمجی، ابوسعید بن ہاشم بن مرثد طبرانی، یحییٰ بن ایوب علاف وغیرہ۔ [کتاب الانساب، ورق 495 و 366 - ابن خلکان: 383/1 - کتاب المنتظم: 54/7 - معجم البلدان: 23/6 تا25]

تلامذہ:

ان کے تلامذہ و منتسبین کی تعداد بھی بے شمار ہے اور ان سے استفادہ کرنے والوں میں ان کے بعض شیوخ بھی شامل ہیں۔ بعض تلامذہ کے نام یہ ہیں:

ابن عقدہ، ابوبکر بن زبدہ، ابوبکر بن مردویہ، ابواحمد بن عبداللہ بن عدی جرجانی، ابوالحسن بن قادیہ، ابوعمر محمد بن حسین بسطامی، حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ، احمد بن محمد صحاف، حسین بن احمد بن مرزبان، عبدالرحمٰن بن احمد صفاء، ابوبکر عبدالرحمٰن بن علی ذکوانی، ابوالفضل محمد بن احمد جارودی، ابوعمر محمد بن حسین بسطامی، محمد بن عبیداللہ بن شہریار۔

امام طبرانی کے حلقہ فیض سے دو صاحب کمال وزراء بھی وابستہ تھے، ان میں ابن عمید لغت و عربیت اور شعر و ادب میں سرآمد روزگار تھا، اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ دیلمی حکومت میں اس لیاقت و قابلیت کا کوئی اور وزیر نہیں گزرا، اور دوسرا وزیر صاحب بن عباد بھی ممتاز ادیب و انشا پرداز اور امام طبرانی کا شاگرد اور تربیت یافتہ تھا۔ [تذکرۃ الحفاظ: 127/3 - بستان المحدثین، ص:55- کتاب الانساب، ورق:366]

رحلات علمیہ:

امام طبرانی 273ھ میں علم و فن کی تحصیل میں مشغول ہوئے تھے، اس وقت ان کی عمر تیرہ برس تھی، پہلے انھوں نے اپنے وطن طبریہ کے اصحاب علم و فضل سے استفادہ کیا، 274ھ میں قدس، اور 275ھ میں قیساریہ تشریف لے گئے، اس کے بعد انہوں نے دوسرے اسلامی ملکوں، اہم مقامات اور مشہور مراکز حدیث کا رخ کیا اور حمص، جبلہ، مدائن، شام، مکہ معظّمہ، مدینہ منورہ، یمن، مصر، بغداد، کوفہ، بصرہ، جزیرہ، فارس اور اصبہان وغیرہ کی طرف تحصیل علم کے لیے سفر کیا۔ اصبہان کی مرکزیت کی وجہ سے یہیں بود و باش بھی اختیار کر لی تھی، علم کی تلاش و جستجو اور احادیث کی تحصیل میں ان کو سخت مشکلات اور پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا، لیکن ان کے ذوق و شوق اور سرگرمی وانہماک میں کبھی کمی نہیں آئی۔ شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

”30 سال تک ان کو بستر پر سونا نصیب نہ ہوا، مگر وہ آرام و آسائش کا خیال کیے بغیر حدیث کی تحصیل میں مشغول رہے اور بوریا پر سوتے رہے۔“ [تذکرۃ الحفاظ:3/127-بستان المحدثین، ص:55-کتاب الانساب، ورق:366-العبر:2/316]

... سہنے پڑتے ہیں اس راہ میں رنج والم بہت...

اور بقول دیگر:

« مَن بَلَغَ العُلیٰ سَہرَ اللَّیالِیَ »

”جو بلندیوں پر پہنچا، اس نے راتیں جاگ کے گزاریں۔“

حفظ وثقاہت:

حفظ و ضبط اور ثقاہت و اتقان میں ان کا مرتبہ بلند تھا، ان کے معاصرین فضلاء اور کبار محدثین نے ان کے حافظہ اور ثقاہت کا اعتراف کیا ہے، علمائے سیر و تراجم نے ان کو « الحافظ الکبیر، أحَدُ الحفاظ، الحافظ العلم، واسع الحفظ، الحجۃ » اور « من الثقات الاثبات المعدلین » وغیرہ لکھا ہے۔

ابراہیم بن محمد بن حمزہ کا بیان ہے کہ ”میں نے ان سے بڑا کوئی حافظ نہیں دیکھا۔“

ابن خلکان لکھتے ہیں کہ ”وہ اپنے عہد کے ممتاز حافظ تھے۔“

علامہ ابن الجوزی رقمطراز ہیں کہ ”امام سلیمان کا حافظہ نہایت قوی تھا۔ صاحب بن عباد ان کے حافظے کی قوت اور یادداشت کی زیادتی کے معترف تھے۔“

ان کے صدق وثقاہت کے بارے میں بھی علمائے فن کا اتفاق ہے، حافظ ذہبی فرماتے ہیں کہ ”وہ ضبط وثقاہت اور صدق و امانت کے ساتھ بڑے عظیم رتبہ اور شان کے محدث تھے۔“

احمد بن منصور اور امین ناصر الدین کہتے ہیں کہ ”وہ ثقہ تھے۔“

علامہ ابن حجر نے ان کو ”ثابت وضابط“ لکھا ہے۔

یافعی اور ابن عماد تحریر فرماتے ہیں کہ ”طبرانی ثقہ و صدوق اور حدیثوں کے علل، رجال و ابواب کے اچھے واقف کار تھے۔“
[تذکرۃ الحفاظ:3/126 و130-لسان المیزان:3/73-مرآۃ الجنان:2/372 وشذرات الذهب:2/30]

حدیث میں درجہ:

امام طبرانی علم وفضل کے جامع اور فن حدیث میں نہایت ممتاز تھے، علامہ ذہبی نے انھیں ”الامام العلامہ اور مسند الدنیا“ اور یافعی وابن عماد نے ”مسند العصر“ لکھا ہے، ابن ناصر الدین کہتے ہیں کہ وہ ”مسند الآفاق“ تھے۔

ایک دفعہ ابن عقدہ سے ایک اصبہانی شخص نے کوئی مسئلہ دریافت کیا، انہوں نے پوچھا کہ تم نے سلیمان بن احمد لخمی سے سماع کیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میں ان سے واقف نہیں، ابن عقدہ نے حیرت سے سبحان اللہ کہا اور فرمایا کہ ان کے ہوتے ہوئے تم لوگ ان سے حدیثیں نہیں سنتے اور ہم لوگوں کو خواہ مخواہ دق کرتے ہو، میں نے طبرانی کا کوئی مثیل اور نظیر نہیں دیکھا۔

ابو بکر بن علی کا بیان ہے کہ وہ بڑے وسیع العلم تھے۔

حدیث میں ان کی وسعت نظر اور کمال کا اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ احمد بن منصور شیرازی نے ان سے تین لاکھ حدیثیں لکھی تھیں۔

حافظ ذہبی کا بیان ہے کہ حدیث کی کثرت اور علوِ اسناد میں ان کی ذات نہایت ممتاز تھی اور حدیث میں ان کی بالغ نظری کا پوری دنیائے اسلام میں چرچا تھا، شاہ عبد العزیز لکھتے ہیں کہ حدیث میں وسعت اور کثرت روایت میں وہ یکتا اور منفرد تھے۔[ایضًا و بستان المحدثین، ص:54]

فقہی مذہب:

اغلب بات یہ ہے کہ امام طبرانی کا فقہی مسلک وہی رہا جو محدثین اور ائمہ سنت کا ہے، بعض لوگوں نے انھیں شافعی بتایا ہے مگر یہ بات نادرست ہے۔[**فوائد جامعہ بر عجالہ نافعہ، ص:180**]

ابو بکر چغابی سے ایک دلچسپ مناظرہ:

امام طبرانی کے علم و فضل اور حدیث میں عظمت و کمال کا اندازہ اس مناظرہ سے بھی ہوتا ہے جو ان کے اور ابو بکر چغابی کے درمیان ہوا تھا، صاحب بن عباد بیان کرتے ہیں:

مجھے دنیا میں وزارت سے زیادہ کوئی چیز مرغوب اور عزیز نہ تھی اور میں اس سے زیادہ کسی منصب کو اعلیٰ اور برتر نہیں خیال کرتا تھا، کیونکہ اسی کی بدولت مجھے ہر طرح کا اعزاز اور ہر طبقے میں مقبولیت حاصل تھی، لیکن ایک روز میرے سامنے مشہور محدث ابو بکر چغابی اور ابو القاسم طبرانی میں حدیث کے بارے میں ایک مباحثہ ہوا، حفظ و ضبط میں طبرانی اور ذہانت و فطانت میں چغابی فائق معلوم ہوتے تھے، یہ مباحثہ دیر تک ہوتا رہا، دونوں طرف سے بڑے جوش و خروش کا اظہار اور پرزور آوازیں بلند ہو رہی تھیں، اسی اثنا میں چغابی نے کہا: میرے پاس ایک حدیث ایسی ہے جو اور کسی کو معلوم نہیں، طبرانی نے اسے بیان کرنے کے لیے کہا تو انھوں نے فرمایا:

« حدثنا ابوخلیفۃ قال حدثنا سلیمان بن ایوب ابو القاسم .... »

”ہم سے ابو خلیفہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا: ہم سے سلیمان بن ایوب ابو القاسم نے روایت کی ......۔“

طبرانی نے کہا: جناب! سلیمان بن ایوب تو میں ہی ہوں اور ابو خلیفہ میرے شاگرد ہیں، اگر آپ اس حدیث کو میرے واسطہ سے بیان کریں تو آپ کی سند زیادہ عالی ہوگی، اس سے بے چارے ابو بکر بہت نادم ہوئے، ان کی ندامت اور طبرانی کی فتح و مسرت دیکھ کر مجھے خیال ہوا کہ کاش میں طبرانی ہوتا تو آج وہی سرور و انبساط اور غلبہ و کامرانی جو انھیں حاصل ہوئی ہے، مجھے حاصل ہوتی، یہ منظر دیکھ کر میرے دل سے وزارت کی اہمیت جاتی رہی کیونکہ علم و فضل کی بدولت اس سے کہیں بڑھ کر اعزاز و اکرام اور جاہ و مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔[تذکرۃ الحفاظ: 3/129]

بعض مؤرخین نے صاحب بن عباد کے بجائے ابن عمید کی نسبت سے یہ واقعہ تحریر کیا ہے۔

حضرت شاہ عبد العزیز رحمہ اللہ نے اس پر بڑا دلچسپ اور بہترین تبصرہ فرمایا ہے وہ لکھتے ہیں:

ایں تمناو آرزوے ہم از بقائے ...... وزارت و ریاست او بود والا علمائے

ربانیین رابسبب ایں غلبہ ہائے ...... تغیرے نمی شود و نفس ایشاں بحرکت

نمی آید و لکن المرء یقیس علی نفس ......[بستان المحدثین، ص:55]

"صاحب بن عباد کا اس قسم کی آرزو و تمنا کرنا در حقیقت وزارت و ریاست ہی کے اثر کا نتیجہ تھا، ورنہ علمائے ربانی کے اندر اس طرح کی فتح و کامرانی کے بعد بھی کوئی عجیب تبدیلی نہیں آتی، اور نہ ان کی طبیعتیں اس قسم کے واقعات سے متاثر ہوتی ہیں، مگر آدمی دوسروں کو بھی اپنے ہی اوپر قیاس کرتا ہے۔"

دینی غیرت و حمیت:

امام طبرانی میں بڑی دینی غیرت و حمیت تھی، ابن جوزی کا بیان ہے کہ وہ دین کے معاملہ میں نہایت سخت تھے۔[المنتظم: 7/54] ان کو صحابہ کرام سے غیر معمولی محبت و عقیدت تھی، اس لیے ان کی مذمت اور تنقیص گوارا نہیں کرتے تھے، بعض مصنّفین کا بیان ہے کہ وہ پہلی دفعہ اصبہان تشریف لے گئے تو ابو علی زنیم نے جو زکوٰۃ و خراج کا عامل تھا، ان کی بڑی آؤ بھگت کی، امام صاحب اس کے یہاں برابر تشریف لے جاتے تھے، اس کی وفات کے بعد اس کے لڑکے نے امام صاحب کے لیے پانچ سو درہم ماہوار وظیفہ مقرر کر دیا تھا لیکن جب اس نے سیدنا ابو بکر و سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں مخالفانہ اور معاندانہ رویہ اختیار کیا تو امام طبرانی اس سے سخت آزردہ ہوگئے یہاں تک کہ اس کے یہاں آمد و رفت بھی بند کر دی۔[تذکرۃ الحفاظ: 3/128و129]

اس زمانہ میں قرامطہ اور فرقہ اسماعیلیہ کا بڑا زور و اثر تھا، یہ لوگ محدثین سے بڑی کدورت اور سخت عناد رکھتے تھے، ان لوگوں نے امام صاحب کی دینی معاملات میں شدت پسندی کی وجہ سے ان پر جادو کروا دیا تھا، جس کی وجہ سے ان کی بصارت ختم ہوگئی تھی۔[بستان المحدثین، ص:54]

وفات:

امام طبرانی نے بروز شنبہ 28 ذوالقعدہ 360ھ کو سو سال کی عمر میں انتقال فرمایا اور ایک صحابی رسول حضرت حمدوسی رضی اللہ عنہ کی قبر کے پہلو میں دفن کیے گئے۔ حافظ ابونعیم اصبہانی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ [تذکرۃ الحفاظ: 130/3 - ابن خلکان: 383/1-المنتظم:54/7]

تصانیف:

امام طبرانی کثیر التصانیف تھے لیکن قدیم مصنّفین کی طرح ان کی بھی اکثر کتابیں محفوظ نہیں، ذیل میں ان کی تصنیفات کے نام اور بعض کے متعلق مختصر معلومات درج ہیں:

(1) کتاب الاوائل۔(2) کتاب التفسیر۔(3) کتاب المناسک۔(4) کتاب عشرۃ النساء۔(5) کتاب السنۃ۔(6) کتاب الطّوالات۔(7) کتاب النوادر۔(8) کتاب دلائل النبوۃ۔(9) کتاب مسند شعبہ۔(10) کتاب مسند سفیان۔(11) کتاب حدیث الشامیین۔(12) کتاب الرمی۔(13) مسند العشرۃ۔(14) معرفۃ الصحابہ۔(15) فوائد معرفۃ الصحابہ۔(16) مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ۔(17) مسند عائشہ رضی اللہ عنہا۔(18) حدیث الاعمش۔(19) حدیث الاوزاعی۔(20) حدیث شیبان۔(21) حدیث ایوب۔(22) مسند ابی ذر رضی اللہ عنہ۔(23) کتاب الرؤیۃ۔(24) کتاب الجود۔(25) المعلم الالویہ۔(26) فضل رمضان۔(27) کتاب الفرائض۔(28) کتاب الرد علی المعتزلہ۔(29) کتاب الرد علی الجہمیۃ۔(30) مکارم اخلاق العزاء۔(31) الصلوۃ علی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم۔(32) کتاب المامون۔(33) کتاب الغسل۔(34) کتاب فضل العلم۔(35) کتاب ذم الرای۔(36) کتاب تفسیر الحسن۔(37) کتاب الزہری عن انس۔(38) کتاب ابن المنکدر عن جابر۔(39) مسند ابی اسحاق السبیعی۔(40) حدیث یحییٰ بن ابی کثیر۔(41) حدیث مالک بن دینار۔(42) کتاب ماروی الحسن عن انس۔(43) حدیث ربیعہ۔(44) حدیث حمزۃ الزیات۔(45) حدیث مسعر۔(46) حدیث ابی سعد البقال۔(47) طرق حدیث من کذب علی۔(48) کتاب النوح۔(49) مسند ابی جحادہ۔(50) کتاب من اسمہ عطاء۔(51) کتاب من اسمہ شعبہ۔(52) کتاب اخبار عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ۔(53) کتاب اخبار عبدالعزیز بن رفیع۔(54) مسند روح ابن القاسم۔(55) کتاب فضل عکرمہ۔(56) کتاب امہات النبی۔(57) مسند عمارۃ بن غزیہ۔(58) مسند طلحہ بن مسرف و جماعۃ۔(59) مسند العبادلہ۔(60) احادیث ابی عمرو بن العلاء۔(61) کتاب غرائب مالک۔(62) جزو ابان بن تغلب۔(63) جزء حریث ابن ابی مطر۔(64) وصیۃ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ۔(65) مسند الحارث العکلی۔(66) فضائل الاربعۃ الراشدین۔(67) مسند ابن عجلان۔(68) کتاب الاشربۃ۔(69) کتاب الطہارۃ۔(70) کتاب الامارۃ۔(71) مسند ابی ایوب

الافریقی۔(72) مسند زیاد الجصاص۔(73) مند زافر۔(74) حدیث شعبہ۔(75) کتاب من اسمہ عبادہ [عجالہ نافعہ: 80 و 81](76) کتاب الدعا۔

معاجم ثلاثۃ: امام طبرانی نے معجم میں تین کتابیں لکھیں، یہ ان کی مشہور و معروف تصانیف ہیں جو علمِ حدیث کی بلند پایہ کتابیں سمجھی جاتی ہیں، شاہ ولی اللہ دہلوی نے ان کو حدیث کے تیسرے طبقہ کی کتابوں میں شامل کیا ہے، ان کی بدولت امام طبرانی کو لازوال شہرت ملی۔

معجم کی تعریف: محدثین کی اصطلاح میں ان کتابوں کو معجم کہا جاتا ہے جن میں شیوخ کی ترتیب پر حدیثیں درج کی گئی ہوں، اس طرح کی بعض کتابوں میں شیوخ کی وفات اور بعض میں ان کے علم و تقویٰ کے تقدم کا لحاظ کیا گیا ہے، لیکن عموماً حروف تہجی کی ترتیب کو ملحوظ رکھا گیا ہے، شیوخ کے بجائے صحابہ یا بلاد و امصار کی ترتیب پر بھی معاجم مرتب کیے گئے ہیں۔

(77) معجم کبیر۔(78) معجم اوسط۔(79) معجم صغیر۔

کچھ کتاب کے بارے میں::

یہ سب معاجم میں مختصر ہونے کی وجہ سے زیادہ مقبول اور متداول ہے، اس کی ترتیب شیوخ کے ناموں پر ہے، اس میں انھوں نے حروفِ تہجی کے مطابق ایک ہزار سے زیادہ شیوخ کی ایک ایک حدیث درج کی ہے، آخر میں بعض خواتین محدثات کی بھی حدیثیں ہیں، ان کی حدیثوں کی تعداد دو ہزار بتائی گئی ہے، لیکن بعض نے ڈیڑھ ہزار بھی کہا ہے، اس کے زوائد بھی ابوالحسن ہیثمی نے علیحدہ مرتب کیے تھے، معجم صغیر کے نسخے کئی کتب خانوں میں موجود ہیں، 1311ھ میں یہ مطبع انصاری دہلی سے شائع ہوئی ہے، اس کی بعض خصوصیات ملاحظہ ہوں:

❶ اس میں روایت اور راوی کے متعلق مختلف قسم کی تصریحات کی گئی ہیں، مثلاً حدیث کے ضعف و قوت، رفع و اتصال تفرد، شہرت اور غرابت، راویوں کے ضبط و ثقاہت یا وہم و ضعف، کنیت، نسبت، نام، لقب، قبیلہ، وطن اور بعض کے نسب نامے اور روایتوں میں فرق و اختلاف اور کمی بیشی کی تصریح کی گئی ہے، جس سنہ اور مقام پر جو روایت سنی یا لکھی گئی ہے کہیں کہیں اس کی اور بعض راویوں کی صحابیت و تابعیت کا ذکر کیا گیا ہے، بعض روایتوں کے کسی خاص لفظ یا فقرہ کے متعلق یہ وضاحت کر دی گئی ہے کہ وہ صرف اسی حدیث میں مذکور ہے، بعض شیوخ کے بارے میں یہ لکھا ہے کہ انھوں نے اپنے فلاں شیخ سے کتنی حدیثیں بیان کیں یا اس نے اور کن مشہور شیوخ سے سنیں، یا اس سے کن مشہور اشخاص اور اہم راویوں نے حدیثیں روایت کی ہیں، اسی طرح اکثر راویوں کے وہ نمایاں اوصاف بیان کیے گئے ہیں جن سے ان کی زیادہ شہرت ہے۔

❷ حدیث کے بارے میں اہلِ علم کے بیان کردہ مفہوم ومنشاء کو ذکر کرنے کے علاوہ خود بھی کہیں کہیں اس کی مراد واضح کی ہے، اور راوی نے حدیث کے بعض الفاظ کی جو وضاحت کی ہے اس کو، اور کہیں کہیں خود بھی مشکل اور غریب الفاظ کے معنی لکھے ہیں۔

❸ امام طبرانی نے ائمہ فقہ اور محدثین کے فقہی اقوال اور آراء بھی نقل کی ہیں اور خود بعض روایتوں کی اس طرح تشریح کی ہے جن سے کسی خاص فقہی مسلک کی تائید اور وضاحت ہوتی ہے، مثلاً ایک حدیث ہے:

«عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِنْ وَلِيتُمْ هٰذَا الْأَمْرَ فَلَا تَمْنَعُوْا أَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ أَنْ يُصَلِّي أَيَّةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ وَنَهَارٍ.»

”سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بنی عبد مناف، اے بنی عبد المطلب! اگر تم اس معاملہ کے ذمہ دار بنو تو خانہ کعبہ کا طواف کرنے والے کسی شخص کو رات اور دن کے کسی حصہ میں نماز پڑھنے سے منع نہ کرنا۔“

امام طبرانی اس کی شرح کرتے لکھتے ہیں:

«”يعني الركعتين بعد الطواف السبع أن يصلي بعد صلاة الصبح قبل طلوع الشمس وبعد صلاة العصر قبل غروب الشمس وفي كل النهار.“» [معجم صغير، ص: 12]

”آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد سات چکر طواف کے بعد کی دو رکعتوں سے ہے کہ وہ فجر کی نماز کے بعد طلوع آفتاب سے پہلے اور عصر کی نماز کے بعد غروب سے پہلے اور اسی طرح دن کے ہر حصہ میں پڑھی جاسکتی ہیں، یعنی ممنوع ومنہی عنہا اوقات میں بھی ان کو پڑھ لینے میں حرج نہیں ہے۔“

❹ انھوں نے بعض حدیثوں کے متعلق شبہات کے جواب دیے ہیں، مثلاً ایک حدیث ہے:

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے چار کام کیے اس کو چار چیزیں عطا کی جاتی ہیں“، اس کا ذکر کتاب اللہ میں بھی ہے۔

① جس نے اللہ کو یاد کیا اللہ بھی اسے یاد کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

«﴿فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ﴾» [البقرة: 152]

”پس تم مجھے یاد کرو تو میں تمہیں یاد کروں گا۔“

② جس نے دعا کی اس کی دعا قبول کی جاتی ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

«﴿ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾» [غافر: 60]

”مجھ سے دعا کرو میں اسے قبول کروں گا۔“

③ شکر کرنے والے پر اللہ مزید فضل وانعام کرتا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

«﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ﴾» [ابراهیم: 7]

"اگر تم میرا شکر کروگے تو میں تمھیں اور زیادہ نوازوں گا۔"

④ جو اللہ سے استغفار کرتا ہے، اللہ اس کی مغفرت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

«﴿اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا﴾» [نوح: 10]

"اپنے پروردگار سے مغفرت چاہو، بلاشبہ وہ بہت بخشنے والا ہے۔"

اس حدیث کے سلسلہ میں پہلے انھوں نے بعض لوگوں کے اس شبہ کا ذکر کیا ہے کہ "ہم لوگ دعائیں کرتے ہیں مگر وہ قبول نہیں ہوتیں"، پھر اس کا جواب یہ دیا ہے کہ:

گویا یہ اعتراض اللہ پر ہے کیونکہ اس نے کہا ہے اور یقیناً اس کی بات برحق ہے کہ:

«﴿ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾» [غافر: 60]

"مجھے پکارو! میں تمہاری پکار کا جواب دوں گا۔"

نیز:

«﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ﴾» [البقرۃ: 186]

"اور جب میرے بندے تم سے میرے متعلق پوچھیں تو (انھیں بتاؤ کہ) میں (ان کے) نزدیک ہوں اور پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں۔"

مگر اس حقیقت اور مفہوم سے اہل علم اور اربابِ بصیرت ہی واقف ہوسکتے ہیں۔ ایک اور حدیث میں بھی اس کی وضاحت کی گئی ہے۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور بعض دوسرے صحابہ سے مروی ہے کہ:

«مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُوا اللّٰهَ بِدَعْوَةٍ إِلَّا اسْتَجَابَ لَهُ فَهُوَ مِنْ دَعْوَتِهِ عَلَى إِحْدَىٰ ثَلَاثٍ: إِمَّا أَنْ يُّعَجِّلَ لَهُ فِي الدُّنْيَا وَإِمَّا أَنْ تَدَّخِرَ فِي الْآخِرَةِ وَإِمَّا أَنْ يَدْفَعَ عَنْهُ مِنَ الْبَلَاءِ مِثْلِهَا.» [معجم صغیر، ص: 212]

"جو مسلمان بھی اللہ سے دعا کرتا ہے اس کی دعا قبول ہوتی ہے، اس کی تین صورتیں ہیں، یا تو دنیا ہی میں قبولیت عطا کی جاتی ہے، یا اس کی دعا آخرت کے لیے مؤخر کی جاتی ہے اور ذخیرہ بنتی ہے، یا دعا مانگنے والے کی اس طرح کی کوئی مصیبت دفع کردی جاتی ہے۔"

امام طبرانی پر بعض اعتراضات اور ان کا جواب:

امام طبرانی کی عظمت وجلالت کے باوجود ان پر بعض اعتراضات کیے گئے ہیں، ذیل میں دو اعتراضات نقل کیے جاتے ہیں:

❶ پہلا اعتراض ان کے تفرد کے بارے میں ہے، اسماعیل بن محمد بن فضل تیمی نے ان کے افراد وغرائب پر مشتمل حدیثوں کو جمع کرنے پر نکتہ چینی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ان حدیثوں میں نکارت پائی جاتی ہے اور یہ موضوع اور طعن وقدح سے خالی نہیں ہیں۔

❷ ان پر وہم وخطا اور نسیان کا بھی الزام عائد کیا گیا ہے، اس کی مثال یہ دی گئی ہے کہ انھوں نے مغازی وسیر کے باب میں مصر کے احمد بن عبد اللہ بن عبد الرحیم برقی سے روایت کی ہے، اس نام میں ان کو وہم ہوا ہے، اصل میں راوی احمد کے بجائے ان کے بھائی عبد الرحیم ہیں کیونکہ احمد طبرانی کے مصر جانے سے دس سال پہلے ہی انتقال کر چکے تھے۔

ابن مندہ نے بھی اس کی وجہ سے ان پر طعن کیا ہے اور ابو بکر بن مردویہ نے اسی بنا پر انھیں "لین" قرار دیا ہے، ان کے بارے میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ طبرانی کی جانب سے صاف نہ تھے، ابن مردویہ کی جانب سے خفگی کی ایک وجہ یہ بھی منقول ہے کہ انھوں نے بغداد جاکر جب ان حدیثوں کی تحقیق وتفتیش کی جن کو ان سے طبرانی نے ادریس سے اور ادریس نے یزید بن ہارون سے اور انھوں نے روح بن عبادہ کے واسطہ سے بیان کیا تھا تو انھیں، بہت کم حدیثوں کا پتہ چلا، علاوہ ازیں یہ معلوم ہوا کہ اہلِ بغداد کے نزدیک ادریس کا پایہ بلند نہ تھا، اس لیے وہ ان سے زیادہ حدیثیں روایت نہیں کرتے تھے، مگر امام طبرانی کے نزدیک ادریس مغتنم لوگوں میں سے تھے۔

اسی نوعیت کا ایک اور اعتراض حاکم نے علوم الحدیث میں تحریر کیا ہے کہ ابو علی نیشاپوری امام طبرانی کے بارے میں اچھی رائے نہیں رکھتے تھے، اس کا سبب یہ تھا کہ طبرانی نے شعبہ کی ایک حدیث بیان کی اور کہا کہ یہ ان کو غندر اور شبابہ کے واسطہ سے ملی ہے، ابو علی نے سوال کیا کہ آپ سے اس کو کس نے روایت بیان کی ہے؟ انھوں نے کہا: عبد اللہ بن احمد نے اپنے والد سے، انھوں نے غندر اور شبابہ سے، حالانکہ یہ غندر کی حدیث نہ تھی۔[لسان المیزان:3/73]

اعتراضات کا جواب:

ان اعتراضات کا نمبروار جواب یہ ہے کہ:

① امام طبرانی کو طویل عمر ملی اور ان سے بے شمار حدیثیں منقول ہیں، اس لیے ان کے یہاں تفرد کی بھی کثرت ہے، لیکن اربابِ فن نے ان کے تفرد کو منکر قرار نہیں دیا ہے۔ حافظ ذہبی لکھتے ہیں کہ کثرتِ روایت کی وجہ سے امام طبرانی کے تفرد کو منکر نہیں قرار دیا جاتا۔

حافظ ابن حجر نے تیمی کے مذکورہ بالا اعتراض کا جواب دیتے ہوئے لکھا ہے:

”افراد و غرائب جمع کرنے کا معاملہ صرف طبرانی کے ساتھ مخصوص نہیں ہے، اکثر قدیم محدثین کا یہی حال تھا کہ وہ تفرد کو زیادہ اہمیت نہیں دیتے تھے اور اپنی ذمہ داری سے برأت کے لیے احادیث کو ان کی اصل سندوں کے ساتھ بیان کرنے پر اکتفا کرتے تھے۔“

② دوسرے اعتراض میں بعض ناموں کے بارے میں امام طبرانی کے سہو ونسیان کا ذکر ہے، اس کتاب میں یہ پہلے لکھا جا چکا ہے کہ وہم ونسیان علمائے فن کے نزدیک مانع ثقاہت اور قابلِ اعتراض نہیں۔ چنانچہ حافظ ذہبی اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے رقمطراز ہیں:

”یہ زیادہ اہم بات نہیں، احمد بن منصور شیرازی فرماتے ہیں کہ ”میں نے ان سے تین لاکھ حدیثیں لکھیں، وہ ثقہ تھے، البتہ مصر کے ایک شیخ سے انھوں نے حدیث لکھی اور غلطی سے اس کو ان کے بجائے ان کے بھائی کی جانب منسوب کر دیا۔“ [تذکرۃ الحفاظ:130/3]

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابن مردویہ نے جو روایت کی اس بنیاد پر بھی طبرانی کو مجروح اور قابلِ طعن قرار دینا زیادتی ہے، رہی یہ بات کہ وہ طبرانی کی جانب سے صاف نہ تھے تو یہ صحیح نہیں معلوم ہوتا، کیونکہ وہ خود ان کے حلقۂ فیض سے وابستہ تھے اور ان سے حزم واحتیاط کے ساتھ حدیثیں بھی نقل کرتے تھے، چنانچہ حافظ ابونعیم نے ان سے پوچھا کہ آپ نے طبرانی سے حدیثیں روایت کی ہیں؟ انھوں نے جواب دیا کہ ہاں، میں ان سے احتیاط کے ساتھ روایتیں کرتا ہوں۔ حافظ ضیاء کا بیان ہے کہ ابن مردویہ نے خود اپنی تاریخ میں طبرانی کا ذکر کیا ہے لیکن ان کی تضعیف نہیں کی ہے۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ طبرانی ثقہ وثبت تھے اور ابن مردویہ کے نزدیک بھی ان کی ثقاہت مسلم تھی۔[أیضًا]

اگر یہ ثابت بھی ہو جائے کہ ابن مردویہ کو واقعی ان سے بدگمانی تھی تو تنہا ان کی ذاتی رائے کی وجہ سے طبرانی کو ضعیف اور غیر معتبر قرار نہیں دیا جا سکتا۔

ابوعلی نیشاپوری کے بیان میں بھی وہم ونسیان کا ذکر ہے، اس کا جواب بھی مندرجہ بالا توضیح سے ہو گیا، لیکن حافظ ابن حجر کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ اس بارے میں طبرانی کو کوئی وہم نہیں ہوا تھا، چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

ابونعیم نے ابوعلی کا تعاقب کرتے ہوئے غندر کی حدیث کو ابوعلی بن صواف سے اور انھوں نے عبد اللہ بن احمد سے اسی طرح بیان کیا ہے جس طرح طبرانی نے بیان کیا ہے، اس سے طبرانی کا بری الذمہ ہونا ظاہر ہوتا ہے، حافظ ضیاء نے طبرانی کے دفاع میں ایک رسالہ لکھا تھا، جس میں وہ اس اعتراض کی تفصیل ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

«لَوْ كَانَ كُلُّ مَنْ وَهِمَ فِيْ حَدِيْثٍ أَوْ حَدِيْثَيْنِ أُتُّهِمَ لَكَانَ هٰذَا لَا يَسْلَمُ مِنْهُ أَحَدٌ.» [لسان المیزان، ج3، ص:74]

”اگر اسی طرح ہر شخص کو ایک یا دو حدیثوں میں وہم کی وجہ سے متہم قرار دیا جائے تو کوئی شخص بھی الزام و اعتراض سے بچ نہیں سکتا۔“

اس تفصیل سے ان اعتراضات کی حقیقت واضح ہوگئی اور یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ اگر یہ صحیح بھی ہوں تو ان سے ان کی عظمت و اہمیت میں کوئی فرق نہیں آتا۔

کتاب الایمان

(1) سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہر دین کا ایک خلق ہوتا ہے اور اسلام کا خلق حیاء ہے۔“

تخريج الحديث: «سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب الحياء: 4181، قال الشيخ الألباني حسن - مؤطا مالك: 2/905، رقم: 1610 - صحيح ترغيب وترهيب، رقم: 2632 - سلسلة صحيحة، رقم: 940.»

(2) ابو غالب بیان کرتے ہیں جب خارجیوں کے سر لائے گئے اور مسجد دمشق کی ایک سیڑھی پر رکھے گئے تو لوگ انہیں دیکھنے آرہے تھے، میں بھی انہیں دیکھنے نکلا تو ابو امامہ رضی اللہ عنہ ایک گدھے پر سوار ہو کر آئے، وہ ایک سنبلانی قمیص پہنے ہوئے تھے، انہوں نے ان کو دیکھا اور کہنے لگے: اس امّت کے ساتھ شیطان نے کیا کچھ کر دیا۔ یہ بات انہوں نے دو دفعہ کہی، پھر فرمایا: آسمان کے سائے تلے سب سے بدترین مقتول یہ ہیں اور جنہیں انہوں نے قتل کیا وہ بہترین مقتول ہیں۔ پھر فرمایا: یہ (خارجی) جہنم کے کتے ہیں۔ تین دفعہ کہہ کر رو پڑے، پھر واپس چلے گئے۔ ابو غالب نے کہا: میں بھی ان کے پیچھے چلا گیا، پھر میں نے کہا: میں نے آپ سے تھوڑی دیر پہلے ایک بات سنی ہے تو کیا وہ بات آپ نے کہی ہے؟ انہوں نے کہا: سبحان اللہ میں ایسی جرأت کیسے کر سکتا ہوں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کئی بار فرماتے ہوئے سنا ہے۔ میں نے کہا: پھر آپ روئے بھی ہیں، تو وہ کہنے لگے: ہاں، ان پر رحم کھاتے ہوئے کہ وہ بھی پہلے کبھی مسلمان تھے۔ پھر انہوں نے مجھے فرمایا: کیا تم قرآن پڑھتے ہو؟ میں نے کہا: کیوں نہیں، تو کہنے لگے: آل عمران پڑھو، میں نے پڑھی تو فرمانے لگے: کیا تم نے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ”جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ قرآن کی متشابہ آیات پر چلتے ہیں“، گویا ان کے دلوں میں کجی تھی جس نے انہیں ٹیڑھا چلایا۔ پھر کہا: سو (100) آیات کے آخر سے پڑھیں، تو میں نے پڑھا: ﴿يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ فَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ أَكَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ﴾ ”جس دن کچھ چہرے سفید ہوں گے اور کچھ چہرے سیاہ ہوں گے تو جن لوگوں کے چہرے سیاہ ہوں گے انہیں کہا جائے گا: کیا تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا تھا؟“ تو میں نے کہا: اے ابو امامہ! کیا یہ وہی لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں! یہ وہی لوگ ہیں۔

تخريج الحديث: «سنن ترمذي، كتاب تفسير القرآن، باب سورة آل عمران، رقم: 300، قال الشيخ الألباني: حسن صحيح - مجمع الزوائد: 6/233 - طبراني كبير: 3298.»

(3) سیدنا عروہ بن مضرس طائی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آدمی (روزِ قیامت) اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبّت کرتا ہے۔“

تخریج الحدیث: «بخاري، کتاب الأدب، باب علامة الحب فی الله عز و جل - مسلم، کتاب البر و الصلة، باب المرء مع من أحب، رقم: 2640.»

(4) اسی سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھے، تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔“

تخریج الحدیث: «بخاري، کتاب العلم، باب اثم من کذب علی النبی صلی الله علیه و سلم، رقم: 107 - مسلم، کتاب المقدمة، باب تغلیظ الکذب علی رسول الله صلی الله علیه و سلم، رقم: 3.»

(5) سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب اللہ کوئی روح پیدا کرنا چاہتا ہے تو آدمی اپنی عورت سے مجامعت کرتا ہے، ہر رگ اور پٹھے سے اس کا پانی اڑ جاتا ہے، اور جب ساتواں دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہر ایک رگ کو اس کے اور آدم علیہ السلام کے درمیان حاضر کرتا ہے۔“ اور پھر یہ آیت پڑھی: «﴿فِي أَيِّ صُوْرَةٍ مَا شَاءَ رَكَّبَكَ﴾» ”جس صورت میں بھی اس نے چاہا تجھے جوڑ دیا۔“

تخریج الحدیث: «معجم طبراني کبیر: 19/290، رقم: 644 - معجم الأوسط، رقم: 1613 - سلسلة صحیحه، رقم: 3330.»

(6) سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تین آدمی ہیں جن کو دوہرا اجر دیا جائے گا، ایک اہلِ کتاب کا وہ آدمی جو اپنے نبی پر بھی ایمان لائے اور پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پاکر ان پر بھی ایمان لائے، اور دوسرا وہ ہے کہ جس کی ایک لونڈی ہو، وہ اسے آزاد کر کے اس سے شادی کر لے، اور ایک وہ غلام ہے جو اللہ سے بھی ڈرا اور اپنے آقا کے حقوق بھی ادا کیے۔“

تخریج الحدیث: «بخاري، کتاب العلم، باب تعلیم الرجل أمته، رقم: 97 - مسلم، کتاب الإیمان، باب ثواب العبد، رقم: 1666.»

(7) سیدنا ہدم جرمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی پاس گیا تو وہ مرغی کھا رہے تھے، کہنے لگے: آؤ کھاؤ۔ میں نے کہا کہ میں نے قسم کھائی ہے کہ مرغی نہیں کھاؤں گا۔ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: کھاؤ، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسے کھاتے دیکھا ہے اور میں تجھے تیری قسم کے متعلق بھی بتاؤں گا۔ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میرے ساتھ کچھ اور لوگ بھی تھے۔ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری مانگ رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھالی کہ میں تم کو سواری نہیں دوں گا اور نہ ہی میرے پاس کوئی سواری ہے۔ پس اللہ کی قسم ہم زیادہ دیر نہیں ٹھہرے کہ کچھ سفید چوٹیوں والی اونٹنیاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اونٹنیاں دینے کا حکم دیا۔ جب ہم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم یاد آئی تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

پوچھا: ”تمھیں کون سی چیز واپس لائی ہے۔“ ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں آپ کی قسم یاد آگئی اور ہم ڈر گئے کہ کہیں آپ بھول نہ گئے ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! میں بھولا نہیں ہوں۔ مگر جو شخص کسی چیز پر قسم کھالے، پھر اس کے مقابل دوسری کو بہتر سمجھے تو وہ بہتر کام کرے اور اپنی قسم کا کفارہ دے دے۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الإيمان والنذور، باب لا تحلفوا بآبائكم، رقم: 6649 - سنن ترمذي، كتاب الأطعمة، باب أكل الدجاج، رقم: 1826.»

(8) قیس بن ابو حازم کہتے ہیں: میں نے سنا سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ منبر پر کہہ رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری اس جگہ پر گزشتہ سال کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کوئی شخص بھی یقین کے بعد عافیت جیسی موت نہیں دیا گیا اور ہم اللہ سے دنیا اور آخرت میں عافیت مانگتے ہیں۔ خبر دار! سچائی اور نیکی جنّت میں ہے اور بے شک جھوٹ اور گناہ جہنم میں ہے۔“

تخريج الحديث: «سنن ابن ماجه، كتاب الدعاء، باب الدعاء بالعفو، رقم: 3849، قال الشيخ الألباني: صحيح - ابن حبان، م: 1023 - مسند أحمد: 1/3، 5، 7.»

(9) سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب نطفہ پیٹ میں ٹھہر جائے تو چالیس دن نطفہ رہتا ہے، پھر چالیس دن علقہ (لوتھڑا) رہتا ہے، پھر چالیس دن مضغہ (گوشت کی بوٹی) رہتا ہے، پھر چالیس دن میں ہڈیاں بنتی ہیں، پھر اللہ تعالیٰ ان ہڈیوں پر گوشت پہناتا ہے۔ پھر فرشتہ کہتا ہے: اے اللہ! یہ مذکر ہے یا مؤنث؟ تو اللہ تعالیٰ یہ فیصلہ فرماتا اور فرشتہ لکھ دیتا ہے۔ پھر کہتا ہے: اے میرے رب! یہ نیک بخت ہے یا بد بخت؟ تو اللہ تعالیٰ فیصلہ فرماتا ہے اور فرشتہ لکھ دیتا ہے۔ پھر کہتا ہے: اے رب! اس کی موت کا وقت، رزق اور عمر کیا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ اس کا فیصلہ کرتے ہیں اور فرشتہ لکھ دیتا ہے۔“

تخريج الحديث: «مسلم، كتاب القدر، باب كيفية الخلق، رقم: 2645 - سنن ابن ماجه، رقم: 76 - مجمع الزوائد: 7/193.»

(10) سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ کی تقدیروں کے منکر اور تکذیب کرنے والے اس امّت کے مجوسی ہیں، اگر وہ بیمار ہوں تو ان کی بیمار پرسی نہ کرو، اگر تمہیں ملیں تو انہیں سلام نہ کرو، اگر یہ مر جائیں تو ان کے جنازے میں شرکت نہ کرو۔“

تخريج الحديث: «سنن ابن ماجه، كتاب المقدمة، باب في القدر: 92.»

(11) سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہ کہتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک آدمی نے سوال کیا تو اس نے کہا: میرے دل میں ایسے خیالات آتے ہیں کہ میں اگر ان کو زبان پر لاؤں تو اپنا سارا اجر ضائع کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا: ”ایسا وسوسہ صرف مومن کو ہی ملتا ہے۔“

تخريج الحديث: «معجم الأوسط، رقم: 3430 - مجمع الزوائد: 1/34.»

(12)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه» کہا تو زمانے میں کسی دن اس کو ضرور فائدہ دے گا، اگرچہ اسے عذاب کے پہنچنے کے بعد ہی کیوں نہ دے۔“

تخريج الحديث: «معجم الأوسط، رقم: 3486 - صحيح الجامع، رقم: 6434 - صحيح ترغيب و ترهيب، رقم: 1525 - سلسلة صحيحة، رقم: 1932 - مجمع الزوائد: 1/17.»

(13) سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں، اور مہاجر وہ ہے جس سے اللہ نے منع کیا ہو اس سے باز رہے۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الإيمان، باب المسلم من سلم المسلمون، رقم: 10 - سنن نسائي، كتاب الإيمان، باب صفة المسلم.»

(14) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ایک رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے بستر سے گم پایا تو میں نے کہا وہ اپنی لونڈی ماریہ کے پاس چلے گئے ہوں گے، تو میں اُٹھ کر دیوار تلاش کرنے لگی، تو میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے نماز ادا کر رہے ہیں، تو میں نے اپنا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں میں ڈالا تاکہ دیکھ سکوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا ہے کہ نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب فارغ ہوئے تو فرمایا: ”اے عائشہ! کیا تجھے تیرے شیطان نے پکڑ لیا تھا۔“ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میرا بھی کوئی شیطان ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہاں! تمام بنی آدم کا شیطان ہے۔“ میں نے کہا: آپ کا بھی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہاں! میرا بھی شیطان ہے، لیکن اللہ نے اس کے خلاف میری مدد فرمادی تو اب میں اس سے محفوظ رہتا ہوں۔“

تخريج الحديث: «مسلم، كتاب صفات المنافقين، باب تحريش الشيطان، رقم: 2815 - سنن نسائي، كتاب عشرة النساء، باب الغيرة، رقم: 3960.»

(15) سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے نیکی کا ارادہ کیا اور وہ اسے کر نہ سکا تو اس کے لیے ایک نیکی لکھی جائے گی، اور اگر اسے کرے تو وہ دس سے سات سو سات تک لکھی جائیں گی۔ اور جس نے برائی کا ارادہ کیا اور پھر کر نہ سکا تو اس پر کچھ نہ لکھا جائے گا، اور اگر اس نے اس کا ارتکاب کیا تو ایک برائی لکھی جائے گی، یا اسے اللہ تعالیٰ مٹا دے گا۔ (یعنی معاف کر دے گا۔)“

تخريج الحديث: «مسند أحمد: 2/411 - مجمع الزوائد: 10/145، قال شعيب الأرناؤط: إسناده صحيح.»

(16) سیدنا عرس بن عمیرہ کندی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (وہ صحابہ سے تھے) کہ آدمی جہنمیوں جیسے اعمال کرتا رہتا ہے، پھر اس کے لیے اہلِ جنّت کے راستوں میں سے ایک راستہ کھل جاتا ہے تو وہ ان جیسے عمل کرتا ہے حتیٰ کہ انہیں اعمال پر فوت ہو جاتا ہے، اور یہ اس کے مقدر میں ہوتا ہے۔ اور ایک آدمی ایسا ہوتا ہے کہ وہ اپنا کچھ وقت اہلِ جنّت جیسے عمل کرتا ہے، پھر اس

کے لیے اہلِ جہنّم کا راستہ سامنے آ جاتا ہے، تو وہ ایسے ہی اعمال کرنے لگتا ہے، یہاں تک وہ انہیں اعمال پر مر جاتا ہے اور یہی اعمال اس کے لیے لکھے ہوئے ہوتے ہیں۔

تخریج الحدیث: «مسند أحمد: 3/257، قال شعیب الأرناؤط: إسناده صحیح - مسند أبی یعلی، رقم: 4668 - مجمع الزوائد: 7/212 - طبراني کبیر: 17/137، رقم: 340.»

(17) سیدنا جریر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ جو ہم پر امیر تھے وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی، پھر میں واپس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اور فرمانے لگے: ”جب تک تم ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی پر مجھ سے بیعت نہ کروگے، میں تم سے بیعت نہیں کرتا۔“ تو میں نے آپ سے بیعت کر لی۔

تخریج الحدیث: «مسند أحمد: 4/366، قال شعیب الأرناؤط: إسناده صحیح - معجم الأوسط، رقم: 3703 - مجمع الزوائد: 1/87 - طبراني کبیر: 2/349، رقم: 2462.»

(18) سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”منافق کی مثال دو بکریوں کے درمیان چرنے والی بکری کی طرح ہے کہ جب وہ ایک کے پاس جاتی ہے تو وہ بھی اس کو سینگ مارتی ہے اور دوسری کے پاس جاتی ہے تو وہ بھی اسے سینگ مارتی ہے۔“

تخریج الحدیث: «مسلم، کتاب صفات المنافقین، رقم: 2784 - سنن نسائي، کتاب الإیمان و شرائعه، باب مثل المنافقین، رقم: 5037.»

(19) سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تمام لوگوں سے کامل ایمان والے وہ ہیں جو اخلاق میں اچھے ہوں، اور نرم پہلوؤں والے ہوں، جو دوستی رکھتے ہیں اور دوست رکھے جاتے ہیں، اور جو شخص نہ کسی کو دوست رکھے اور نہ اس کو کوئی دوست رکھے اس میں کوئی خیر نہیں ہے۔“

تخریج الحدیث: «سلسلة الصحیحة، رقم: 751، قال الشیخ الألباني: صحیح - معجم الأوسط، رقم: 4422 - مجمع الزوائد: 8/21.»

(20) سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کوئی آدمی اس وقت تک ایماندار نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے وہی کچھ پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔“

تخریج الحدیث: «بخاري، کتاب الإیمان، باب من الإیمان أن یحب لأخیه ما یحب لنفسه، رقم: 13 - مسلم، کتاب الإیمان، باب الدلیل علی أن من خصال الإیمان...، رقم: 45.»

(21) سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: کسی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کون سا اسلام افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس کے ہاتھ اور زبان سے لوگ محفوظ ہیں۔“ کہا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کون سی ہجرت افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم وہ چیز چھوڑ دو جسے تمہارا رب پسند نہیں فرماتا۔“ کسی

نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کون سا جہاد افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس کسی کا تیز رفتار گھوڑا ذبح کر دیا جائے اور اس کا خون بہا دیا جائے۔“

تخريج الحديث: «مسند أحمد: 4/114، قال شعيب الأرناؤط: حديث صحيح - معجم الأوسط، رقم: 2106 - مجمع الزوائد: 5/290.»

(22) سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص میں تین اوصاف موجود ہوں وہ ایمان کا مزہ چکھ لیتا ہے۔

(1) جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے زیادہ اور کسی سے محبت نہ رکھتا ہو۔

(2) جس شخص کو اپنے دین سے مرتد ہو جانا آگ میں جلا دیئے جانے سے زیادہ محبوب ہو۔

(۳) جو اللہ کے لیے کسی سے دوستی رکھتا ہو، اور اللہ کے لیے ہی کسی سے بغض رکھتا ہو۔“

تخريج الحديث: «صحيح بخاري، كتاب الإيمان، باب حلاوة الإيمان، رقم: 16 - مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان خصال من اتصف...، رقم: 43.»

(23) سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تمہیں دیکھ یا سن لینے کے بعد حق کہنے سے لوگوں کا ڈر منع نہ کرے۔“

تخريج الحديث: «سنن ابن ماجه، كتاب الفتن، باب الأمر بالمعروف، رقم: 4007، قال الشيخ الألباني: صحيح.»

(24) سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اس حال میں فوت ہوا کہ وہ جانتا ہو کہ اللہ کے بغیر کوئی معبود نہیں، اور محمّد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں، تو وہ شخص جنّت میں داخل ہو گا

تخريج الحديث: «مسلم، كتاب الإيمان، باب الدليل على من مات، رقم: 26 - مسند أحمد: 1/65 - ابن حبان: رقم: 201.»

(25) سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص پانچ کام اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوئے کرے گا وہ جنّت میں داخل ہو جائے گا۔ (۱) جو شخص پانچ نمازوں کی ان کے وضو، رکوع و سجود سمیت حفاظت کرے گا تو وہ جنّت میں داخل ہو جائے گا۔ (۲) دل کی خوشی کے ساتھ اپنے مال سے زکوٰۃ ادا کرے۔ (۳) جو شخص راستے کی طاقت ہوتے ہوئے بیت اللہ کا حج کرے۔ (٤) رمضان المبارک کے روزے رکھے۔ (٥) اور امانت ادا کرے۔“

تخريج الحديث: «سنن أبى داؤد، كتاب الصلاة، باب فى المحافظة على وقت الصلوات، رقم: 429، قال الشيخ الألباني: حسن - مجمع الزوائد: 1/47.»

(26) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نیک بخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں نیک بخت ہو گیا۔“

تخريج الحديث: «صحيح الجامع، رقم: 3685- مجمع الزوائد: 7/193- معجم الأوسط، رقم: 8465- معجم طبراني كبير: 9/100، رقم: 8530»

(27) سیدنا جریر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے: (١) ”لا الہ الا اللہ“ کی گواہی دینے پر۔ (٢) نماز قائم کرنے پر۔ (٣) زکوٰۃ ادا کرنے پر۔ (٤) بیت اللہ کا حج کرنے پر۔ اور (٥) رمضان کے روزے رکھنے پر۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الإيمان، باب الإيمان وقول النبى صلى الله عليه وسلم، رقم: 8- مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان أركان الإسلام، رقم: 16.»

(28) سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آخر زمان میں کچھ لوگ تقدیر کو جھٹلا دیں گے، یہ لوگ اس امّت کے مجوسی ہوں گے، اگر وہ بیمار ہوں جائیں تو ان کی بیمار پرسی نہ کرو، اگر مر جائیں تو ان کے جنازے میں بھی شریک نہ ہوں۔“

تخريج الحديث: «سنن أبى داؤد، كتاب السنة، باب فى القدر، رقم: 4691- مستدرك حاكم: 1/159- مسند أحمد: 2/125.»

(29) سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ تین افراد سے قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا، اور نہ انہیں پاک کرے گا، اور ان کے لئے دردناک عذاب ہو گا۔ (1) بوڑھا سفید وسیاہ بالوں والا زانی، (2) متکبر فقیر، (3) جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا تو وہ اس کو قسم سے ہی خریدتا اور بیچتا ہے۔“

تخريج الحديث: «معجم طبراني كبير: 6/246، رقم: 6111- صحيح الجامع، رقم: 3072- صحيح ترغيب و ترهيب، رقم: 1788.»

(30) سیدنا سہل بن سعد سعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”چھوٹے چھوٹے گناہوں سے اپنے آپ کو بچاؤ، چھوٹے گناہوں کی مثال اس قوم کی ہے جو ایک وادی میں گئے تو یہ بھی ایک لکڑی لے آیا اور یہ بھی لے آیا، انہوں نے اتنا ایندھن اکٹھا کر لیا جس سے انہوں نے اپنی روٹی پکالی۔ اور چھوٹے گناہوں والا پکڑ لیا جاتا ہے تو وہ اس کو ہلاک کر دیتے ہیں۔“

تخريج الحديث: «مسند أحمد: 1/402، 5/331، قال شعيب الأرناؤط: حسن لغيره- معجم طبراني كبير: 6/165- مجمع الزوائد: 10/190.»

(31) سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا تو وہ اپنی جگہ جہنّم بنالے۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب العلم، باب اثم من كذب على النبى صلى الله عليه وسلم، رقم: 107- مسلم، كتاب المقدمة، باب تغليظ الكذب، رقم: 2.»

(32) سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک لکڑی کے ساتھ زمین کرید رہے تھے، پھر سر اٹھایا اور فرمایا: "ہر ذی روح جاندار کی جگہ جنّت اور جہنّم میں لکھی ہوئی ہے، نیز اس کا نیک بخت اور بد بخت ہونا بھی۔" تو ایک شخص کہنے لگا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پھر ہم عمل کرنا چھوڑ دیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نہیں! بلکہ تم عمل کرو، کیونکہ ہر آدمی کے لیے وہ راہ آسان کر دی گئی ہے جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا۔ نیک بخت لوگ نیک بختی کی راہ کے لیے آسان کئے جاتے ہیں، اور بد بخت لوگ بد بختی کی طرف آسان کئے جاتے ہیں۔" پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی: «﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ ● وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ﴾» (الليل: ٥تا٦) "جس نے دیا (اللہ کی راہ میں) اور ڈرا (اپنے رب سے)۔ اور نیک بات کی تصدیق کرتا رہے گا۔"

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب التفسير، باب سورة الليل - مسلم، كتاب القدر، باب كيفية الخلق، رقم: 2647 - سنن أبي داؤد، رقم: 4694 - سنن ترمذي، رقم: 3344.»

(33) سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا کہ ایک یہودی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آیا اور کہنے لگا: اے ابو القاسم (صلی اللہ علیہ وسلم)! روح کیا چیز ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: «﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي﴾» "آپ سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں، کہہ دیں روح میرے رب کا امر ہے۔" (الاسراء: 85)

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب التفسير، باب سورة بني اسرائيل الاسراء، رقم 4721 - مسلم، كتاب صفات المنافقين، باب سؤال اليهود، رقم: 2794.»

(34) سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تمہارا بہترین دین اس کا آسان حصّہ ہے۔"

تخريج الحديث: «مسند أحمد: 3/479، قال شعيب الأرناؤط: إسناده حسن - مسند شهاب، رقم: 1224 - مجمع الزوائد: 1/60.»

(35) سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: مجھے میرے ماموں جد بن قیس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بطورِ وفد کے عقبہ کی رات میں انصار کی طرف سے ستر آدمیوں میں سوار کیا، تو ہمارے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا سیدنا عباس رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے چچا جان! اپنے ماموؤں سے عہد لو۔" تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے ستر آدمیوں نے کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اپنے رب کے لیے اور اپنے لیے ہم سے جو چاہتے ہو مانگ لو۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں اپنے رب کے لیے تم سے یہ مانگتا ہوں کہ تم اس کی بندگی کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، اور میں اپنے لیے تم سے یہ مانگتا ہوں کہ میری بھی اسی طرح حفاظت کرو جس طرح تم اپنی جان کی حفاظت کرتے ہو۔" وہ کہنے لگے کہ اگر ہم اس طرح کریں تو ہمیں کیا ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تمہارے لیے جنّت ہو گی۔"

تخريج الحديث: «مستدرك حاكم: 3/364 - معجم الأوسط، رقم: 7968 - مجمع الزوائد: 9892.»

(36) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: میں اپنے دل میں ایسے خیالات پاتا ہوں کہ ان کو زبان پر لانے سے یہ بہتر سمجھتا ہوں کہ کوئلہ بن جاؤں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ صریح ایمان ہے۔"

تخريج الحديث: «مجمع الزوائد: 1/34، قال الهيثمي: رجاله رجال صحيح - معجم طبراني كبير: 20/172.»

(37) سیدنا ابو بکرہ اور سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "حیاء ایمان سے ہے اور ایمان جنّت میں جائے گا، اور فحش گوئی بد اخلاقی ہے اور بد اخلاقی آگ میں لے جائے گی۔"

تخريج الحديث: «سنن ترمذي، كتاب البر و الصلة، باب الحياء، رقم: 2009، قال الشيخ الألباني: صحيح - سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب الحياء، رقم: 4184.»

(38) سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "خارجی جہنّم کے کتّے ہیں۔

تخريج الحديث: «سنن ابن ماجه، كتاب المقدمة، باب في ذكر الخوارج، رقم: 173، قال الشيخ الألباني: صحيح - معجم الأوسط، رقم: 9085 - صحيح الجامع، رقم: 3347.»

كتاب العلم

(1) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "علم کو حاصل کرنا ہر مسلمان پر لازم اور ضروری ہے۔"

تخريج الحديث: «سنن ابن ماجه، كتاب المقدمة، باب فضل العلماء، رقم: 224 - معجم الأوسط، رقم: 9 - مسند بزار، رقم: 94 - صحيح ترغيب و ترهيب، رقم: 72.»

(2) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس سے کوئی علم کی بات پوچھی گئی، اس نے وہ چھپالی تو اسے قیامت کے روز آگ کی لگام پہنائی جائے گی۔"

تخريج الحديث: «سنن أبي داؤد، كتاب العلم، باب كراهية منع العلم، رقم: 3658، قال الشيخ الألباني: حسن صحيح - سنن ترمذي، كتاب العلم، باب كتمان العلم، رقم: 2649 - سنن ابن ماجه، رقم: 261 - مسند أحمد: 2/263.

(3) سیدنا ابو قرصافہ جندرہ بن خیشنہ لیثی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ اس آدمی کو ترو تازہ رکھے جو میری بات کو سن کر یاد رکھتا ہے اور اس کی حفاظت کرتا ہے۔ بہت سارے علم کے حامل اپنے سے زیادہ جاننے والوں تک پہنچاتے ہیں۔ تین چیزیں ہیں کہ دل کو ان پر خیانت نہیں کرنی چاہیے، ایک اخلاصِ عمل اللہ کے لئے، حاکموں سے خیر خواہی اور جماعت کے ساتھ لازم رہنا۔"

تخريج الحديث: «سنن ترمذي، كتاب العلم، باب الحث على تبليغ السماع، رقم: 2658 - سنن ابن ماجه، كتاب المقدمة، باب من بلغ علماء، رقم: 230، قال الشيخ الألباني: صحيح - معجم الأوسط، رقم: 5179.»

(4) سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: ”بہترین چیز جو مرنے کے بعد انسان پیچھے چھوڑ جاتا ہے وہ نیک اولاد ہے جو اس کے لیے دعا کرے، اور صدقہ جاریہ ہے جس کا اجر اس کو پہنچتا رہتا ہے، اور وہ علم جس پر اس کے بعد عمل کیا جائے۔“

تخريج الحديث: «مسلم، كتاب الوصية، باب مايلحق الإنسان، رقم: 1631- سنن أبی داؤد، كتاب الوصايا، باب فيما جاء فی الصدقة، رقم: 2880- سنن ابن ماجه، رقم: 241.»

(5) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ علم لوگوں سے چھین کر قبض نہیں کرے گا بلکہ علم کو علماء کے فوت کرنے سے اٹھائے گا، جب کوئی عالم نہ رہے گا تو لوگ جاہلوں کو مفتی بنالیں گے، تو ان سے جب مسئلہ پوچھا جائے تو وہ بغیر علم فتویٰ دیں گے، وہ خود گمراہ ہوں گے اور اوروں کو بھی گمراہ کریں گے۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب العلم، باب كيف يقبض العلم، رقم: 100- مسلم، كتاب العلم، باب رفع العلم، رقم: 2673.»

(6) سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مجھ سے پہنچاؤ اگرچہ ایک ہی آیت کیوں نہ ہو، اور بنی اسرائیل سے بیان کرو، اس میں کوئی حرج نہیں اور جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا وہ اپنی جگہ جہنّم بنالے۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الأنبياء، باب ما ذكر عن بني إسرائيل، رقم: 3461- سنن ترمذي، كتاب العلم، باب الحديث عن بني إسرائيل، رقم: 2669- مسند أحمد: 2/159.»

(7) سیدنا ابن عبّاس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھا تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وضو کا پانی رکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ”یہ کس نے رکھا ہے؟“ کسی نے کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا: ”اے اللہ! اس کو دین میں سمجھ عطا فرما اور اس کو قرآن و حدیث کی تاویل و تفسیر سکھادے۔

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الاعتصام، باب قول النبی صلی الله عليه وسلم لاتزال...، رقم: 7312- مسلم، كتاب الزكاة، باب النهي عن المسألة، رقم: 1037.»

(8) سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں ایک درخت کو جانتا ہوں جس کی مثال مومن کی طرح ہے۔“ تو میں نے دل میں سوچا اور میں سب سے چھوٹا تھا کہ وہ کھجور ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ کھجور ہے۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب العلم، باب الحياء فی العلم، رقم: 131- مسلم، كتاب صفات المنافقين، باب مثل المؤمن مثل النخلة، رقم: 2811.»

(9) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خیر کا ارادہ کریں، اسے دین میں سمجھ دے دیتے ہیں۔"

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب العلم، باب يرد الله به خيرًا يفقهه في الدين، رقم: 71- مسلم، كتاب الزكاة، باب النهي عن المسألة، رقم: 1037.»

کتاب الطہارۃ

(1) سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم اسلام پر سیّدھے، درست اور مضبوطی سے کھڑے رہو مگر تم کماحقہ استقامت اختیار نہیں کر سکتے، اور جان لو کہ تمہارے بہترین اعمال میں سے نماز ہے اور وضو کی حفاظت صرف مومن ہی کر سکتا ہے۔"

تخريج الحديث: «ابن ماجه، كتاب الطهارة، باب المحافظة على الوضوء، رقم: 277، قال الشيخ الألباني: صحيح - مسند أحمد: 5/282- مسند طيالسي، رقم: 996.»

(2) سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا پھر جو کوٹ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہنے ہوئے تھے، اسے الٹا کر کے اس سے اپنا چہرہ مبارک صاف کیا۔

تخريج الحديث: «سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة، باب المنديل بعد الوضوء: 2/468، قال الشيخ الألباني: حسن - مسند شاميين، رقم: 657.»

(3) سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو ایک آدمی آیا جس نے وضو کیا تھا مگر اس کے پاؤں میں ایک جگہ تھی جس کو پانی نہیں پہنچا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: ”جاؤ اور اپنے وضو کو مکمل کرو۔“ تو اس نے اسی طرح کیا۔

تخريج الحديث: «مسلم، كتاب الطهارة، باب وجوب استيعاب، رقم: 243- مجمع الزوائد: 1/241.»

(4) سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص ان سبزیوں میں سے کچھ کھائے، یعنی لہسن، پیاز، گندنا اور مولی تو ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کیونکہ فرشتے بھی اس چیز سے تکلیف محسوس کرتے ہیں جس سے انسانوں کو تکلیف ہوتی ہے۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الأذان، باب ما جاء في النوم النسي، رقم: 855- مسلم، كتاب المساجد، باب نهى من أكل ثوم، رقم: 563- مجمع الزوائد: 2/17.»

(5) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کھرچ دیتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں نماز ادا فرماتے۔

تخريج الحديث: «مسلم، كتاب الطهارة، باب حكم المني، رقم: 288- سنن كبرىٰ بيهقي: 2/416.»

(6) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کوئی آدمی کسی مرد سے اور نہ کوئی عورت کسی عورت سے مباشرت کرے۔“

تخريج الحديث: «مسلم، كتاب الحيض، باب تحريم النظر إلى العورات، رقم: 338- سنن أبي داؤد، كتاب الحمام، باب ما جاء في التعري، رقم: 4018.»

(7) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں جاتے تو یہ دعا پڑھتے: «اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَ الْخَبَائِثِ»۔

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الوضوء، باب ما يقول عند الخلاء، رقم: 142- مسلم، كتاب الحيض، باب ما يقول إذا أراد دخول الخلاء، رقم: 375.»

(8) ابراہیم بن ابی عبلہ کہتے ہیں: میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: میں وضو کیسے کروں؟ انہوں نے کہا: تو نے یوں سوال کیا کہ وضو کیسے کروں اور یہ نہ پوچھا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے کس طرح دیکھا ہے؟ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین تین بار وضو کر رہے ہیں اور فرمایا: ”اس طرح وضو کرنے کا مجھے میرے رب نے حکم دیا ہے۔“

تخريج الحديث: «معجم الأوسط، رقم: 1571- مجمع الزوائد: 1/231، إسناده صحيح.»

(9) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کا ہاتھ اپنی شرمگاہ پر بغیر حجاب کے لگ جائے تو اس پر وضو لازم ہو جاتا ہے۔“

تخریج الحدیث: «مسند أحمد: 2/333، قال شعیب الأرناؤط: حسن - معجم الأوسط، رقم: 1850 - ابن حبان، رقم: 1118.»

(10) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو وضو کرے تو وہ ناک جھاڑے اور جو استنجا کرے تو وہ طاق پتھر استعمال کرے۔“

تخریج الحدیث: «بخاري، کتاب الوضوء، باب الاستنثار في الوضوء، رقم: 161 - مسلم، کتاب الطهارة، باب الایتار فی الاستنثار و الاستجمار، رقم: 237.»

(11) سیدنا صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: کیا میں موزوں پر مسح کر سکتا ہوں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہاں! تین دن مسافر کو رخصت ہے کہ وہ پیشاب پاخانے یا نیند سے موزے نہ اتارے اور مقیم کو ایک دن کے لیے یہ رخصت ہے۔“

تخریج الحدیث: «مسند أحمد: 4/339، 340، 341 - سنن ابن ماجه، رقم: 226 - سنن ترمذي، رقم: 2387، 3535 - سنن نسائي: 1/83 - مسند حمیدي، رقم: 881.»

(12) سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کہ ابوطلحہ کے بیٹوں کی ماں آئی جس کا نام اُم سلیم رضی اللہ عنہا تھا، کہنے لگی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ حق سے نہیں شرماتا، کیا عورت پر بھی غسل ہے جب کہ وہ اس طرح خواب دیکھے جس طرح مرد دیکھتا ہے؟ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں ہنسنے لگی کہ کیا عورت کو بھی احتلام ہو سکتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر ایسے نہ ہوتا تو بچہ اپنی ماں سے مشابہت نہ رکھتا۔“

تخریج الحدیث: «بخاري، کتاب العلم، باب الحیاء فی العلم، رقم: 130 - مسلم، کتاب الحیض، باب وجوب الغسل، رقم: 310.»

(13) سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئیں اور کہنے لگیں: مجھے استحاضہ آتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ ایک رگ ہے، جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دو، جب وہ چلا جائے تو غسل کرو اور اپنے آپ سے خون دھو کر نماز پڑھو۔“

تخریج الحدیث: «سنن أبی داؤد، کتاب الطهارة، باب فی المرأة تستحاض، رقم: 280 - سنن نسائي، کتاب الطهارة، باب ذکر الاغتسال، رقم: 201، قال الشیخ الألباني: صحیح.»

(14) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈال دے تو وہ اس برتن کو سات مرتبہ دھوئے۔“

تخریج الحدیث: «بخاري، کتاب الوضوء، باب الماء الذی یغسل بہ شعر الإنسان - مسلم، کتاب الطھارۃ، باب حکم ولوغ الکلب، رقم: 279.»

(15) سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ: "ہم جمعے کے دن غسل کریں۔"

تخریج الحدیث: «بخاري، کتاب الجمعۃ، باب فضل الغسل یوم الجمعۃ، رقم: 877 - مسلم، کتاب الجمعۃ، باب، رقم: 844.»

(16) عمر بن ابان بن مفضل بیان کرتے ہیں کہ مجھے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو کرنا دکھایا، ایک لوٹا لے کر اس کو بائیں جانب رکھا، اور اپنے دائیں ہاتھ پر اس سے پانی ڈالا اور تین دفعہ دھویا، پھر لوٹے کو پھیر کر دوسری طرف کر لیا اور تین تین دفعہ وضو کر لیا، اور مسح بھی سر کا تین دفعہ کیا، اور اپنے کانوں کے لیے نیا پانی لیا، اس کے ساتھ اپنے کانوں کا مسح کیا، میں نے کہا: آپ نے کانوں کا مسح کیا۔ انہوں نے کہا: بیٹا! یہ دونوں سر میں سے ہیں اور چہرے میں سے نہیں ہیں، پھر کہا: بیٹا! کیا تم نے دیکھ لیا اور سمجھ گئے ہو یا میں اس کو دوبارہ دہراوں؟ میں نے کہا: کافی ہے اور میں سمجھ گیا ہوں، وہ کہنے لگے: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا۔

تخریج الحدیث: «معجم الأوسط، رقم: 3362 - مجمع الزوائد: 1/234.»

(17) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جمعہ پر ارشاد فرمایا: "اے مسلمانوں کی جماعت! اس دن کو اللہ تعالٰی نے تمہارے لیے عید بنایا۔ غسل کرو اور مسواک کو اپنے اوپر لازم کر لو۔"

تخریج الحدیث: «معجم الأوسط، رقم: 3433 - کنز العمال، رقم: 21256 - مجمع الزوائد: 2/172.»

(18) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہلہ بنت سہیل رضی اللہ عنہا کو جب وہ استحاضہ والی تھیں، یہ حکم دیا کہ وہ ہر نماز کے لیے غسل کرے، تو یہ امر ان پر گراں گزرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ظہر و عصر کے لیے ایک غسل اور مغرب و عشاء کے لیے ایک غسل کرنے کا حکم دیا، اور صبح کے لیے ایک غسل کرنے کا حکم دیا۔

تخریج الحدیث: «سنن أبی داؤد، کتاب الطھارۃ، باب من قال تجمع بین الصلاتین...، رقم: 295 - سنن دارمي، رقم: 777 - مسند أحمد: 6/172 - معجم الأوسط، رقم: 4197.»

(19) سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کرتے تو میں کہتی: میرے لیے پانی چھوڑنا، میرے لیے پانی چھوڑنا۔

تخریج الحدیث: «بخاري، کتاب الغسل، باب غسل الرجل مع امرأتہ، رقم: 250 - مسلم، کتاب الحیض، باب القدر المستحب من الماء...، رقم: 321.»

(20) سیدنا عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیکھا، انہوں نے وضو کیا تو تین دفعہ کلی کی، تین دفعہ ناک میں پانی ڈالا، تین دفعہ چہرہ دھویا، تین دفعہ دونوں ہاتھوں کو دھویا، ایک دفعہ مسح کیا اور تین دفعہ دونوں پاؤں دھوئے۔ پھر کہا: اسی طرح میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے دیکھا ہے۔

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الوضوء، باب الوضوء ثلاثًا ثلاثًا، رقم: 159 - مسلم، كتاب الطهارة، باب فضل الوضوء...، رقم: 230.»

(21) سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قبلے کی طرف پاخانہ یا پیشاب کرتے ہوئے منہ نہ کرو۔"

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الوضوء، باب لا تستقبل القبلة بغائط...، رقم: 144، 394 - سنن أبى داؤد، كتاب الطهارة، باب كراهية استقبال القبلة...، رقم: 9 - سنن ترمذي، رقم: 8 - سنن ابن ماجه، رقم: 318.»

(22) سیدنا ابن عمر اور سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم کہتے ہیں: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ موزوں پر مسح کرتے۔

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الوضوء، باب المسح على الخفين، رقم: 204 - مسلم، كتاب الطهارة، باب المسح الناصية، رقم: 247.»

(23) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جونسا چمڑا رنگ دیا جائے وہ پاک ہو جاتا ہے۔"

تخريج الحديث: «مسلم، كتاب الحيض، باب طهارة جلود الميتة، رقم 366 - سنن أبى داؤد، كتاب اللباس، باب فى اهاب الميتة، رقم: 4123 - سنن ترمذي، رقم: 1728 - سنن نسائي، رقم: 4241 - سنن ابن ماجه، رقم: 3609 - صحيح الجامع، رقم: 2711 - معجم الأوسط، رقم: 7289.»

(24) سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص اذان سن کر یہ دعا پڑھے تو اس کے لیے میری سفارش لازم ہو جاتی ہے: «اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ، وِ الصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَ الْفَضِيْلَةَ، وَ ابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَهُ.» "اے اللہ! اس پوری پکار اور کھڑی ہونے والی دعا کے رب! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما، اور انہیں اس مقامِ محمود میں پہنچا جس کا تونے ان سے وعدہ کیا ہے۔"

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الأذان، باب الدعاء عند النداء، رقم: 614 - سنن نسائي، رقم: 680 - سنن ابن ماجه، رقم: 722 - مسند أحمد: 3/354 - صحيح ابن حبان، رقم: 1689.»

(25) سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی غسل پر اپنی عورتوں کے پاس جایا کرتے تھے۔

تخريج الحديث: «مسلم، كتاب الحيض، باب جواز نوم الجنب...، رقم: 309 - سنن أبى داؤد، كتاب الطهارة، باب فى الجنب يعود، رقم: 218 - سنن ترمذي، رقم: 140 - سنن نسائي، رقم: 263 - سنن ابن ماجه، رقم: 588 - مسند أحمد: 3/189.»

(26) سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے، جب سورج طلوع ہوا تو وہ جاگے تو اُٹھے اور اپنی سواری پر سوار ہو کر تھوڑا سا چل کر آگے آ کر اترے، پھر مؤذن کو کہا تو اس نے اذان کہی اور اقامت کہی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی۔ ایک آدمی علیحدہ بیٹھا ہوا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: "ہمارے ساتھ نماز

پڑھنے سے تجھے کون سی چیز مانع تھی؟" اس نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں جنبی ہو گیا تھا اور ہمارے پاس پانی نہیں تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "پاک مٹی سے تیمّم کر کے نماز ادا کرو، اور جب تم پانی کے پاس آؤ تو غسل کر لو۔"

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب مواقيت الصلاة، باب الأذان بعد ذهاب الوقت، رقم: 595- سنن نسائي، رقم: 621.»

(27) سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ لوگوں کے گندگی کے ڈھیر پر گئے تو کھڑے ہو کر پیشاب کیا اور مجھے بلایا تو فرمایا: "مجھ سے دور کیوں ہو گئے؟" میں آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑا ہو گیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پانی لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب المظالم، باب الوقوف والبول عند سباطة قوم، رقم: 2471- مسلم، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، رقم: 273- سنن نسائي، رقم: 18.»

(28) سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے تین تین دفعہ اعضاء وضو کو دھویا، پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے وضو کی طرح وضو کیا، پھر فرمایا: "جس نے میری طرح وضو کیا، پھر دو رکعت نماز پڑھی کہ اس دوران دل میں بغیر خیر کے کوئی برا وسوسہ نہ لائے تو اس کے اگلے گناہ سارے معاف ہو جاتے ہیں۔"

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الوضوء، باب الوضوء ثلاثًا ثلاثًا، رقم: 159- مسلم، كتاب الطهارة، باب صفة الوضوء وكماله، رقم: 226.»

(29) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ ایسا دن ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بطورِ عید مقرر فرمایا، تو جو شخص جمعہ کو آئے تو وہ غسل کرے، اگر اس کے پاس خوشبو ہو تو اس کو اپنے جسم پر لگائے، اور مسواک کو اپنے اوپر لازم کر لے۔"

تخريج الحديث: «سنن ابن ماجه، كتاب الجمعة، باب ما جاء في الزينة يوم الجمعة، رقم: 1098- سنن الكبرىٰ بيهقي: 3/243- مؤطا امام مالك: 1/65.»

(30) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ صبح کی نماز کی تکبیر کہی، پھر اشارہ کر کے چلے گئے، پھر واپس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک قطرے بہا رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نماز پڑھائی اور فرمایا: "میں انسان ہوں اور میں جنبی تھا تو بھول گیا۔"

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الأذان، باب إذا قال الإمام مكانكم...، رقم: 640- سنن أبي داؤد، كتاب الطهارة، باب في الجنب يصلي بالقوم وهو ناسٍ، رقم: 233.»

(31) سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو موزوں اور چادر یعنی پگڑی پر مسح کیا۔

تخريج الحديث: «مسلم، كتاب الطهارة، باب المسح على الناصية والعمامة، رقم: 275-سنن ترمذي، رقم: 101-سنن نسائي، رقم: 104-مجمع الزوائد: 1/256.»

(32) سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے تو اپنے منہ کو مسواک سے صاف کرتے۔

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الوضوء، باب السواك، رقم: 245-مسلم، كتاب الطهارة، باب السواك: رقم: 255.»

(33) سیدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگائے وہ وضو کرے۔"

تخريج الحديث: «سنن نسائي، كتاب الغسل والتيمّم، باب الوضوء من مس الذكر، رقم: 445، قال الشيخ الألباني: صحيح-سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة، باب الوضوء من مس الذكر، رقم: 481-موطأ مالك: 1/67، رقم: 20-صحيح الجامع، رقم: 6555.»

(34) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قرآن مجید کو صرف پاک آدمی ہی ہاتھ لگا سکتا ہے۔"

تخريج الحديث: «سنن دارقطني: 1/121، رقم: 3-صحيح الجامع، رقم: 7780-موطأ مالك: 1/58، رقم: 11.»

کتاب الاذان

(1) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے دن مؤذن کو کہا: "یوں کہو کہ "لوگو! اپنے گھروں میں نماز ادا کرو۔"

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الأذان، باب الرخصة في المطر...، رقم: 666-مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب الصلاة الرحال في المطر، رقم: 699.»

(2) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "امام ذمہ دار ہے اور مؤذن امانت دار ہے۔ اے اللہ! اماموں کو ہدایت دے اور مؤذنوں کو بخش دے۔"

تخريج الحديث: «سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة، باب ما يجب على المؤذن...، رقم: 517-سنن ترمذي، كتاب الصلاة، باب ما جاء أن الامام ضامن...، رقم: 207، قال الشيخ الألباني: صحيح.»

(3) سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کسی سفر میں ایک اذان دینے والے کی آواز سنی کہ وہ کہہ رہا تھا: "اللہ اکبر، اللہ اکبر" تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ اسلامی فطرت پر ہے۔" پھر اس نے کہا: "اشہد ان لا الہ الا اللہ" تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تو نے حق کی شہادت دی۔" پھر اس نے کہا: "اشہد ان محمد رسول

اللہ" تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ آگ سے نکل گیا۔" پھر فرمایا: "اسے دیکھو، یہ بکریوں والا ہو گا یا شکاری کتے والا۔" جب نماز کا وقت ہوا تو اسے بلایا تو انہوں نے دیکھا کہ وہ چرواہا ہے۔

تخريج الحديث: «مسند أحمد: 5/248، قال شعيب الأرناؤط: صحيح لغيره - مجمع الزوائد: 1/334 - ابن خزيمه، رقم: 399.»

(4) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں انہوں نے ایک آدمی کو مؤذن کے اذان دینے کے بعد مسجد سے باہر دیکھا تو کہنے لگے: یہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نافرمان ہے۔

تخريج الحديث: «مسلم، كتاب المساجد، باب النهي عن الخروج من المسجد...، رقم: 655 - سنن أبى داؤد، كتاب الصلاة، باب الخروج من المسجد بعد الأذان، رقم: 536 - سنن نسائي، رقم: 683.»

(5) سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کے جفت کہنے اور اقامت کے طاق کہنے کا حکم دیا گیا۔

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الأذان، باب الأذان مثنى مثنى، رقم: 605 - مسلم، كتاب الصلاة، باب الأمر بشفع الأذان...، رقم: 378.»

کتاب المساجد

(1) اسی سند سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص اللہ کے لیے مسجد بناتا ہے، اللہ اس کے لیے جنّت میں گھر بنا دیتے ہیں۔"

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الصلاة، باب من بنى مسجدًا، رقم: 450 - مسلم، كتاب المساجد...، باب فضل بناء المساجد...، رقم: 533.»

(2) سیدنا ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو وہ دو رکعت نماز ادا کرنے سے پہلے نہ بیٹھے۔"

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الصلاة، باب إذا دخل المسجد...، رقم: 444 - مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب استحباب تحية المسجد...، رقم: 714.»

(3) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں سے وہ چیز دیکھ لیتے جو ہم نے دیکھ لی ہیں تو جس طرح بنی اسرائیل کی عورتیں مسجد سے روک دی گئیں اسی طرح یہ روک دی جاتیں۔

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الأذان، باب انتظار الناس قيام الإمام، رقم: 869 - مسلم، كتاب الصلاة، باب خروج النساء...: 445.»

(4) سیدنا ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو کر جنگ کی تو ہمیں یہود کے گھریلو گدھوں میں سے کچھ گدھے ملے، تو ہم نے ان کو ذبح کر کے پکا لیا۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی خبر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منادی کرنے والے کو حکم دیا کہ وہ یہ منادی کرے کہ گھریلو گدھوں کے گوشت حلال نہیں ہیں، انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا ہے۔ اس زمین کے باغوں میں انہیں ثوم (لہسن) اور پیاز ملا، لوگ بھوکے تھے تو انہوں نے اسے کھایا، اور آرام کرنے لگے تو مسجد ثوم کی بو اور پیاز سے بھر گئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص اس خبیث درخت سے کھائے تو وہ ہماری مسجد کے قریب بھی نہ آئے۔"

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الذبائح والصيد، باب لحوم الحمر الإنسية، رقم: 5528- سنن نسائي، كتاب الصيد والذبائح، باب تحريم أكل لحوم الحمر الأهلية، رقم: 4341.»

(5) سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "صرف تین مساجد کی طرف کجاوے کسے جائیں (سفر کیا جائے): (1) میری مسجد کی طرف، (2) مسجدِ حرام کی طرف، اور (3) مسجدِ اقصیٰ کی طرف۔ اور کوئی عورت دو دن سے زائد سفر خاوند یا ذی محرم کے بغیر نہ کرے، اور سال میں دو دن یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روزے نہ رکھے جائیں، اور صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک اور عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک کوئی نماز بھی جائز نہیں ہے۔"

تخريج الحديث: «معجم الأوسط، رقم: 3638- مجمع الزوائد: 4/3.»

(6) سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے چڑیا کے گھونسلے کے برابر بھی اللہ کے لیے مسجد بنائی تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنّت میں گھر بنا دیتا ہے۔"

تخريج الحديث: «مسند أحمد: 1/241- صحيح الجامع، رقم: 6128- معجم الأوسط، رقم: 6167- مجمع الزوائد: 2/7.»

كِتَابُ الصَّلٰوۃِ

نماز کا بیان

(1) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب نماز کھڑی ہو جائے تو اس فرض نماز کے علاوہ اور کوئی نماز نہ ہو گی (جس کی اقامت کہی گئی)۔"

تخريج الحديث: «مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب كراهية الشروع...، رقم: 710- سنن أبى داؤد، كتاب التطوع، باب إذا ادرك الإمام...، رقم: 1266- سنن نسائي، رقم: 866- سنن ترمذي، رقم: 421- سنن ابن ماجه، رقم: 1151.»

(2) سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تشہد سکھائی: «اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.»

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الإستئذان، باب الأخذ باليدين، رقم: 6265- مسلم، كتاب الصلاة، باب التشهد في الصلاة، رقم: 402.»

(3) سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا کہ نمازی کے آگے سے گزرنے والے کے بارے میں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: ”اگر وہ انکار کرے تو اس کو روکو، اگر پھر بھی وہ انکار کرے تو اس سے جنگ کرو، کیونکہ وہ شیطان ہے۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب بدء الخلق، باب صفة ابليس وجنوده، رقم: 3274- مسلم، كتاب الصلاة، باب منع المار بين يدي المصلي، رقم: 505.»

(4) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے بنی عبد مناف، اے بنی عبد المطلب! اگر یہ معاملہ تمہاری سرپرستی میں دیا جائے تو اس بیت اللہ کا طواف جس وقت بھی کوئی کرے، یا رات اور دن میں جس وقت بھی کوئی نماز پڑھنا چاہے اس کو نہ روکو۔“ طبرانی کہتے ہیں: یعنی طواف کی دو رکعتیں، انہیں صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے سے پہلے اور عصر کے بعد سورج غروب ہونے سے پہلے سارا دن پڑھا جا سکتا ہے۔

تخريج الحديث: «سنن ترمذي، كتاب الحج ...، باب ما جاء في الصلاة بعد العصر ...، رقم: 868، قال الشيخ الألباني: صحيح- مجمع الزوائد: 2/229.»

(5) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ کی طرف سفر کرتے جبکہ صرف اللہ سے ڈرتے اور دو دو رکعتیں قصر پڑھتے تھے۔

تخريج الحديث: «مسند أحمد: 1/226، قال شعيب الأرناؤط: صحيح- معجم الأوسط، رقم: 2468- مجمع الزوائد: 2/156.»

(6) سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو سجدہ کی طرف جانے کے لیے ہم میں سے کوئی اپنی پیٹھ کو نہ جھکاتا حتیٰ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں پہنچ جاتے تب ہم سجدہ کرتے۔

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الأذان، باب متى يسجد من خلف الإمام، رقم: 690- مسلم، كتاب الصلاة، باب متابعة الإمام ...، رقم: 474.»

(7) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مجھے حکم دیا گیا کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں، اور مجھے منع کیا گیا ہے کہ نماز میں بالوں کو یا کپڑے کو سمیٹوں۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الأذان، باب السجود على سبع أعظم، رقم: 809- مسلم، كتاب الصلاة، باب أعضا السجود ...، رقم: 490.»

(8) سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب کوئی تم میں سے شک کرنے لگے اور نہ جان سکے کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے، تو اس میں غور و فکر کرے یہاں تک کہ اس کو یقین آجائے، پھر جو کچھ اس کے دل میں ہے اس کو پورا کرے اور دو سجدہ سہو کرے۔“

تخريج الحديث: «سنن نسائي، كتاب السهو، باب اتمام المصلي على ماذكر إذا شك، رقم: 1239، قال الشيخ الألباني: حسن صحيح.»

(9) سیدنا اسامہ بن عمیر رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ بلا وضو کسی کی نماز اور خیانت والا صدقہ قبول نہیں فرماتا۔“

تخريج الحديث: «سنن نسائي، كتاب الطهارة، باب فرض الوضو، رقم: 139، قال الشيخ الألباني: صحيح - سنن ابن ماجه، رقم: 271 - معجم طبراني كبير: 18/206.»

(10) سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب میں یہ آیات پڑھیں: «﴿الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ أَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ﴾» (سورة محمد)

تخريج الحديث: «ابن حبان، رقم: 1835، قال شعيب الأرناؤط: إسناده صحيح - معجم الأوسط، رقم: 1742 - مجمع الزوائد: 1/118.»

(11) سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، بیت اللہ کا حج و عمرہ کرو اور سیدھے رہو تو تمہارے لیے سب کچھ سیدھا کیا جائے گا۔“

تخريج الحديث: «معجم طبراني كبير: 7/216، رقم: 6897 - معجم الأوسط، رقم: 2034 - صحيح ترغيب و ترهيب، رقم: 746، قال الشيخ الألباني: صحيح لغيره - مجمع الزوائد: 1/46.»

(12) سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”صلوٰۃ الاوابین اس وقت ہوتی ہے جب اونٹنیوں کے بچوں کے پاؤں گرمی سے جھلنے لگیں۔ پاؤں جھلنے کا مطلب یہ ہے کہ چاشت کی نماز میں اتنی دیر کی جائے کہ زمین اونٹنیوں کے بچوں کے پاؤں پر گرمی دینے لگے جبکہ وہ چھوٹے چھوٹے ہوں۔“

تخريج الحديث: «مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الأوابين...، رقم: 748 - مسند أحمد: 4/366.»

(13) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے پچیس گنا زیادہ ہوتی ہے۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الصلاة، باب الصلاة في مسجد السوق، رقم: 477 - مسلم، كتاب المساجد ...، باب فضل صلاة الجماعة...، رقم: 650.»

(14) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اتنا قیام فرماتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک سوج گئے۔ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یارسول اللہ! آپ اس طرح کرتے ہیں حالانکہ آپ کے گناہ پہلے ہی اللہ نے معاف کر دیے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب التفسير القرآن، باب سورة الفتح، رقم: 4837 - مسلم، كتاب صفة القيامة...، باب إكثار الأعمال...، رقم: 2820.»

(15) سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ سلام کو تو ہم نے جان لیا ہے یہ بتائیں کہ ہم آپ پر درود کیسے پڑھیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو یہ درود سکھایا: «اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.» ”اے اللہ! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر رحمت بھیج اور آپ کی آل پر بھی جس طرح تو نے ابراہیم (علیہ السلام) پر رحمتیں بھیجیں۔ بے شک تو تعریف والا بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آپ کی آل پر برکت بھیج جیسے تو نے ابراہیم (علیہ السلام) اور ان کی آل پر برکت بھیجی، بے شک تو تعریف والا بزرگی والا ہے۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب أحاديث الأنبياء، باب منه، رقم: 3370 - مسلم، كتاب الصلاة، باب الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم بعد التشهد، رقم: 406.»

(16) سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص سورۃ فاتحہ نماز میں نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الأذان، باب وجوب القراءة للإمام...، رقم: 756 - مسلم، كتاب الصلاة، باب وجوب قراءة الفاتحة...، رقم: 394.»

(17) سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب کوئی آدمی رات کے وقت اپنے گھر والوں کو جگائے، پھر وہ وضو کریں، اور وہ دونوں نماز ادا کریں تو وہ دونوں اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرنے والے مردوں اور عورتوں میں لکھے جائیں گے۔“

تخريج الحديث: «سنن أبى داؤد، كتاب تفريع أبواب الوتر، باب الحث على قيام الليل، رقم: 1451، قال الشيخ الألباني: صحيح - سنن نسائي، رقم: 1611 - سنن ابن ماجه، رقم: 1335.»

(18) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ہر وہ نماز جس میں ام القرآن نہ پڑھی جائے تو وہ ناقص ہے۔“

تخريج الحديث: «سنن ابن ماجه، كتاب إقامة الصلاة و السنة، باب القراءة خلف الإمام، رقم: 840، قال الشيخ الألباني: حسن صحيح - مجمع الزوائد: 2/111.»

(19) سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کی پہلی رکعت میں جمعے کے دن « الم تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ » پڑھتے تھے اور دوسری رکعت میں « هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ » پڑھتے تھے۔

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الجمعة، باب مايقرأ في صلاة الفجر يوم الجمعة، رقم: 891- مسلم، كتاب الجمعة، باب مايقرأ في يوم الجمعة، رقم: 879.»

(20) سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنے بازوؤں کو دور رکھتے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی۔

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب المناقب، باب صفة النبي صلى الله عليه وسلم، رقم: 3564- مسلم، رقم: 495.»

(21) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دوپہر کے بعد کی دو نمازوں میں سے ایک پڑھائی، ظہر کی یا عصر کی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا، تو جلدی کرنے والے لوگ نکل گئے۔ لوگ کہنے لگے: نماز کم ہو گئی ہے، ان میں سیدنا ابو بکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے، مگر وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بات کرنے سے ڈر رہے تھے، تو جلد باز لوگ اٹھ کر چلے گئے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کی ایک لکڑی کی طرف اٹھے اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ رکھا کرتے تھے، تو لوگوں سے ایک آدمی جس کو ذوالیدین کہتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسے ہی کہتے تھے، کہنے لگا: یارسول اللہ! کیا نماز کم ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نہ میں بھولا ہوں نہ نماز کم ہوئی۔" پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے پوچھا تو وہ کہنے لگے کہ ذوالیدین ٹھیک کہتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے اور دو رکعت نماز ادا کی، جس طرح پہلے رکوع سجود کرتے تھے یا اس سے بھی زیادہ لمبا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سجدے کیے۔

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الصلاة، باب تشبيك الأصابع في المسجد وغيره، رقم: 482- مسلم، كتاب المساجد...، باب السهو في الصلاة والسجود له، رقم: 573.»

(22) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص امام سے پہلے اپنے سر کو اٹھاتا ہے وہ اس بات سے کیوں نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر سے بدل دے۔"

تخريج الحديث: «مسلم، كتاب الصلاة، باب النهي عن سبق الإمام...، رقم: 427- سنن نسائي، كتاب الإمامة، باب مبادرة الإمام، رقم: 829- سنن ابن ماجه، رقم: 961.»

(23) سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: "صفوں کو ملا کر رکھو، تمہارے درمیان شیطان اس طرح داخل ہوتا ہے جس طرح حذف کا بچہ۔" کہا گیا: یارسول اللہ! یہ حذف کیا ہوتا ہے؟ فرمایا: "سیاہ بکری کا بچہ جو یمن کی سرزمین میں ہوتا ہے۔"

تخریج الحدیث: «سنن أبی داؤد، کتاب الصلاة، باب تسویة الصفوف، رقم: 667- سنن نسائي، کتاب الإمامة، باب حث الإمام...، رقم: 816، قال الشیخ الألباني: صحیح.»

(24) سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تمام لوگوں سے بڑا چور نماز کا چور ہے، جو اپنی نماز کو چراتا ہے۔" کہا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کیسے نماز کو چراتا ہے؟ تو فرمایا: "وہ اس کا رکوع اور سجود پورا نہیں کرتا، اور سب سے بڑا بخیل وہ ہے جو سلام کے ساتھ بخیلی کرتا ہے۔"

تخریج الحدیث: «صحیح الجامع، رقم: 966- صحیح ترغیب وترھیب، رقم: 525- ابن حبان، رقم: 4498- مجمع الزوائد: 2/120.»

(25) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے سلام پھیرتے تو «اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ» یعنی "اے اللہ! تو سلام ہے، اور تجھ سے ہی تمام کی سلامتی ہے، تیری ذات بڑی بابرکت ہے، اے بزرگی اور عزت والے۔" کہنے تک اسی طرح بیٹھے رہتے۔

تخریج الحدیث: «مسلم، کتاب المساجد...، باب استحباب الذکر بعد الصلاة...، رقم: 592- سنن ترمذی، کتاب الصلاة، باب مایقول إذا سلم...، رقم: 300- سنن نسائی، رقم: 1338- سنن ابن ماجه، رقم: 924۔»

(26) سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جمعے کے دن حاضر ہوا کرو، اور امام کے قریب ہو کر بیٹھو، کوئی آدمی اہل جنت سے ہوتا ہے مگر وہ جمعے کی نماز سے پیچھے رہنے لگتا ہے تو وہ جنت سے بھی پیچھے کر دیا جاتا ہے، حالانکہ وہ جنت والوں سے ہوتا ہے۔"

تخریج الحدیث: «سنن أبی داؤد، کتاب الصلاة، باب الدنو من الإمام...، رقم: 1108- الصحیحة، رقم: 365، قال الشیخ الألباني: حسن- مسند أحمد: 5/10- مستدرك حاكم: 1/427.»

(27) سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا رات کا حصہ دعا کی قبولیت میں زیادہ اثر والا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "رات کا درمیانی حصہ۔"

تخریج الحدیث: «معجم الأوسط، رقم: 3428- مسند أبی یعلیٰ، رقم: 5682، قال حسین سلیم أسد: رجاله ثقات - مجمع الزوائد: 10/155.»

(28) سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بندے اور کفر کے درمیان فرق نماز کے چھوڑنے کا فاصلہ ہے۔"

تخریج الحدیث: «مسلم، کتاب الإیمان، باب بیان إطلاق اسم الکفر...، رقم: 82- سنن أبی داؤد، کتاب السنة، باب فی رد الإرجاء، رقم: 4678- سنن ترمذي، رقم: 2618- سنن ابن ماجه، رقم: 1078.»

(29) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب گرمی زیادہ ہو جائے تو نماز کو ٹھنڈا کرو۔ کیونکہ سخت گرمی جہنم کی بھاپ سے ہے۔"

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب مواقيت الصلاة، باب الإبراد بالظهر ....، رقم: 536 - مسلم، كتاب المساجد ...، باب استحباب الإبراد بالظهر ...، رقم: 615.»

(30) سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم امامہ بنت ابو العاص بن ربیع کو اٹھاتے ہوئے نماز پڑھ لیتے تھے، یہ زینب بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی تھی۔ جب وہ رکوع کرتے تو اسے نیچے بٹھا دیتے، پھر جب کھڑے ہوتے تو اس کو اٹھا لیتے۔ یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو جاتے۔

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الصلاة، باب إذا حمل جارية صغيرة ...، رقم: 516 - مسلم، كتاب المساجد ...، باب جواز حمل الصبيان في الصلاة، رقم: 543.»

(31) سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: سب سے بہترین عمل کونسا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وقت پر نماز ادا کرنا اور والدین کے ساتھ نیکی کرنا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب مواقيت الصلاة، باب فضل الصلاة لوقتها، رقم: 527 - سنن ترمذي، كتاب الصلاة، باب ما جاء في الوقت الأول من الفضل، رقم: 173.»

(32) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہیں باہر گئے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحابہ میں سے کچھ لوگ تھے، نماز کا وقت آ گیا مگر لوگوں کے پاس پانی بالکل نہیں تھا جس سے وہ وضو کرتے، کہنے لگے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے پاس اتنا پانی نہیں جس سے وضو کریں، تو ایک آدمی گیا اور ایک پیالے میں تھوڑا سا پانی لے کر آ گیا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا، پھر اپنی انگلیاں پیالے پر پھیلا دیں، تو تمام لوگوں نے وضو کر لیا، یہاں تک کہ جس کو چاہتے تھے وہ پا لیا، سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ستر کے قریب لوگ تھے۔

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الوضوء، باب التماس الوضو ...، رقم: 169 - مسلم، كتاب الفضائل، باب في معجزات النبي صلى الله عليه وسلم، رقم: 2279.»

(33) سیدنا ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ایک نماز کے بعد دوسری نماز پڑھنا جب کہ دونوں کے درمیان کوئی لغویات نہ ہو تو وہ علیین میں لکھی جاتی ہے۔“

تخريج الحديث: «سنن أبي داؤد، كتاب التطوع، باب صلاة الضحى، رقم: 1288، قال الشيخ الألباني: حسن - مسند أحمد: 5/268 - صحيح ترغيب وترهيب، رقم: 446.»

(34) سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دو آدمی ہیں جن کی نماز ان کے سروں سے اوپر نہیں جاتی۔ ایک وہ غلام جو اپنے مالکوں سے بھاگ گیا ہو جب تک اپنے مالکوں کے پاس واپس نہ آ جائے، اور وہ عورت جو اپنے خاوند کی نافرمان ہو یہاں تک کہ وہ اپنی نافرمانی سے باز آ جائے۔“

تخريج الحديث: «صحيح الجامع، رقم: 136 - مستدرك حاكم: 4/191 - مجمع الزوائد: 4/313.»

(35) سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نے ارادہ کیا کسی آدمی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو جمعہ کی نماز پڑھائے، پھر جو لوگ اس سے پیچھے رہ جاتے ہیں میں ان کے گھروں کو جلادوں۔“

تخريج الحديث: «مسلم، كتاب المساجد... باب فضل صلاة الجماعة...، رقم: 652 - مسند أحمد: 1/402.»

(36) سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی۔

تخريج الحديث: «سنن ترمذي، كتاب الصلاة، باب منه، رقم: 362، قال الشيخ الألباني: صحيح - مسند أحمد: 3/233 - مجمع الزوائد: 9/46.»

(37) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے میرے دوست ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں کی وصیت فرمائی: (1) ہر ماہ میں تین دن روزے رکھنے کی۔ (2) جمعہ کے دن غسل کرنے کی۔ (3) سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی۔

تخريج الحديث: «مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب استحباب صلاة الضحىٰ...، رقم: 721 - سنن ترمذي، رقم: 455 - سنن نسائي، رقم: 2405.»

(38) سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں قرآن کی سورۃ کی طرح استخارہ سکھایا کرتے تھے، کہتے: ”جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو یوں کہے: «اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ، اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ هٰذَا الْأَمْرُ خَيْرًا لِي فِي دِيْنِي وَدُنْيَايَ وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَقَدِّرْهُ لِي، وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ خَيْرٌ فَسَهِّلْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ وَاصْرِفْ عَنِّي الشَّرَّ حَيْثُ كَانَ، وَرَضِّنِي بِقَضَائِكَ.»“

تخريج الحديث: «معجم الأوسط، رقم: 3723 - بخاري، كتاب التهجد، باب ما جاء في التطوع...، رقم: 1162 - سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة، باب في الاستخارة، رقم: 1538.»

(39) سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”فرائض کے علاوہ کسی آدمی کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا میری اس مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ افضل ہے۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الأذان، باب صلاة الليل، رقم: 731 - سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة، باب صلاة الرجل التطوع في بيته، رقم: 1044 - ابن حبان، رقم: 2491.»

(40) سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے جمعہ کی ایک رکعت پالی تو اس نے جمعہ پالیا۔“

تخريج الحديث: «سنن نسائي، كتاب الجمعة، باب من أدرك ركعة من صلاة الجمعة، رقم: 1426 - سنن ابن ماجه، كتاب إقامة الصلاة والسنة، باب ما جاء فيمن أدرك من الجمعة ركعة، رقم: 1121، قال الشيخ الألباني: صحيح.»

(41) سیدنا عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ دیتے تو کہتے: ”اما بعد۔“

تخريج الحديث: «مسلم، كتاب الجمعة، باب تخفيف الصلاة والخطبة، رقم: 867.»

(42) سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے پتوں کے مصلے پر نماز پڑھتے تھے۔

تخريج الحديث: «سنن ترمذي، كتاب الصلاة، باب الصلاة على الخمرة، رقم: 331، قال الشيخ الألباني: حسن صحيح - سنن ابن ماجه، رقم: 1028 - مجمع الزوائد: 75/2.»

(43) سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کچھ لوگ تم پر امراء ہوں گے جو نماز کو مؤخر کر دیں گے، تو تم اپنی نماز اپنے وقت پر پڑھ لو، پھر ان کے ساتھ جو نماز ہو گی وہ نفل ہو جائے گی۔“

تخريج الحديث: «مسلم، كتاب المساجد...، باب كراهية تأخير الصلاة...، رقم: 648 - سنن ترمذي، كتاب الصلاة، باب ما جاء في تعجيل الصلاة...، رقم: 176 - سنن ابن ماجه، رقم: 1256.»

(44) سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو جماعت ہو جانے کے بعد اکیلے نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا: ”کیا اس پر صدقہ کرنے والا کوئی نہیں جو اس کے ساتھ نماز پڑھے۔“

تخريج الحديث: «سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة، باب في الجمع في المسجد مرتين، رقم: 574 - سنن ترمذي، كتاب الصلاة، باب ما جاء في الجماعة في مسجد قد صلي فيه مرة، رقم: 220، قال الشيخ الألباني: صحيح - مسند أحمد: 3/85.»

(45) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً بیان کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بنی آدم کے ہر جوڑ پر صدقہ ہے، اور ان سب کی طرف سے چاشت کی دو رکعت کافی ہیں۔“

تخريج الحديث: «صحيح الجامع، رقم: 4035 - مجمع الزوائد: 2/237.»

(46) سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز پڑھائی جس میں قراءت کو جہر کیا، پھر ہمارے طرح رخ کیا تو فرمایا: ”خبردار! میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ تم اپنے امام کے پیچھے قراءت کرتے ہو؟“ ہم نے کہا: جی ہاں یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں کہہ رہا ہوں کہ کیا وجہ ہے میں قرآن سے نزاع کر رہا ہوں، تو جب امام بلند آواز سے قرأت کرے تو تم ایسے نہ کیا کرو، صرف سورۂ فاتحہ پڑھو کیونکہ جو شخص سورۂ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔“

تخريج الحديث: «سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة، باب من ترك القراءة...، رقم: 824 - سنن ترمذي، كتاب الصلاة، باب ترك القراءة خلف الإمام...، رقم: 312 - مسند أحمد: 5/313، قال شعيب الأرناؤط: صحيح لغيره.»

(47) سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (گھر سے) باہر آئے تو دیکھا کہ ایک آدمی مسجد میں رکوع و سجود پورے نہیں کر رہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کسی آدمی کی نماز اس وقت تک قبول نہیں ہوتی جب تک وہ رکوع و سجود پورے نہ کرے۔“

تخريج الحديث: «معجم الأوسط، رقم: 4863 - مجمع الزوائد: 2/121.»

(48) سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر نماز پڑھتے تھے۔

تخريج الحديث: «مسند أحمد: 3/179 - سنن دارمي، رقم: 1374.»

(49) سیدنا قتادہ کہتے ہیں: میں نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کس طرح تھی؟ تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قرآن تلاوت کرتے تو اپنی آواز لمبی کرتے۔

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب فضائل القرآن، رقم: 5045- سنن أبي داؤد، رقم: 1465- سنن ابن ماجه، رقم: 1353- مسند أحمد: 3/147- معجم الأوسط، رقم: 4868.»

(50) سیدنا عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تو کہنے لگے: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں بوڑھا، نابینا اور مسجد سے دور رہنے والا ہوں، اور مجھے ہاتھ پکڑ کر لے جانے والا بھی کوئی نہیں تو کیا میرے لیے گھر میں نماز ادا کرنے کی رخصت ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ”کیا تم اذان سنتے ہو؟“ انہوں نے کہا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں تیرے لیے کوئی رخصت نہیں پاتا۔“

تخريج الحديث: «سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة، باب في التشديد في ترك الجماعة، رقم: 552- سنن ابن ماجه، كتاب المساجد والجماعات، باب التغليظ في التخلف عن الجماعة، رقم: 792، قال الشيخ الألباني: صحيح.»

(51) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں کر دی گئی ہے۔“

تخريج الحديث: «سنن نسائي، كتاب عشرة النساء، باب حب النساء، رقم: 3391، قال الشيخ الألباني: حسن صحيح- مسند أحمد: 3/285- مستدرك حاكم: 2/174- سنن كبري بيهقي: 7/78.»

(52) یدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں سواری پر نماز ادا کرتے اور ہاتھ سے اشارے کرتے تھے، اور اپنے سجدے کو رکوع سے کچھ نیچے کرتے۔

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب تقصير الصلاة، باب الإيماء على الدابة، رقم: 1096- مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب جواز صلاة النافلة...، رقم: 700.»

(53) سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عشاء کی ایک باجماعت نماز نصف رات کے قیام کے برابر ہے، اور فجر کی نماز باجماعت ادا کرنے سے باقی نصف رات کے قیام کے برابر ہو جاتی ہے۔“

تخريج الحديث: «مسلم، كتاب المساجد...، رقم: 656- سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة، رقم: 555- مسند أحمد: 1/58- سنن ترمذي، كتاب الصلاة، رقم: 221- سنن دارمي، رقم: 1224- معجم الأوسط، رقم: 4991.»

(54) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر پانچ نمازیں حضر میں چار رکعت اور سفر میں دو اور خوف میں ایک رکعت فرض فرمائی ہیں۔

تخريج الحديث: «مسلم، كتاب صلاة المسافرين...، باب صلاة المسافرين...، رقم: 687- سنن أبي داؤد، كتاب صلاة السفر، باب من قال يصلي بكل طائفة...، رقم: 1247- سنن نسائي، رقم: 457- مسند أحمد: 1/243.»

(55) سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بندے اور کفر کے درمیان کوئی فاصلہ نہیں مگر نماز کا چھوڑ دینا(جب نماز ترک کردے گا تو فاصلہ ختم ہو جائے گا)۔“

تخريج الحديث: «مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان إطلاق إسم الكفر...، رقم: 82- سنن أبي داؤد، كتاب السنة، باب في ردّ الإرجاء، رقم: 4678- سنن ترمذي، رقم: 2619- سنن نسائي، رقم: 464- سنن ابن ماجه، رقم: 1080.»

(56) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: فقراء مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو کہنے لگے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مالدار لوگ ہم سے اجرلے گئے، وہ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں اور ہماری طرح روزے بھی رکھتے اور ہماری طرح حج بھی کرتے ہیں۔ لیکن ان کے پاس مال ہیں وہ ان سے صدقہ کرتے ہیں اور ہم صدقہ نہیں کرتے، کیونکہ ہمارے پاس مال نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں ایک ایسا عمل نہ بتاؤں کہ جب تم اس طرح کروگے تو آگے بڑھنے والوں کو پالوگے، اور پیچھے والے تمہیں پہنچ نہیں سکیں گے، مگر جو اس طرح عمل کرے جیسا کہ تم کروگے۔ ہر نماز کے بعد تینتیس بار ”سبحان اللہ“، تینتیس دفع ”الحمد للہ“ اور چونتیس بار ”اللہ اکبر“ پڑھو۔“ جب یہ حدیث مالدار لوگوں کو پہنچی تو وہ بھی یہ ذکر کرنے لگے اور اسی طرح کہنے لگے تو فقراء پھر آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، جسے چاہتا ہے دے دیتا ہے۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الأذان، باب الذكر بعد الصلاة، رقم: 843- مسلم، كتاب المساجد...، باب استحباب الذكر بعد الصلاة...، رقم: 595.»

(57) سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک دفعہ نماز پڑھتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بچھو نے ڈسا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ”اللہ تعالیٰ بچھو کو لعنت کرے، نہ کسی نمازی کو چھوڑتا ہے نہ کسی دوسرے کو۔“ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی اور نمک منگوایا اور اس کو اس جگہ پر ملتے رہے اور یہ سورتیں پڑھتے رہے: (1) سورہ کافرون۔ (2) فلق اور (3) ناس۔

تخريج الحديث: «معجم الأوسط، رقم: 5889- مجمع الزوائد: 5/111، إسناده حسن.»

(58) سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”باجماعت نماز ادا کرنا اکیلے نماز ادا کرنے سے ستائیس گنا زیادہ ثواب اور درجہ رکھتا ہے۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الأذان، باب فضل صلاة الجماعة، رقم: 645- مسلم، كتاب المساجد...، باب فضل صلاة الجماعة...، رقم: 650- سنن ترمذي، رقم: 215.»

(59) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب رات کا کھانا تیار ہو اور نماز بھی کھڑی ہو جائے تو رات کا کھانا پہلے کھالو۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الأذان، باب إذا حضر الطعام...، رقم: 671 - مسلم، كتاب المساجد...، باب كراهة الصلاة...، رقم: 557.»

(60) سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کسی عورت کی نماز اس وقت تک قبول نہیں فرماتا جب تک وہ اپنی زینت کو نہ چھپائے، اور نہ ہی کسی بالغ لڑکی سے نماز قبول کرتا ہے یہاں تک وہ اوڑھنی نہ لے۔"

تخريج الحديث: «معجم الأوسط، رقم: 7606 - كنز العمال، رقم: 20204 - مجمع الزوائد: 2/52 - نصب الراية: 1/238.»

(61) سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: اس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فوت کیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک فوت نہیں ہوئے جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر نماز بیٹھ کر نہ ادا ہونے لگی۔

تخريج الحديث: «سنن نسائي، كتاب قيام الليل...، باب صلاة القاعد...، رقم: 1655، قال الشيخ الألباني: صحيح.»

(62) سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: مجھے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ جب صبح کی نماز کے لیے اذان دی جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت نماز صبح کی نماز سے پہلے پڑھتے تھے، اور انہیں ہلکی کرتے تھے۔

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب مواقيت الصلاة، باب ما يصلى بعد العصر...، رقم: 592 - سنن نسائي، رقم: 577.»

(63) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم «﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾» اور «﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾» اور «﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾» وتروں میں پڑھا کرتے تھے۔

تخريج الحديث: «سنن ترمذي، كتاب الوتر، باب ما جاء فيما يقرأ به في الوتر، رقم: 462 - سنن نسائي، كتاب قيام الليل...، باب ذكر اختلاف الفاظ الناقلين...، رقم: 1700، قال الشيخ الألباني: صحيح.»

(64) سیدنا محمد بن المنکدر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات عشاء کی نماز کچھ دیر مؤخر کر دی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو فرمانے لگے: "تم کس چیز کا انتظار کر رہے ہو؟" وہ کہنے لگے: ہم نماز کا انتظار کر رہے ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم جب تک اس کا انتظار کرتے رہے اس وقت تک نماز میں رہے۔" پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی تو فرمایا: "ستارے آسمان والوں کے لیے امان ہیں، جب ستارے چلے جائیں تو آسمان والوں کے پاس وہ چیز آجائے گی جس کا وعدہ کئے جاتے ہیں۔ اور میں اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے امان ہوں، جب میں چلا جاؤں گا تو میرے صحابہ کے پاس وہ کچھ آجائے گا جس کا وہ وعدہ کئے جاتے ہیں۔ اور میرے صحابہ میری امّت کے لیے امان ہیں، جب میرے صحابہ چلے جائیں تو میری امّت کے پاس وہ چیز آجائے گی جس کا وہ وعدہ کئے جاتے ہیں۔ بلال اٹھیں اقامت کہیں (نماز کھڑی کریں)۔"

تخريج الحديث: «مستدرك حاكم: 3/517، رقم: 5926- معجم الأوسط، رقم: 6687- مجمع الزوائد: 1/312- طبراني كبير: 20/360، قال الهيثمي: ورجاله ثقات.»

(65) سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ہمارے کندھوں کو برابر کیا کرتے تھے۔

تخريج الحديث: «مجمع الزوائد: 2/90، قال الهيثمى: إسناده متصل ورجاله موثقون.»

(66) حضرت ابو الکنود کہتے ہیں میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سفر کی نماز کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: وہ دو رکعتیں آسمان سے نازل ہوئیں، اب اگر تم چاہو تو انہیں واپس کر دو۔

تخريج الحديث: «مجمع الزوائد: 2/154، قال الهيثمي: رجاله موثقون.»

(67) سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس آتے تو پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز ادا کرتے پھر اپنے گھر تشریف لاتے۔

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الجهاد، باب الصلاة إذا قدم من سفر، رقم: 3088- مسلم، كتاب التوبة، باب حديث توبة كعب بن مالك، رقم 2769.»

(68) سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم عصر سے پہلے چار رکعت نماز پڑھتے تھے۔

تخريج الحديث: «سنن ترمذي، كتاب الصلاة، باب ما جاء في الأربع قبل العصر، رقم: 429، قال الشيخ الألباني: حسن.»

(69) سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کو مغرب کی نماز پڑھا رہے تھے، تو میں نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ رہے تھے: " «مَا لَهُ مِن دَافِعٍ " یعنی "اللہ کے عذاب کو کوئی روک نہیں سکے گا۔" اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز مسجد سے باہر جا رہی تھی۔ «﴿إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ. مَا لَهُ مِن دَافِعٍ﴾» (الطور: 8) "تیرے رب کا عذاب ضرور واقع ہو کر رہے گا، اس کو کوئی روکنے والا نہیں ہو گا۔" تو وہ آواز میرے دل پر ایسی لگی گویا کہ میرا دل پھٹ گیا۔

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الجهاد والسير، باب فداء المشركين، رقم: 3050- مسلم، كتاب الصلاة، باب القراءة في الصبح، رقم: 463- طبراني كبير: 2/117، رقم: 1502.»

(70) سیدنا سعد بن ہشام کہتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رات کے قیام کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا: جب اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا: «﴿يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ. قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا﴾» (المزمل: 1-2) یعنی "کمبل اوڑھنے والے! رات کو اٹھ کر قیام کریں مگر تھوڑا وقت۔" تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر رات کا قیام فرض ہو گیا۔ یہ پہلا فریضہ تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی رات کو اُٹھ کر قیام کرتے، یہاں تک کہ ان کے پاؤں پھٹ گئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس سورت کا آخری حصہ ایک سال تک نازل نہ فرمایا، پھر یہ آیت نازل فرمائی: «﴿عَلِمَ أَن لَّن تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ

﴿فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ﴾» (المزمل: 20)، یعنی ”اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم اس کی طاقت نہیں رکھ سکتے، تو اس نے تمہاری توبہ قبول فرمائی، تو قرآن سے جو آسان ہو وہ پڑھو۔“ تورات کا قیام نفل ہو گیا۔

تخريج الحديث: «سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب نسخ قيام الليل و التيسير فيه، رقم: 1304، قال الشيخ الألباني: حسن.»

(71) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے یہاں تک کہ انہیں کندھوں کے برابر کرتے، اور جب رکوع کرتے پھر بھی اٹھاتے اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد بھی ہاتھ اٹھاتے اور دو سجدوں کے درمیان رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الأذان، باب رفع اليدين إذا كبر...، رقم: 736- مسلم، كتاب الصلاة، باب استحباب رفع اليدين...، رقم: 390.»

(72) سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھتے تو سورج طلوع ہونے تک وہاں بیٹھے رہتے، اللہ کا ذکر کرتے رہتے۔ تخريج الحديث: «سنن أبي داود، كتاب التطوع، باب الصلاة الضحى، رقم: 1294- سنن ترمذي، كتاب السفر، باب ذكر مايستحب...، رقم: 585، قال الشيخ الألباني: صحيح.»

کتاب الاستسقاء

بارش کا بیان

(1) سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز استسقاء ادا کی اور اپنی چادر الٹائی، اس کا اوپر والا حصہ نیچے کر دیا۔

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الاستسقاء، باب الاستسقاء و خروج النبى صلى الله عليه وسلم...، رقم: 1005 - مسلم، كتاب صلاة الاستسقاء، باب، رقم: 894.»

كِتَابُ الْجَنَائِزِ وَ ذِكْرُ الْمَوْتِ

نماز جنازہ اور موت کے ذکر کا بیان

(1) سیدنا ابوالھیاج اسدی کہتے ہیں: مجھے سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے بھیجا تو کہا: کیا تجھے پتا ہے کہ میں تجھے کس غرض سے بھیج رہا ہوں؟ میں تجھے اسی مقصد کے لیے بھیج رہا ہوں جس کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا تھا کہ جو بھی مورت دیکھو اسے توڑ دو، اور جو بھی اونچی قبر دیکھو اس کو برابر کر دو۔

تخريج الحديث: «مسلم، كتاب الجنائز، باب الأمر بتسوية القبر، رقم: 969- سنن أبي داؤد، كتاب الجنائز، باب في تسوية القبر، رقم: 3218- سنن ترمذي، رقم: 1049- سنن نسائي، رقم: 2033.»

(2) سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم میں سے موت کی تمنا کوئی نہ کرے، اور اگر ضرور کرنی ہو تو یوں کرے: «اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّيْ، وَ تَوَفَّنِيْ إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ.» "اے اللہ! میری زندگی جب تک میرے لیے بہتر ہو تو مجھے زندہ رکھ، اور جب میرے لیے فوت ہو جانا بہتر ہو تو اس وقت مجھے فوت کر دے۔"

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب المرضىٰ، باب نهي تمني المريض الموت، رقم: 5671- مسلم، كتاب الذكر و الدعاء...، باب تمني كراهة الموت...، رقم: 2680- سنن أبو داؤد، رقم: 3108.»

(3) سیدنا ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص مرنے کے وقت «"لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَ اللّٰهُ أَكْبَرُ، وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ"» پڑھ لے گا اس کو آگ نہیں کھا سکے گی۔"

تخريج الحديث: «سنن ترمذي، كتاب الدعوات، باب ما يقول العبد إذا مرض، رقم: 3430، قال الشيخ الألباني: صحيح- سنن ابن ماجه، كتاب الأدب، باب فضل لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، رقم: 3794- صحيح ابن حبان، رقم: 851.»

(4) سیدنا عبد اللہ بن ابی اوفی کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازے پر نماز پڑھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر چار تکبیریں کہیں۔

تخريج الحديث: «علل دار قطني: 11/152- سنن دار قطني: 2/72، رقم: 1- بخاري، رقم: 1245- مسلم، رقم: 951.»

(5) سیدنا خالد بن عرفطہ عذری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: "جو پیٹ کی بیماری سے مر جائے اس کو قبر کا عذاب نہیں ہوتا۔

تخريج الحديث: «سنن ترمذي، كتاب الجنائز، باب ما جاء في الشهداء من هم، رقم: 1064، قال الشيخ الألباني: صحيح- ابن حبان، رقم: 2933- طبراني كبير: 4/191، رقم: 4109.»

(6) سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اپنے فوت شدگان کی نیکیاں ذکر کیا کرو، اور ان کی برائیوں سے باز رہا کرو۔"

تخريج الحديث: «سنن أبي داؤد، كتاب الأدب، باب في النهي عن سب الموتىٰ، رقم: 4900- سنن ترمذي، كتاب الجنائز، باب آخر، رقم: 1019، قال الشيخ الألباني: ضعيف- مستدرك حاكم: 1/542، رقم: 1421- سنن كبرىٰ بيهقي: 4/75.»

(7) سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کافر سے کہا جاتا ہے: تیرا رب کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے: مجھے معلوم نہیں، تو وہ اس وقت گونگا، بہرا اور اندھا ہو جاتا ہے، تو اس کو ایک ایسے بدان سے مارا جاتا ہے کہ اگر اس کو کسی پہاڑ پر مارا جائے تو وہ مٹی ہو جائے، تو انسانوں اور جنوں کے علاوہ ہر کوئی اس کو سنتا ہے۔" سیدنا براء رضی اللہ عنہ

کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، وہ یوں پڑھتے: «﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظَّالِمِينَ...﴾» (ابراهيم: 27) "اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو مضبوط بات پر دنیا اور آخرت میں مضبوط رکھتا ہے اور ظالموں کو گمراہ کرتا ہے۔"

تخريج الحديث: «سنن أبي داؤد، كتاب السنة، باب في ذكر الميزان، رقم: 4753، قال الشيخ الألباني: صحيح - سنن ترمذي، رقم: 3120 - سنن نسائي، رقم: 2059 - سنن ابن ماجه، رقم: 4269.»

(8) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص جنازے کے ساتھ گیا اور دفن ہونے تک رہا تو اس کے لیے دو قیراط اجر ہو گا۔" کہا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قیراط کتنی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "احد پہاڑ کی طرح ہے۔"

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الإيمان، باب اتباع الجنائز...، رقم: 47 - مسلم، كتاب الجنائز، باب فضل الصلاة على الجنازة، رقم: 945.»

(9) سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم کسی میت کے جنازے پر حاضر ہوتے ہو تو فرشتے بھی آمین کہتے ہیں (جس طرح تم کہتے ہو)۔" میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم کیا کہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کہو: «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهُ وَارْحَمْهُ وَاعْقُبْنِي مِنْهُ عُقْبَى صَالِحَةً.» "اے اللہ! ہمیں اور اسے معاف کر دے، اور اس پر رحم فرما اور مجھے اس سے اچھا بدل عطا فرما۔" تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کے عوض میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرمائے۔

تخريج الحديث: «مسلم، كتاب الجنائز، باب ما يقال عند المريض والميت، رقم: 919 - سنن أبي داؤد، كتاب الجنائز، باب ما يستحب أن يقال...: 3115 - سنن ترمذي، رقم: 977 - سنن نسائى، رقم: 1826 - سنن ابن ماجه، رقم: 1447.»

(10) سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قبروں کی زیارت کرو، مگر فضول اور بیہودہ بات نہ کہو۔"

تخريج الحديث: «صحيح الجامع، رقم: 2474 - معجم الأوسط، رقم: 2709 - مجمع الزوائد: 3/59.»

(11) سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جن دو مسلمان خاوند بیوی کے تین بچے فوت ہو جائیں جو ابھی بلوغت کو نہ پہنچے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل اور رحمت سے جنّت میں داخل فرمائے گا۔"

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الجنائز، باب فضل من مات له ولد فاحتسب...، رقم: 1248 - سنن ترمذي، رقم: 1060 - مجمع الزوائد: 7/339.»

(12) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں: اے میرے ابا جان! آپ اپنے رب کے کتنے ہی قریب ہیں۔ اے میرے ابا جان! آپ کا جنّت الفردوس میں ٹھکانا ہے۔ اے میرے ابا جان! ہم جبریل کو آپ کی وفات کی اطلاع دیتے ہیں۔

تخریج الحدیث: «بخاري، کتاب المغازی، باب مرض النبی صلی الله علیه وسلم ووفاته، رقم: 4462 - سنن نسائي، کتاب الجنائز، باب في البکاء علی المیت، رقم: 1844 - سنن ابن ماجه، رقم: 1630 - مسند أحمد: 3/197 - سنن دارمي، رقم: 87.»

کتاب الصیام

روزوں کا بیان

(1) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سحری کھایا کرو کیوں کہ سحری کھانے میں برکت ہے۔“

تخریج الحدیث: «بخاری، کتاب الصوم، باب برکة السحور...، رقم: 1923 - مسلم، کتاب الصیام، باب فضل السحور...: 1095.»

(2) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر عید الفطر مناؤ۔ اگر تم پر بادل چھا جائیں تو تیس کی گنتی پوری کرو۔“

تخریج الحدیث: «بخاري، کتاب الصوم، باب هل یقال رمضان...، رقم: 1900 - مسلم، کتاب الصیام، باب وجوب صوم رمضان...، رقم: 1081.»

(3) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے چہرے کو بوسہ دیتے جبکہ آپ روزہ دار ہوتے۔

تخریج الحدیث: «بخاری، کتاب الصوم، باب المباشرة للصائم، رقم: 1927 - مسلم، کتاب الصیام، باب بیان أن القبلة...، رقم: 1107.»

(4) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں اپنی بیویوں سے مباشرت کرتے تھے مگر تم میں سے کون ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح اپنی خواہش پر قابو کر سکے۔

تخریج الحدیث: «بخاري، کتاب الصوم، باب المباشرة للصائم، رقم: 1927 - مسلم، کتاب الصیام، باب بیان أن القبلة فی الصوم...، رقم: 1107.»

(5) سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لیلۃ القدر کو 27 ویں کی رات میں تلاش کرو۔“

تخریج الحدیث: «مجمع الزوائد: 3/177 - صحیح الجامع، رقم: 1240 - طبراني کبیر: 19/349، رقم: 814.»

(6) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں آنکھوں میں سرمہ ڈالا تھا۔

تخريج الحديث: «سنن ابن ماجه، كتاب الصيام، باب ما جاء في السواك...، رقم: 1678، قال الشيخ الألباني: صحيح - مسند أبي يعلى، رقم: 4792.»

(7) سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ماہِ رمضان کی ہر رات میں جہنم سے کچھ لوگ آزاد کیے جاتے ہیں، مگر وہ شخص (آزاد نہیں کیا جاتا) جو شراب پر روزہ افطار کرے۔"

تخريج الحديث: «سنن ابن ماجه، كتاب الصيام، باب ما جاء في فضل شهر رمضان، رقم: 1643، قال الشيخ الألباني: حسن صحيح - مجمع الزوائد: 3/156.»

(8) سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص فی سبیل اللہ ایک دن کا روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس کے اور آگ کے درمیان اتنی بڑی خندق بنا دیتا ہے جتنی آسمان اور زمین کے درمیان دوری ہے۔"

تخريج الحديث: «معجم طبراني كبير: 8/235، رقم: 7921 - طبراني أوسط، رقم: 3574 - صحيح ترغيب و ترهيب، رقم: 990، قال الشيخ الألباني: حسن لغيره - سلسلة صحيحة، رقم: 563

(9) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے بیہودہ گوئی اور جھوٹ نہ چھوڑا تو اگر وہ کھانا پینا چھوڑ بھی دے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں۔"

تخريج الحديث: «معجم الأوسط طبراني، رقم: 3622 - صحيح ترغيب و ترهيب، رقم: 1080، قال الشيخ الألباني: حسن لغيره - مجمع الزوائد، رقم: 3/171.

(10) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں رمضان کے کچھ دن روزہ (کسی مجبوری میں) چھوڑ دیتی ہوں تو ان کو شعبان سے پہلے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے قضاء نہ دے سکتی۔

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الصوم، باب متى يقضى قضاء رمضان، رقم: 1950 - مسلم، كتاب الصيام، باب جواز تأخير قضاء رمضان...، رقم: 1146.»

(11) سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: کیا روزہ دار بیوی کو بوسہ دے سکتا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس میں کوئی حرج نہیں وہ ایک پھول کو سونگھ رہا ہے۔"

تخريج الحديث: «معجم الأوسط، رقم: 4452 - مجمع الزوائد: 3/167.»

(12) سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمعہ کے دن گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھانا تھا جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھا رہے تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قریب ہو جاؤ اور کھانا کھاؤ۔" ہم نے کہا: ہمارا روزہ ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم نے کل بھی روزہ رکھا ہے؟" ہم نے کہا: نہیں! فرمایا: "کیا تم کل کا روزہ بھی رکھنا چاہتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں! فرمایا: "پھر قریب ہو کر یہ کھانا کھاؤ کیونکہ صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنا درست نہیں۔"

تخريج الحديث: «مستدرك حاكم: 3/704 - معجم الأوسط، رقم: 7640 - مجمع الزوائد: 3/199.»

(13) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں لگاتار روزے رکھتا ہوں، تو کیا میں سفر میں بھی روزے رکھوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر چاہو تو رکھو، نہ چاہو تو نہ رکھو۔"

تخریج الحدیث: «مسلم، كتاب الصيام، باب التخيير في الصوم...، رقم: 1121- سنن أبي داؤد، كتاب الصيام، باب الصوم في السفر، رقم: 2402- سنن نسائي، رقم: 2308- سنن ترمذي، رقم: 711- سنن ابن ماجه، رقم: 1662.»

(14) سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سردیوں میں روزہ ایک ٹھنڈی غنیمت ہے۔"

تخریج الحدیث: «سنن ترمذي، كتاب الصوم، باب الصوم في الشتاء، رقم: 797- مسند أحمد: 4/335- ابن خزيمة، رقم: 2145.»

(15) سیدنا ابو قتادہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یومِ عرفہ کا روزہ دو سال کے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے، ایک سال گزشتہ کا اور ایک سال آئندہ کا۔"

تخریج الحدیث: «مسلم، كتاب الصيام، باب استحباب ثلاثة أيام...، رقم: 1162- سنن ابن ماجه، كتاب الصيام، باب صيام يوم عرفة، رقم: 1730.»

(16) سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک عورت نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری ماں مر گئی اور اس پر کچھ روزے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اپنی ماں کی طرف سے روزے رکھ۔"

تخریج الحدیث: «مسلم، كتاب الصيام، باب قضاء الصيام...: 1148- سنن أبي داؤد، كتاب الإيمان و النذور، باب ما جاء فيمن مات...، رقم: 3310- سنن ترمذي، رقم: 716- سنن ابن ماجه، رقم: 1758.»

(17) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص روزے کی حالت میں صبح کرتا ہے تو اس کے لیے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں، اور اس کے اعضاء تسبیحیں کہنے لگتے ہیں، اور اس کے لئے آسمانِ دنیا والے بخشش مانگنے لگتے ہیں، یہاں تک کہ سورج غروب ہونے لگتا ہے، پھر اگر اس نے ایک یا دو رکعت نفل نماز ادا کی تو اس کے لیے آسمان روشن ہو جاتے ہیں، اور حور عین میں سے اس کی بیویاں کہتی ہیں: اے اللہ! اس کو قبض کر کے ہمارے پاس لے آ، کیونکہ ہم اسے دیکھنے کی شوق مند ہیں۔ اگر وہ «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ» اور «اللّٰهُ أَكْبَرُ» کہتا ہے تو فرشتے ان کلمات کو اُٹھا لیتے ہیں اور شام تک لکھتے رہتے ہیں۔"

تخریج الحدیث: «معجم الأوسط، رقم: 7749- مجمع الزوائد: 3/180.»

(18) سیدنا جریر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہر مہینے سے تین روزے تمام زمانے کے روزوں کے برابر ہو جاتے ہیں۔"

تخریج الحدیث: «سنن نسائي، كتاب الصيام، باب كيف يصوم ثلاثة أيام...، رقم: 2420، قال الشيخ الألباني: حسن- مسند أحمد 2/263- مسند أبي يعلى، رقم: 7504.»

(19) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف اپنا سر مبارک نکالتے جب کہ آپ اعتکاف کی حالت میں ہوتے، تو میں آپ کو کنگھی کرتی اور آپ انسانی ضرورت کے علاوہ گھر کو نہیں آتے تھے۔

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الاعتكاف، باب لا يدخل البيت إلا لحاجة، رقم: 2029- مسلم، كتاب الحيض، باب جواز غسل الحائض رأس ...، رقم: 297.»

كِتَابُ الزَّكوٰة

زکوۃ کا بیان

(1) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ صدقات کو قبول فرماتا ہے اور ان میں سے صرف پاک صدقات کو قبول فرماتا ہے، اور وہ انہیں اپنے دائیں ہاتھ میں قبول فرماتا ہے، پھر صدقے کے مالک کے لئے اسے پالتا رہتا ہے، جس طرح تم میں سے کوئی اپنی بچھڑی وغیرہ کو پالتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک لقمہ اُحد پہاڑ کی طرح ہو جاتا ہے۔"

تخريج الحديث: «سنن ترمذي، كتاب الزكاة، باب فضل الصدقة: 662 وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح.»

(2) سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سونے کا ٹکڑا آیا اور یہ دھات کا پہلا صدقہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: "یہ کیا ہے؟" لوگوں نے کہا: یہ ہمارے دھات سے صدقہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "عنقریب دھاتیں ہوں گی اور وہاں اللہ عز و جل کی بدترین مخلوق کے لوگ ہوں گے۔"

تخريج الحديث: «مسند أحمد: 5/430- صحيح الجامع، رقم: 3625- سلسلة صحيحة، رقم: 1885- معجم الأوسط، رقم: 3532.»

(3) سیدنا قبیصہ بن مخارق ہلالی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اپنی قوم کی طرف سے ایک ضمانت اٹھائی تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اپنی قوم کی طرف سے ایک ضمانت اٹھائی، آپ میری اس میں مدد فرمائیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے قبیصہ! بلکہ ہم خود ہی تیری یہ ضمانت اٹھا لیں گے، اور یہ تمہیں اس وقت مل جائے گی جب کہیں سے صدقہ کا مال آ جائے۔" پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے قبیصہ! سوال کرنا صرف تین شخصوں کے لئے حلال ہے۔ ایک وہ شخص جس نے کوئی ضمانت اپنی قوم سے اپنے ذمہ لی ہو اور اس کا ارادہ بھی اصلاح کا ہو تو وہ سوال کر سکتا ہے، اور وہ اپنے مقصد کو حاصل کرے یا اس کے قریب ہو جائے تو رک جائے۔ دوسرا شخص وہ ہے جس پر کوئی ناگہانی آفت آ جائے جس نے اس کا مال تباہ کر دیا، تو وہ بھی درست گزران کو پہنچنے تک سوال کر سکتا ہے۔ تیسرا وہ

شخص ہے جس کو فاقہ پہنچے تو اس کی قوم کے تین آدمی اس کے ساتھ چل کر آئیں اور یہ بتائیں کہ فلاں شخص کو فاقہ پہنچا ہے، تو وہ بھی اس وقت تک سوال کر سکتا ہے جب تک وہ اپنی درست گزران تک نہ پہنچے، پھر جب وہ اس حالت پر پہنچ جائے تو رک جائے۔ اس کے علاوہ جو بھی سوال کیا جاتا ہے وہ حرام ہے، اس کا کھانے والا حرام کھاتا ہے۔"

تخريج الحديث: «مسلم، كتاب الزكاة، باب من تحل له المسألة، رقم: 1044 - سنن أبي داؤد، كتاب الزكاة، باب ماتجوز فيه المسألة، رقم: 1640 - سنن نسائي، رقم: 2580.»

(4) سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "پانچ سے کم اوقیہ چاندی میں کوئی صدقہ (یعنی زکوۃ) نہیں، اسی طرح پانچ اونٹوں سے کم میں بھی، اور اسی طرح پانچ سے کم وسق غلہ میں کوئی صدقہ نہیں۔"

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الزكاة، باب ما أدي زكاته فليس بكنز، رقم: 1405 - مسلم، كتاب الزكاة، باب ليس فيما دون خمسة أوسق صدقة، رقم: 979.»

(5) سیدنا ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے ایک آدمی کو صدقے پر عامل بنایا۔ اس کا نام ابن اللتبیہ تھا، جب وہ واپس آیا تو اسے بلا بھیجا کہ اس کا حساب کریں، تو وہ کہنے لگا: یہ تمہارا ہے اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے۔ جب یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو فرمایا: "ہم تم میں سے کسی کو اس مال پر عامل بنا کر بھیجتے ہیں جس مال کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں سرپرست بنایا ہے تو جب وہ واپس آتا ہے تو کہنے لگتا ہے: یہ تمہارا ہے اور یہ مجھے تحفہ ملا ہے، تو کیوں نہ وہ اپنے باپ یا ماں کے گھر میں بیٹھا رہتا، پھر دیکھتا اس کو کون ہدیہ دیتا ہے۔ جو شخص ہمارے لئے تم میں سے کوئی کام کرے تو تھوڑا بہت جو کچھ وہ لایا ہے اس کو ہمارے سامنے پیش کرے، تم میں سے ہر ایک اس بات سے ڈرتا رہے کہ وہ قیامت والے دن جب آئے تو اپنی گردن پر اونٹ لادے ہوئے ہو جو آواز نکال رہا ہو یا گائے ہو جو آوازیں نکال رہی ہو یا بکری آواز کر رہی ہو۔"

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الهبة، باب من لم يقبل الهدية لعلة، رقم: 2597 - مسلم، كتاب الامارة، باب تحريم هدايا العمال، رقم: 1832.»

(6) سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "زکوۃ روکنے والا آدمی قیامت کے دن آگ میں ہو گا۔"

تخريج الحديث: «صحيح ترغيب و ترهيب، رقم: 762، قال الشيخ الألباني: صحيح - صحيح الجامع، رقم: 5707 - فيض القدير: 5/505.»

(7) نیز سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، وہ فرما رہے تھے کہ: "پوشیدہ صدقہ اللہ کا غصہ بجھا دیتا ہے۔"

تخريج الحديث: «صحيح ترغيب و ترهيب، رقم: 888، قال الشيخ الألباني: حسن لغيره - سلسلة صحيحة، رقم: 1908 - معجم الأوسط، رقم: 943.»

(8) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس زمین کو آسمانی پانی لگتا ہو اس میں عشر (دسواں حصہ) ہے اور جس کو راہٹوی سے پانی دیا جائے اس سے نصف العشر (بیسواں حصہ) ہے۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الزكاة، باب العشر فيما يسقي...، رقم: 1483 - سنن ترمذي، كتاب الزكاة، باب الصدقة فيما يسقي...، رقم: 639 - ابن خزيمه، رقم: 2307.»

(9) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ کو معاف کر دیا، اور دو سو درہم سے کم میں کوئی زکوٰۃ نہیں۔“

تخريج الحديث: «مجمع الزوائد: 3/69، إسناده صحيح.»

كِتَابُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

حج وعمرہ کا بیان

(1) سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اور سیدنا اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ کو تشریق کے دنوں میں بھیجا تو انہوں نے بلند آواز سے پکار کر کہا: جنّت میں مؤمن جان کے علاوہ اور کوئی نہیں جا سکتا، اور منیٰ کے دن کھانے پینے کے دن ہیں۔

تخريج الحديث: «مسلم، كتاب الصيام، باب تحريم صوم أيام التشريق، رقم: 1142 - معجم الأوسط، رقم: 1804 - سنن كبريٰ بيهقي، رقم: 8040.»

(2) سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں تلبیہ کہتے: ”«لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ.» ”میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں ہے میں حاضر ہوں، بے شک تعریف اور نعمت تیرے ہی لیے ہے، اور بادشاہی میں تیرا کوئی شریک نہیں۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الحج، باب التلبية، رقم: 1549 - مسلم، كتاب الحج، باب التلبية و صفتها، رقم: 1184.»

(3) عابس بن ربیعہ کہتے ہیں: میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو حجرِ اسود کی طرف متوجہ ہو کر اس کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا، پھر انہوں نے کہا: خبر دار اللہ کی قسم! تو صرف ایک پتھر ہے، میرے لیے کسی نفع اور نقصان کا موجب نہیں بن سکتا، اگر میں نے تجھے بوسہ دیتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا ہوتا تو تجھے کبھی بوسہ نہ دیتا۔"

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الحج، باب ما ذكر في الحجر الأسود، رقم: **1597**-مسلم، كتاب الحج، باب استحباب تقبيل الحجر الأسود في الطواف، رقم: **1270**.»

(4) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مسافر پہلا پینے والا ہو گا یعنی آبِ زمزم سے۔"

تخريج الحديث: «صحيح الجامع، رقم: 44 - مجمع الزوائد: 3/286.»

(5) سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں آئے تو بیت اللہ شریف کا طواف سات مرتبہ کیا۔ پھر باب صفا سے نکل کر صفا پہاڑی پر چڑھے اور کہا: "ہم وہاں سے شروع کرتے ہیں جہاں سے اللہ نے شروع کیا۔" پھر یہ آیت پڑھی: «﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَائِرِ اللَّهِ﴾» (البقرہ: 158) "بے شک صفا اور مروہ اللہ نشانیوں میں سے ہیں۔"

تخريج الحديث: «مسلم، كتاب الحج، باب مايلزم من احرم بالحج...، رقم: 1234 - سنن نسائي، رقم: 2973 - مسند أحمد، رقم: 2/15.»

(6) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ایک محرم کو اس کی سواری (اونٹنی) نے گرا دیا تو وہ مر گیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو، پھر اس کو اس کے دونوں کپڑوں میں کفن دو، اور اس کے سر کو نہ ڈھانپنا، اور خوشبو اس کے قریب تک نہ لے جاؤ، کیونکہ یہ قیامت کے دن لبیک کہتے ہوئے اٹھایا جائے گا۔"

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الجنائز، باب الكفن في ثوبين، رقم: 1265 - مسلم، كتاب الحج، باب ما يفعل بالمحرم إذا مات، رقم: 1206.»

(7) سیدنا عروہ بن مضرس طائی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ میں (ٹھہرنے کی جگہ) پر تھے، میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں طی کے پہاڑ سے آیا، میں نے اپنی جان کو اور اپنی سواری کو بھی تھکا کر ماندہ کر دیا، میں نے کوئی چھوٹا پہاڑ نہیں دیکھا مگر اس میں ٹھہرا، تو کیا میرا حج ہو گیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے یہ نماز ہمارے ساتھ پڑھ لی، اور وہ رات یا دن کے کسی حصے میں وہاں ٹھہر گیا، تو اس کی محنت پوری ہوئی اور اس کا حج پورا ہوا۔"

تخريج الحديث: «سنن نسائي، كتاب مناسك الحج، باب فيمن لم يدرك صلاة الصبح...، رقم: 3044، قال الشيخ الألباني: صحيح - سنن ابن ماجه، رقم: 3016 - معجم الأوسط، رقم: 3024.»

(8) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگائی۔

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب اللباس، باب ما تستحب من الطيب، رقم: 5928- مسلم، كتاب الحج، باب استحباب الطيب قبيل الاحرام...، رقم: 1189.»

(9) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت اللہ میں داخل ہوئے تو نماز کہاں پڑھی؟ انہوں نے کہا: دوستونوں کے درمیان۔

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الصلاة، باب الصلاة بين السواري...، رقم: 504- مسلم، كتاب الحج، باب استحباب دخول الكعبة...، رقم: 1329.»

(10) سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ کو ملا کر کیا، اور ان دونوں کا ایک ہی طواف کیا۔

تخريج الحديث: «سنن ترمذي، كتاب الحج، باب ما جاء في جمع بين الحج والعمرة، رقم: 821- سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، باب طواف القارن، رقم: 2974، قال الشيخ الألباني: صحيح.»

(11) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حیض و نفاس والی عورت کے متعلق فرمایا: ”وہ غسل کرے اور احرام باندھ لے، اور بیت اللہ کے طواف کے علاوہ تمام مناسکِ حج ادا کرے، پھر جب پاک ہو تو یہ طواف بھی کر لے۔“

تخريج الحديث: «سنن أبي داؤد، كتاب المناسك، باب الحائض تهل بالحج، رقم: 1744- سنن ترمذي، كتاب الحج، باب ما تقضي الحائض من المناسك، رقم: 945، قال الشيخ الألباني: صحيح.»

(12) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آیا اور کہنے لگا: میرا باپ بوڑھا ہے، حج نہیں کر سکتا، کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر اس پر قرضہ ہو تو کیا تو ادا کرے گا؟“ اس نے کہا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تو اللہ کا قرضہ ادائیگی کا زیادہ حقدار ہے۔ اس کی طرف سے حج کرو۔“

تخريج الحديث: «سنن ترمذي، كتاب الحج، باب منه، رقم: 929- سنن نسائي، كتاب مناسك الحج، باب تشبيه قضاء الحج...، رقم: 2639، قال الشيخ الألباني: صحيح.»

(13) سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ عزوجل اپنے فرشتوں پر عرفہ کی شام کو اہلِ عرفہ کے ساتھ فخر فرماتا ہے، کہتا ہے کہ دیکھو میرے بندوں کو وہ میرے پاس آئے ہیں۔ پراگندہ حالت میں، ان پر خاک پڑی ہوئی ہے اور وہ غبار آلود ہیں۔“

تخريج الحديث: «مسند أحمد: 2/224- صحيح الجامع، رقم: 1868- صحيح ترغيب وترهيب: رقم: 1153، قال الشيخ الألباني: حسن صحيح- مجمع الزوائد: 3/251.»

(14) سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کے متعلق جس کا خاوند ہو اور اس کا مال بھی، مگر اس کا خاوند اس کو حج کی اجازت نہ دے، فرمایا: ”اس عورت کو اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر حج کے لئے نہیں جانا چاہئے۔“

تخريج الحديث: «سنن كبرىٰ بيهقي: 5/223 - معجم الأوسط، رقم: 4247 - مجمع الزوائد: 3/215، قال الهيثمي: رجاله ثقات.»

(15) سیدنا یزید بن الاسود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا تو صبح کی نماز منیٰ میں ادا کی، جب نماز سے فارغ ہوئے تو دیکھا کہ دو آدمی پیچھے بیٹھے تھے، انہوں نے جماعت سے نماز نہین پڑھی تھی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ان کو میرے پاس لاؤ۔“ جب انہیں لایا گیا تو ان کی بغل کے گوشت کانپ رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ”کیا تم نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی؟“ وہ کہنے لگے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے گھر میں نماز پڑھ لی تھی کیونکہ ہم نے خیال کیا کہ شاید ہم نماز کو نہ پاسکیں گے۔ فرمایا: ”آئندہ ایسے نہ کرنا، جب گھر میں پڑھ لو پھر جماعت سے نماز پالو تو پڑھ لیا کرو، وہ تمہارے لیے نفل ہو جائے گی۔“ ایک نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے لئے استغفار کریں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے مغفرت کی دعا فرمائی، لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیڑ کی طرح اکٹھے ہو گئے، میں اس وقت نوجوان آدمی اور طاقت ور تھا، تو بھیڑ سے گزر کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ کر سینے پر رکھ لیا، تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا عمدہ اور ٹھنڈا ہاتھ کبھی نہیں دیکھا۔

تخريج الحديث: «مسند أحمد: 4/161، قال شعيب الأرناؤط: إسناده صحيح - معجم الأوسط، رقم: 8650.»

(16) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو بیت اللہ کا طواف کیا، مقامِ ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھی، اور صفا و مروہ کے درمیان طواف کیا، اور تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الحج، باب من صلى ركعتي الطواف خلف المقام، رقم: 1627 - مسلم، كتاب الحج، باب ما يلزم من أحرم...، رقم: 1234.»

(18) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو یوں کہتے ہوئے سنا: «لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ» میں شبرمہ کی طرف سے حاضر ہوں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ”کیا تو نے اپنا حج کر لیا ہے؟“ اس نے کہا: نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پہلے اپنی طرف سے حج کر پھر شبرمہ کی طرف سے حج کرنا۔“

تخريج الحديث: «سنن أبى داؤد، كتاب المناسك، باب الرجل يحج عن غيره، رقم: 1811 - سنن ابن ماجه، كتاب الماسك، باب الحج عن الميت، رقم: 2903، قال الشيخ الألباني: صحيح.»

(19) سیدنا فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ عقبہ کو رمی کرنے تک لبیک کہتے رہے۔

تخریج الحدیث: «بخاري، كتاب الحج، باب التلبية والتكبير غداة النحر ...، رقم: 1686 - مسلم، كتاب الحج، باب استحباب إدامة الحاج ...، رقم: 1281.»

(20) سیدنا ہشام بن عروہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں: میں نے سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے واپس آئے تو کس طرح چلے۔ انہوں نے کہا: آپ عنق (درمیانی) چال چلتے، جب بھی کھلی جگہ ملتی تو تیز ہو جاتے۔

تخریج الحدیث: «بخاري، كتاب الجهاد والسير، باب السرعة في السير: 2999 - سنن أبي داود، كتاب المناسك، باب الدفعة من عرفة، رقم: 1923 - سنن نسائي، رقم: 3026 - سنن ابن ماجه، رقم: 3017.»

(21) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد ذی الحلیفہ سے تلبیہ کہنا شروع کیا۔

تخریج الحدیث: «سنن أبي داود، كتاب المناسك، باب في وقت الإحرام، رقم: 1771 - سنن نسائي، كتاب مناسك الحج، باب العمل في الإهلال، رقم: 2757، قال الشيخ الألباني: صحيح.»

(22) سیدنا عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: جو شخص حج کرے تو اس کا آخری عمل بیت اللہ کا طواف ہونا چاہیے، سوائے حیض والی عورتوں کے کہ انہیں طوافِ وداع نہ کرنے کی رخصت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عنایت فرمائی ہے۔

تخریج الحدیث: «صحيح ابن خزيمه: 4/328، رقم: 3001، قال الأعظمي: إسناده صحيح - طبراني كبير: 12/376 - نسائي كبرىٰ، رقم: 4196.»

(23) سیدنا یحییٰ بن سعید انصاری، عبد العزیز بن صہیب اور حمید الطویل نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فرما رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم یوں تلبیہ کہہ رہے تھے: "«لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ» کہ میں حج اور عمرہ کے لیے حاضر ہوں۔"

تخریج الحدیث: «مسلم، كتاب الحج، باب في الإفراد والقِران ...، رقم: 1232 - سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، باب من قرن الحج، رقم: 2968.»

كِتَابُ الذَّبَائِح

ذبح کرنے کا بیان

(1) سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کسی جانور کے پیٹ کا بچہ "جنین" بھی اپنی ماں کے ذبح کرنے سے ذبح ہو جاتا ہے۔"

تخریج الحدیث: «سنن أبي داود، كتاب الضحايا، باب ما جاء في ذكاة الجنين، رقم: 2828، قال الشيخ الألباني: صحيح - سنن ترمذي، رقم: 1476 - سنن ابن ماجه، رقم: 3199.»

(2) سیدنا معاویہ بن قرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں بکری ذبح کرتا ہوں تو مجھے اس پر رحم آجاتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بکری پر اگر تم رحم کرتے ہو تو خدا تم پر رحم کرے گا۔“

تخريج الحديث: «مسند أحمد: 3/436- بخاري أدب المفرد، رقم: 373، قال الشيخ الألباني: صحيح- معجم الأوسط، رقم: 3070- سلسلة صحيحة، رقم: 26- حلية الأولياء: 2/302.»

(3) سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا: ”کوئی آدمی عید کی نماز سے پہلے اپنی قربانی ذبح کر ڈالے۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب العيدين، باب استقبال الإمام الناس...، رقم: 976- مسلم، كتاب الأضاحي، باب وقتها، رقم: 1962.»

(4) سیدنا مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب ہم ہجرت کر کے مدینہ چلے گئے تو ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس دس میں تقسیم کر دیا اور میں ان دس میں تھا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ تو ہماری ایک بکری تھی، ہم اس کا دودھ آپس میں پی لیتے، ایک رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم دیر سے تشریف لائے تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ رکھ دیا، میں اٹھا تو بھوک محسوس کی اور وہ دودھ پی لیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں سویا نہیں تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس برتن کے پاس آئے جس میں ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دودھ رکھتے تھے تو وہاں کچھ نہ پایا، تو میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس کو ذبح نہ کردوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہیں۔“

تخريج الحديث: «مسند أحمد: 6/4، قال شعيب الأرناؤط: حديث صحيح- حلية الأولياء: 1/174.»

(5) سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان اور نیکی لکھ دی ہے، جب تم کسی کو قتل کرو تو اچھی طرح قتل کرو، اور جب تم ذبح کرو تو اچھی طرح کرو۔ اپنی چھری تیز کرو اور اپنے ذبیحے کو آرام پہنچاؤ۔“

تخريج الحديث: «مسلم، كتاب الصيد...، باب الأمر بإحسان الذبح...، رقم: 1955- سنن ترمذي، كتاب الديات، باب النهي عن المثلة، رقم: 1409- سنن نسائي، رقم: 4410.»

كِتَابُ النِّكَاح

نکاح کا بیان

(1) میمون کردی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو آدمی کسی عورت سے تھوڑے یا زیادہ مہر پر نکاح کرے، اور اس کے دل میں یہ ہو کہ وہ اسے ادا نہ کرے گا اور اس کو دھوکہ دے، پھر وہ اس حال میں مر جائے کہ اس کا حق ادا نہ کیا ہو تو اللہ کو قیامت والے دن اس حال میں ملے گا جیسا کہ زانی۔ اور جو شخص کسی سے قرض لے اور اسے ادا

نہ کرنا چاہتا ہو، وہ قرضہ دینے والے کو دھوکہ دے رہا ہو یہاں تک کہ اس سے مال لے لے۔ پھر اگر وہ حق ادا کیے بغیر مر جائے تو اللہ کو ایسے ملے گا جیسے چور۔"

تخريج الحديث: «معجم الأوسط، رقم: 1851 - صحيح ترغيب و ترهيب، رقم: 1807 - مجمع الزوائد: 4/132.»

(2) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے میری امّت سے خطاء، بھول اور جس پر وہ مجبور کئے جائیں، معاف کر دیا ہے۔"

تخريج الحديث: «سنن ابن ماجه، كتاب الطلاق، باب طلاق المكره و الناسي، رقم: 2045، قال الشيخ الألباني: صحيح - ابن حبان، رقم: 7219 - طبراني كبير: 11/133.»

(3) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کوئی عورت اپنی پھوپھی یا خالہ پر نکاح کر کے نہ لائی جائے۔"

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب النكاح، باب لا تنكح المرأة على عمتها، رقم: 5108 - مسلم، كتاب النكاح، باب تحريم الجمع بين المرأة و عمتها أو خالتها في النكاح، رقم: 1408 - سنن أبى داؤد، رقم: 2066 - سنن ترمذي، رقم: 1126.»

(4) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم انصار کی ایک شادی میں عورتوں پر سے گزرے تو وہ یہ گانے گا رہی تھیں۔

«وَ اَهْدَيْ لَهَا اَكْبُشًا ...... تَبَحْبَحُ فِي الْمَرِبَدِ»

«وَزَوْجُكِ النَّادِيْ ...... وَيَعْلَمُ مَافِي غَدِ»

اور اس کو کئی مینڈھے ہدیہ پہنچے، جو باڑے میں ٹھہرے ہوئے ہیں، اور تیرا خاوند مجلس میں ہے، اور جو کچھ کل ہونا ہے اسے وہ جانتا ہے۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو کل ہونے والا ہے اسے اللہ کے بغیر کوئی نہیں جانتا۔"

تخريج الحديث: «معجم الأوسط، رقم: 6198 - مستدرك حاكم: 2/201، صحيح على شرط مسلم - مجمع الزوائد: 4/290.»

(5) سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کر دیا اور اس آزادی کو ہی ان کا مہر قرار دیا۔

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب النكاح، باب من جعل عتق الامة صداقها، رقم: 5086 - مسلم، كتاب النكاح، باب فضيلة اعتاقه...، رقم: 1365.»

(6) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "عورت کی خوش بختی میں سے اس کی منگنی میں آسانی کرنا ہے، اسی طرح اس کا مہر بھی آسان سا مقرر کرنا اس کی خوش نصیبی ہے۔" عروہ بن زبیر نے کہا: میں کہتا ہوں کہ اس کی پہلی نحوست مہر زیادہ باندھنا ہے۔

تخریج الحدیث: «مسند أحمد: 6/77 - صحیح الجامع، رقم: 2235، قال الشیخ الألباني: حسن - مجمع الزوائد: 4/281

(7) سیدنا ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری ساری امّت کو عافیت مل جائے گی، مگر جو لوگ اعلانیہ گناہ کرتے ہیں۔“ کہا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اعلانیہ گناہ کرنے والے کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو رات کو کوئی برا کام کرتے ہیں تو اللہ ان پر پردہ ڈال دیتا ہے۔ پھر صبح کرتے ہیں تو کہتے ہیں: اے فلاں آدمی! میں نے آج رات فلاں فلاں گناہ کیے ہیں، تو اللہ ان کا پردہ کھول دیتا ہے۔“

تخریج الحدیث: «بخاري، کتاب الأدب، باب ستر المؤمن علی نفسه، رقم: 6069 - صحیح الجامع، رقم: 4512 - مجمع الزوائد: 10/192.

(8) سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ان کی کوئی بیوی بنا سنوار کر شادی کے بعد بھیجی، جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دودھ کا گلاس نکالا اور اس سے پیا، پھر اپنی بیوی کو دیا، اس نے کہا: میں نہیں چاہتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بھوک اور جھوٹ دونوں کو اکٹھا نہ کرو۔“ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پیالہ مجھے دے دیا اپنے پینے کے بعد، میں نے اسے سب کے پاس گھمایا اور میں نے اپنے ہونٹوں سے اس لیے لگایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہونٹوں کے اثرات مجھ تک پہنچیں، پھر ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کی بیوی کو چھوڑ کر واپس آ گئیں۔

تخریج الحدیث: «سنن ابن ماجه، کتاب الأطعمة، باب عرض الطعام، رقم: 3298، قال الشیخ الألباني: حسن - مسند أحمد: 6/452 - معجم طبراني کبیر: 24/155، رقم: 400.»

(9) سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں ایک سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، جب ہم مدینے کے قریب ہوئے تو میں جلدی سے گھر جانے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ٹھہرو! یہاں تک کہ خاوند کو غائب پانے والی استرا استعمال کرے اور پراگندہ بالوں والی کنگھی کرے۔“

تخریج الحدیث: «بخاري، کتاب النکاح، باب طلب الولد، رقم 5246 - مسلم، کتاب الامارة، باب کراهة الطروق وهو الدخول...، رقم: 715.»

(10) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کی بیٹی مانگی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر تم اس سے شادی کرنا چاہتے ہو تو ہماری بیٹی ہمیں واپس کر دو۔“ ایک دوسری سند میں یہ زیادتی موجود ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! اللہ کے رسول اور اللہ کے دشمن کی بیٹی کسی ایک شخص کے نکاح میں اکٹھی نہیں رہ سکتیں۔“

تخریج الحدیث: «بخاري، کتاب فضائل الصحابة، باب ذکر اصهار النبی صلی الله علیه وسلم منهم...، رقم: 3729 - مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل فاطمة بنت النبی علیها الصلاة و السلام، رقم: 2449.»

(11) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کنواری اور ایک بیوہ کا نکاح واپس کر دیا جن کا ان کے باپ نے ان کی رضامندی کے بغیر نکاح کر دیا تھا۔

تخريج الحديث: «سنن دارقطني: 3/234- سنن کبریٰ بيهقي: 7/117.»

(12) سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ایک آدمی کی نئی نئی شادی ہوئی تھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا جس میں یہ شخص بھی تھا، جب لوگ واپس آئے تو اس شخص نے اپنے گھر کی طرف جلد آنے کی کوشش کی تو ناگہاں اس نے اپنی بیوی کو دروازے پر کھڑی دیکھ لیا، اسے غیرت آئی تو اس نے نیزہ مارنا چاہا، وہ کہنے لگی: جلدی نہ کرو، پہلے گھر کے اندر جا کر دیکھ لو کہ اندر کیا ہے؟ وہ اندر گیا تو اسے بستر پر ایک لیٹا ہوا سانپ نظر آیا، تو اس نے اس کو وہ نیزہ مارا جس سے وہ مر گیا، مگر وہ آدمی خود بھی مر گیا۔ جب یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے: ”ان گھروں میں کوئی جن آباد ہیں۔“ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔

تخريج الحديث: «مسلم، كتاب السلام، باب قتل الحيّات وغيرها، رقم: 2236- سنن أبي داؤد، رقم: 5257.»

كِتَاب الرِّضَاعَة

رضاعت کا بیان

(1) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک آدمی نے ان سے اجازت مانگی تو انہوں نے اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ اس نے کہا: میں آپ کا رضاعی چچا ہوں۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اسے اجازت دے دو، وہ تمہارا رضاعی چچا ہے۔“

تخريج الحديث: « بخاري، كتاب النكاح، باب مايحل من الدخول و النظر إلى النساء في الرضاع، رقم: 5239 - مسلم، كتاب الرضاع، باب تحريم الرضاعة...، رقم: 1445.

(2) سیدہ سہلہ بنت سہیل رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ سیدنا ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کا غلام ہمارے پاس گھر میں آتا جاتا تھا، میں نے یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تو اس کو اپنا دودھ چوسا دے تو تو اس پر حرام ہو جائے گی۔“

تخريج الحديث: «معجم الأوسط، رقم: 7178- مسند أحمد: 6/356- مجمع الزوائد: 4/260، قال الهيثمي: ورجال أحمد رجال الصحيح- طبراني كبير: 24/292.»

(3) سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دودھ چھڑانے کے بعد دودھ پلانے کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ اور بلوغت کے بعد یتیمی بھی نہیں رہتی۔“

تخريج الحديث: «سنن أبي داؤد، كتاب الوصايا، باب ما جاء متى ينقطع اليتم، رقم: 2873، قال الشيخ الألباني: صحيح.»

(4) سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا گیا: آپ نے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو نظر انداز کیوں کر رکھا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "حمزہ میرا رضاعی بھائی ہے۔"

تخريج الحديث: «مسلم، كتاب الرضاع، باب تحريم ابنة الأخ من الرضاعة، رقم: 1448.»

كِتَابُ الْخِتَانِ

ختنے کا بیان

(1) سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا مدینہ میں ختنہ کرنے والی کو فرمایا: "جب تو عورتوں کا ختنہ کرے تو نیچے سے تھوڑا لیا کر، اور زیادہ کاٹنے میں مبالغہ نہ کر، کیونکہ یہ چہرے کو زیادہ رونق دینے والا اور خاوند کو زیادہ خوش رکھنے والا ہے۔"

تخريج الحديث: «سنن كبرىٰ بيهقي: 8/324 - مجمع الزوائد: 5/172، قال الهيثمي: إسناده حسن.»

كِتَابُ الطَّلَاق

طلاق کا بیان

(1) سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے چھ چیزیں یاد رکھیں کہ نکاح کے بعد ہی طلاق ہوگی، اسی طرح ملکیت کے بعد ہی آزادی ہوگی، اور معصیت کی نظر کو پورا نہیں کرنا چاہیے، اور بالغ ہونے کے بعد یتیمی ختم ہو جاتی ہے، اور رات تک خاموشی کا روزہ نہیں ہوتا، اور روزے میں وصال جائز نہیں ہے۔

تخريج الحديث: «معجم الأوسط، رقم: 290 - سنن كبرىٰ بيهقي: 7/320 - سنن أبو داؤد، رقم: 2873 مختصرًا، قال الشيخ الألباني: صحيح - مجمع الزوائد: 4/234.»

(2) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے فاطمہ بنت قیس فہریہ نے بتایا کہ مجھے میرے خاوند نے طلاق تین دفعہ دے دی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے گھر اور خرچہ نہیں دیا۔

تخريج الحديث: «مسلم، كتاب الطلاق، باب المطلقة ثلاثًا ...، رقم: 1480 - سنن ترمذي، كتاب النكاح، باب أن لا يخطب الرجل ...، رقم: 1135 - سنن نسائي، رقم: 3447.»

كِتَابُ الْبِيوع

خرید و فروخت کا بیان

(1) سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "شفعہ ہر مشترک گھر یا باغ میں ہے۔ مالک کو گھر یا باغ کے متعلق شریک سے اجازت لیے بغیر بیچنا جائز نہیں۔ وہ شریک چاہے تو لے لے چاہے تو نہ لے۔"

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الشركة، باب إذا اقتسم الشركاء...، رقم: 2496- مسلم، كتاب المساقاة، باب الشفعة، رقم: 1608.»

(2) سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مزدور کو اس کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کرو۔"

تخريج الحديث: «سنن ابن ماجه، كتاب الرهون، باب أجرِ الأُجراء، رقم: 2443، قال الشيخ الألباني: صحيح- مجمع الزوائد: 4/98.»

(3) سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا میں ماپ کر خشک کھجوروں کے عوض درخت پر لگی ہوئی تر کھجوروں کو اندازہ کرکے فروخت کرنے کی اجازت دے دی۔

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب البيوع، باب تفسير العرايا، رقم: 2192- مسلم، كتاب البيوع، باب تحريم بيع الرطب بالتمر إلا في العرايا، رقم: 1539.»

(4) سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر والوں سے کھیتی اور کھجور جو بھی زمین سے پیدا ہو اس کے نصف پر معاملہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کو سالانہ 100 وسق دیا کرتے تھے۔ 80 وسق کھجوریں اور 20 وسق جو۔

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب المزارعة، باب المزارعة بالشطر ونحوه، رقم: 2328- سنن أبو داؤد، رقم: 3408.»

(5) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ یہودیوں کو لعنت کرے، ان پر چربیاں حرام کی گئیں تو انہوں نے چربیوں کو بیچ کر ان کی قیمت کھائی۔"

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب أحاديث الأنبياء، باب ما ذكر عن بني إسرائيل، رقم: 3460- مسلم، كتاب المساقاة، باب تحريم بيع الخمر...، رقم: 1582.»

(6) عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس آدمی کے پاس اس کا چچازاد بھائی آیا اور اس سے زائد چیز مانگی تو اس نے اس سے وہ روک لی، اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن اپنا فضل روک لے گا، اور جس نے زائد پانی اس لیے روک لیا کہ اس کے ذریعے زائد گھاس کو روک لے تو اللہ اس سے قیامت کے دن اپنا فضل روک لے گا۔"

تخريج الحديث: «معجم الأوسط، رقم: 1195- مجمع الزوائد: 8/154.»

(7) سیدنا قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے تاجروں کی جماعت! تمہاری بیع میں قسمیں اور لغو باتیں ہوتی ہیں، تو اس کے ساتھ کچھ صدقہ ملا دو۔"

تخریج الحدیث: «سنن أبی داؤد، کتاب البیوع، باب فی التجارة...، رقم: 3326- سنن نسائي، کتاب الأیمان و النذور، باب فی الحلف و الکذب...، رقم: 3828، قال الشیخ الألباني: صحیح.»

(8) سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سونا بدلے سونے کے، چاندی بدلے چاندی کے، گندم بدلے گندم کے، جَو بدلے جَو کے، کھجور بدلے کھجور کے اور منقیٰ بدلے منقیٰ کے برابر ہے، اور نمک بدلے نمک کے نقد بنقد ہو، جو زیادہ دے یا لے تو اس نے سود لیا۔“

تخریج الحدیث: «بخاري، کتاب البیوع، باب بیع التمر بالتمر، رقم: 2170- مسلم، کتاب المساقاة، باب الصرف و بیع الذهب بالورق نقدًا، رقم: 1588.»

(9) سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اونٹ خریدا اور مدینہ تک مجھے اس پر بیٹھنے کی اجازت دی۔

تخریج الحدیث: «بخاري، کتاب الجهاد و السیر، باب الطعام عند القدوم، رقم: 3089- مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب استحباب الرکعتین...، رقم: 715.»

(10) سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے اللہ! میری امّت کی صبح میں برکت ڈال۔“

تخریج الحدیث: «سنن أبی داؤد، کتاب الجهاد، باب فی الابتکار فی السفر، رقم: 2606، قال الشیخ الألباني: صحیح - سنن ترمذي، رقم: 1212- سنن ابن ماجه، رقم: 2236- مجمع الزوائد: 4/62.»

(11) سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شام کی طرف تجارت کے لیے سمندر کا سفر اختیار کرتے تھے۔

تخریج الحدیث: «معجم الأوسط، رقم: 3317- مجمع الزوائد: 4/64.»

(12) سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہر قرض صدقہ ہے۔“

تخریج الحدیث: «معجم الأوسط، رقم: 3498- شعب الإیمان، رقم: 3563- صحیح الجامع، رقم: 4542- صحیح ترغیب و ترهیب، رقم: 899، قال الشیخ الألباني: حسن لغیره.»

(13) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: ”کھوٹ نہ ملاؤ اور کوئی آدمی اپنے مسلمان بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے، اور کوئی شہری کسی دیہاتی کے لیے نہ بیچے، اور کوئی آدمی اپنے مسلمان بھائی کی منگنی پر منگنی نہ کرے، اور کوئی عورت اپنی مسلمان بہن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ اس کے برتن میں جو کچھ ہے اس کو وہ گرا دے۔“

تخریج الحدیث: «بخاري، کتاب البیوع، باب لا یبیع علی بیع أخیه...، رقم: 2140- مسلم، کتاب النکاح، باب تحریم الخطبة علی خطبة أخیه...، رقم: 1412.»

(14) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: بریرہ رضی اللہ عنہا آزاد ہوئیں تو ان کا خاوند غلام تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اختیار دیا، اور بریرہ رضی اللہ عنہا پر کسی نے گوشت کا صدقہ کیا تو وہ انہوں نے ہنڈیا میں ڈال دیا، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی اور سالن دیا اور گوشت نہ دیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا میں نے آپ کے پاس گوشت نہیں دیکھا

تھا؟" انہوں نے کہا: ہاں! مگر وہ بریرہ رضی اللہ عنہا پر کسی نے صدقہ کیا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ اس پر صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔" بریرہ رضی اللہ عنہا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس مکاتبت میں تعاون لینے کے سلسلے میں آئیں تو انہوں نے اسے کہا: اگر تیرے گھر والے چاہیں تو میں تجھے خرید کر نقد رقم ایک دفعہ دے دوں، بریرہ رضی اللہ عنہا گھر والوں کے پاس گئی اور ان سے یہ بات کی، وہ کہنے لگے: ٹھیک ہے مگر تیری ولاء ہماری ہو گی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اسے خرید کر آزاد کر دو اور ولاء تو اس کا حق ہے جو آزاد کرے۔"

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الهبة، باب قبول الهدية، رقم: 2578- مسلم، كتاب العتق، باب إنما الولاء لمن اعتق، رقم: 1504.»

(15) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو وہ کھانے اور کھجوروں میں قرض دیتے تھے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص قرض دے تو وقت مقرر تک اور معلوم ماپ میں قرض دے۔"

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب السلم، باب السلم في وزن معلوم، رقم: 2240- سنن أبي داؤد، كتاب الاجارة، باب في السلف، رقم: 3463- سنن ترمذي، رقم: 1311- مسند أحمد: 1/217.»

(16) سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ سخی اور نرم دل قاضی پر رحم فرمائے، اور نرمی سے قرض وغیرہ کا تقاضہ کرنے والے پر بھی۔"

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب البيوع، باب السهولة والسماحة في...، رقم: 2076- سنن ابن ماجه، كتاب التجارات، باب السماحة في البيع، رقم: 2203- ابن حبان، رقم: 4903- صحيح الجامع: 3495- صحيح ترغيب وترهيب، رقم: 1742.»

(17) سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص کھوٹ ملا مال دے وہ ہم سے نہیں ہے اور مکر اور دھوکہ جہنم میں ہو گا۔"

تخريج الحديث: «سلسلة صحيحة، رقم: 1057- صحيح ترغيب وترهيب، رقم: 1769- مسند إسحاق بن راهوية: 1/370.»

(18) سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے شراب کو لعنت کی، اسے پینے والے پر بھی، نچوڑنے والے پر بھی اور جس کے لیے نچوڑا جاتا ہے، اٹھانے والے پر بھی اور جس کی طرف اٹھا کر لایا جاتا ہے، اور بیچنے اور خریدنے والے پر بھی لعنت کی۔ اور اس کی قیمت کھانے والے پر بھی۔"

تخريج الحديث: «سنن أبي داؤد، كتاب الأشربة، باب العنب يعصر للخمر، رقم: 3674- سنن ترمذي، كتاب البيوع، باب النهي أن يتخذ الخمر خلّا، رقم: 1295، قال الشيخ الألباني: صحيح- سنن ابن ماجه، رقم: 3380.»

(19) سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو چیز تیرے پاس نہیں ہے اس کو فروخت نہ کر۔"

تخريج الحديث: «سنن أبی داؤد، كتاب الإجارة، باب في الرجل يبيع ماليس عنده، رقم: 3503، قال الشيخ الألباني: صحيح - سنن ترمذي، كتاب البيوع، باب كراهية بيع ماليس عندك، رقم: 1232 - سنن نسائي، رقم: 4617 - سنن ابن ماجه، رقم: 2187.»

(20) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھاؤ اور قیمتیں بہت بڑھ گئیں، صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے لیے بھاؤ مقرر فرمادیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ خود بھاؤ مقرر کرنے والا ہے، وہ ہر چیز کو اپنے کنٹرول میں بھی کرتا ہے اور اسے کھولتا بھی ہے، اور مجھے امید ہے کہ میں جب اللہ تعالیٰ کو ملوں گا تو کسی پر کوئی ظلم وزیادتی میرے ذمہ نہ ہوگی جو وہ اپنی عزت یا مال کے عوض مجھ سے مطالبہ کرے۔“

تخريج الحديث: «سنن ترمذي، كتاب البيوع، باب ما جاء في التسعير، رقم: 1314 - سنن ابن ماجه، رقم: 2200، قال الشيخ الألباني: صحيح - مجمع الزوائد: 4/99 - معجم الأوسط، رقم: 427

(21) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی درخت کا پہلا پھل لایا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو قبول فرماتے یا اپنی آنکھوں پر لگاتے، پھر سب سے چھوٹے وہاں پر موجود بچے کو دے دیتے۔“

تخريج الحديث: «صحيح الجامع، رقم: 4644 - صحيح ترغيب وترهيب، رقم: 691 - سنن دارمي، رقم: 2072 - طبراني كبير: 11/116 - مجمع الزوائد: 5/39.»

(22) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم کھوٹ نہ ملاؤ، ایک دوسرے کو برا نہ سمجھو، حسد بھی نہ کرو، غیبت بھی نہ کرو، اور جس طرح اس نے تمہیں حکم دیا اسی طرح اس کے بندے بھائی بھائی بن جاؤ۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الأدب، باب ماينهى عن التحاسد والتدابر، رقم: 6064 - مسلم، كتاب البر والصلة والأدب، باب تحريم الظن...، رقم: 2563.»

(23) سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: بنوکلاب کا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سانڈھ کی کمائی کے متعلق پوچھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو منع فرمایا، اس نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم اسے مؤنث پر چھوڑتے ہیں تو اس پر ہمیں بغیر شرط کے ہدیہ ملتا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اجازت دے دی۔

تخريج الحديث: «سنن ترمذي، كتاب البيوع، باب كراهية عسب الفحل، رقم: 1274، قال الشيخ الألباني: صحيح.»

(24) سیدنا ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے پکی ہوئی کھجور بطورِ قرض لیں، جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگنے آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ابھی تو میرے پاس کچھ نہیں، اگر چاہو تو کچھ اور مہلت دے دو تاکہ کہیں سے کچھ آجائے تو ہم تجھے دے دیں گے۔“ تو وہ آدمی کہنے لگا: واغدراہ یعنی یہ تو دھوکہ ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ غضب ناک ہو گئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عمر! تم ہمیں چھوڑ دو کیونکہ حق دار کو بات کرنے کی اجازت ہے۔ جاؤ خولہ بنت حکیم انصاریہ کے پاس اور اس سے کچھ کھجوریں لاؤ۔“ وہ وہاں چلے گئے تو وہ کہنے لگیں: اللہ کی قسم!

میرے پاس صرف ضرورت کی کھجوریں ہیں۔ انہوں نے آکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ ان سے لے کر قرض ادا کرو۔ جب انہوں نے قرض ادا کر دیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ”کیا تم نے پورا پورا دے دیا؟“ انہوں نے کہا: جی ہاں! پورا پورا دے دیا، اور عمدہ دیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے اچھے بندے وہ ہوتے ہیں جو پورا اور عمدہ دینے والے ہوں۔“

تخريج الحديث: «مجمع الزوائد: 4/140، قال الهيثمي: رجاله رجال الصحيح.»

كِتَابُ الْجِهَادِ

جہاد کا بیان

(1) روح بن زنباع کہتے ہیں: میں سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، اس وقت وہ بیت المقدس کے امیر تھے اور وہ اپنے گھوڑے کے لیے توڑی اور جو کے چھلکے اتار رہے تھے۔ میں نے کہا: اے امیر صاحب! کیا تمہارا یہ کام کرنے کے لیے تمہیں کوئی آدمی نہیں مل سکا؟ تو وہ کہنے لگے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: ”جو شخص اپنے گھوڑے کے لیے اللہ کی راہ میں جو کو صاف کرے، پھر اس کو تیار کر کے اس کے ساتھ لٹکا دے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر جو کے بدلے ایک نیکی لکھ دیتا ہے۔“

تخريج الحديث: «سنن ابن ماجه، كتاب الجهاد، باب ارتباط الخيل في سبيل الله، رقم: 2791، قال الشيخ الألباني: صحيح - معجم الأوسط، رقم: 1133 - مسند أحمد: 4/103.»

(2) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جنگ ایک دھوکہ ہے۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الجهاد والسير، باب الحرب خدعة، رقم: 3029 - مسلم، كتاب الجهاد والسير، باب جواز الخداع في الحرب، رقم: 1740.»

(3) سیدنا جریر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی سریہ بھیجتے تو کہتے: ” «بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَعَلَي مِلَّتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ» اللہ کے نام سے، اس کی توفیق سے، اس کی راہ میں، اس کے رسول کے مذہب پر جاؤ، نہ خیانت کرو، نہ دھوکہ دو، نہ مثلہ کرو اور نہ بچوں کو قتل کرو۔“

تخريج الحديث: «مسلم، كتاب الجهاد والسير، باب تامير الإمام...، رقم: 1731 - سنن ترمذي، رقم: 1408 - مسند أبي يعلى، رقم: 7505 - مجمع الزوائد: 5/317.»

(4) سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”مشرکین کی ہجو بیان کریں اور جبریل علیہ السلام تیرے ساتھ ہیں۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب المغازي، باب مرجع النبي صلى الله عليه وسلم من الاحزاب...، رقم: 4124- مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل حسان بن ثابت رضي الله عنه، رقم: 2486.»

(5) سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جمرۂ وسطیٰ کے پاس پوچھا گیا: اعمال میں سے کون سا عمل بہتر ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات بیان کرنا۔“

تخريج الحديث: «سنن أبي داؤد، كتاب الملاحم، باب الأمر والنهي، رقم: 4344- سنن ترمذي، كتاب الفتن، باب أفضل الجهاد كلمة عدل...، رقم: 2174، قال الشيخ الألباني: صحيح- سنن ابن ماجه، رقم: 4011.»

(6) سیدنا اسلم انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کے قیدیوں پر مقرر فرمایا تو میں لڑکے کی شرمگاہ دیکھتا، اگر اس کے بال اُگ آتے تو میں اس کی گردن اڑا دیتا، اور اس کے بال نہ اُگے ہوتے تو اس کو مسلمانوں کی غنیمتوں میں شامل کر دیتا۔“

تخريج الحديث: «سنن أبي داؤد، كتاب الحدود، باب في الغلام يصيب الحد، رقم: 4404، قال الشيخ الألباني: صحيح- مجمع الزوائد: 6/141.»

(7) سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن کعبہ میں داخل ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں بائیں تین سو ساٹھ بت تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ایک لکڑی سے مارتے اور کہتے: ”﴿جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا﴾ حق آگیا اور باطل مٹ گیا، بے شک باطل مٹنے والا ہی تھا۔“ تو وہ بت اپنے چہروں کے بل گرتے جاتے۔

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب المظالم والغضب، باب هل تكسر الدنان...، رقم: 2478- مسلم، كتاب الجهاد والسير، باب إزالة الأصنام...، رقم: 1781.

(8) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگا: میں جہاد کو پسند کرتا ہوں مگر اس کی طاقت نہیں رکھتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا تیرے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟“ اس نے کہا: میری والدہ ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس سے نیکی کر کے اللہ سے اپنا اجر پیش کر، اگر تو یہ کام کرے تو تُو حج اور عمرہ کرنے والا ہو جائے گا، اور مجاہد ہو جائے گا جبکہ تیری والدہ تجھ سے راضی رہی، تو اللہ سے ڈر جا اور ماں سے نیکی کر۔“

تخريج الحديث: «مسند أبي يعلى: 5/149، رقم: 2760- معجم الأوسط، رقم: 2915- مجمع الزوائد: 3/138، إسناده حسن.»

(9) سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کسی آدمی کا اپنے مال کے لیے قتل ہو جانا شہادت ہے۔“

تخریج الحدیث: «بخاري، كتاب المظالم و الغضب، باب من قاتل دون ماله، رقم 2480 - سنن أبی داؤد، كتاب السنة، باب فی قتال اللصوص، رقم: 4772 - سنن ترمذي، رقم: 1421 - سنن نسائي، رقم: 4091.»

(10) سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب دشمن گھر کے دروازے کے پاس ہو تو والدین کی اجازت کے بغیر اس کے پاس مت جاؤ۔"

تخریج الحدیث: «مجمع الزوائد: 5/322.»

(11) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بکر بن وائل کو خط لکھا: "محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے بکر بن وائل کی طرف: مسلمان ہو جاؤ سلامت رہو گے۔" تو اس خط کو بنو ضبیعہ کے ایک آدمی نے پڑھا، ان کا نام بنو کاتب تھا۔

تخریج الحدیث: «مسند أحمد: 5/68، قال شعيب الأرناؤط: صحيح لغيره - ابن حبان، رقم: 6558 - مسند أبی يعلىٰ، رقم: 2947 - مجمع الزوائد: 5/305.»

(12) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں بھی آپ کے ساتھ جنگ میں نکلوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اُمّ سلمہ! عورتوں پر جہاد فرض نہیں ہے۔" وہ کہنے لگیں: میں زخمیوں کا علاج کروں گی، اور آنکھ کا بھی علاج کروں گی، اور پانی بھی پلاؤں گی۔ آپ نے فرمایا: "تب ٹھیک ہے۔"

تخریج الحدیث: «معجم الأوسط، رقم: 3363 - طبراني كبير، رقم: 740 - مجمع الزوائد: 5/324.»

(13) سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی لشکر بھیجتے تو کہتے: "اللہ کے نام سے جنگ کرو اور اللہ کی راہ میں کرو۔ جو اللہ سے کفر کرے اس سے جنگ کرو۔ خیانت کرو نہ دھوکہ دو، اور نہ بزدل بنو، کوئی بچہ قتل کرو اور نہ کوئی عورت اور نہ بوڑھا، اور جب کسی قلعے یا بستی کو تم گھیر و تو اس کو اللہ اور اس کے رسول کا عہد نہ دو، بلکہ ان کو اپنے اور اپنے آباء کی ذمہ داری دو، کیونکہ تم اللہ اور اس کے رسول کی ذمہ داری کی خلاف ورزی کرو تو اس سے تمہارے اپنے اور اپنے آباء کے ذمہ کی خلاف ورزی بہتر ہے۔"

تخریج الحدیث: «مسلم، كتاب الجهاد و السير، باب تامير الإمام...، رقم: 1731 - سنن أبی داؤد، كتاب الجهاد، باب فی دعاء المشركين، رقم: 2613 - سنن ترمذي، رقم: 1408 - مسند أحمد: 5/352.»

(14) سیدنا ابی عزیز بن عمیر رضی اللہ عنہ (جو سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے بھتیجے ہیں) کہتے ہیں: میں بدر کے دن جنگی قیدیوں میں سے تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو جنگی قیدیوں سے اچھے سلوک کی تلقین کی، اور میں انصار کی ایک جماعت میں تھا تو جب وہ ان کو صبح کا یا شام کا کھانا پیش کرتے تو خود کھجوریں کھا لیتے اور مجھے روٹی کھلاتے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے متعلق اچھے سلوک کا حکم دیا تھا۔

تخریج الحدیث: «طبراني كبير: 22/393، رقم: 977 - مجمع الزوائد: 6/86، قال الهيثمي: إسناده حسن.»

(15) سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ان کی نگرانی کر رہے تھے جب یہ آیت نازل ہوئی: «﴿يَاأَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾» "اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل ہوا وہ آگے پہنچاؤ، اگر ایسا نہ کرو گے تو تم اس کا پیغام نہ پہنچاؤ گے، اور اللہ تمہیں لوگوں سے بچائے گا۔" (المائدہ:67) اس آیت کے نزول کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہرہ داری ترک کر دی۔

تخريج الحديث: «سنن ترمذي، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة المائدة، رقم: 3046- مستدرك حاكم: 2/342- مجمع الزوائد: 7/17.»

(16) سیدنا ثابت بنانی کہتے ہیں: سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے انصار کے ستر آدمیوں کا ذکر کیا کہ جب انہیں رات آجاتی تو وہ مدینے میں ایک نشان کے پاس جمع ہو جاتے۔ وہاں رات گزارتے اور قرآن پڑھتے، جب صبح ہوتی تو جسے طاقت ہوتی تو وہ کچھ ایندھن لے لیتا اور ٹھنڈا پانی پی لیتا، اور جس کے پاس گنجائش ہوتی تو وہ بکری لے کر اس کی اصلاح کرتا تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے سے لٹکا دی جاتی۔ جب خبیب کو مصیبت آئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھیجا تھا۔ جن میں میرے ماموں حرام بن ملحان بھی تھے۔ تو وہ بنو سلیم کے قبیلے کے پاس آئے، حرام نے اپنے امیر سے کہا: کیا میں انہیں بتا نہ دوں کہ ہم وہ نہیں ہیں تو وہ ہمارے چہرے کھول دیں۔ انہوں نے کہا: ہاں کہہ دو۔ تو وہ ان کے پاس آیا اور کہا، مگر ایک آدمی نیزہ لے کر اس کے سامنے آگیا اور اسے اس میں گھونپ دیا۔ جب حرام نے نیزے کی ضرب پیٹ میں محسوس کی تو کہا: کعبے کے رب کی قسم! میں کامیاب ہو گیا۔ تو انہوں نے ان سب کو ختم کر دیا، یہاں تک کہ ان میں سے کوئی خبر دینے والا بھی نہ بچا۔ تو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سریہ (لڑائی، جنگ) پر اتنا غمگین دیکھا جتنا اور کبھی نہیں دیکھا تھا۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب بھی صبح کی نماز پڑھتے تو ہاتھ اٹھا کر ان کے لیے بددعا کرتے، اس کے بعد سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ تجھے حرام کے قاتل میں دلچسپی ہے، انہوں نے کہا: اس کی کیا بات ہے؟ اللہ اس کے ساتھ ایسے اور ایسے کرے، سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ایسے نہ کہو، وہ مسلمان ہو گیا ہے۔

تخريج الحديث: «مسلم، كتاب المساجد...، باب استحباب القنوت...، رقم: 677- مسند أحمد: 3/137- معجم الأوسط، رقم: 3793.»

(17) سیدنا عبد اللہ بن ابی اوفی اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ خیبر پر حملہ کیا جب کہ وہ غافل تھے، تو وہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے اور ان کا لشکر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ اکبر! خیبر تباہ ہو گیا، ہم جب کسی قوم کے صحن میں اترتے ہیں تو جنہیں ڈرایا گیا ہے ان کی صبح بری ہو جاتی ہے۔"

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب صلاة الخوف، باب التكبير والغلس...، رقم: 947- مجمع الزوائد: 6/149.»

(18) سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عورتوں کا امتحان لیتے جو ایمان لا کر ہجرت کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتیں، اس آیت کے ساتھ امتحان لیتے: «﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَى أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾» "اے نبی! جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں بیعت کرنے کو آئیں اس بات پر کہ شریک نہ کریں گی اللہ کا کسی کو، چوری نہ کریں گی، زناکاری نہ کریں گی، اپنی اولاد کو قتل نہ کریں گی، اور کوئی ایسا بہتان نہ باندھیں گی جو خود اپنے ہاتھوں پیروں کے سامنے گھڑ لیں، اور کسی نیک کام میں تیری بے حکمی نہ کریں گی تو آپ ان سے بیعت کر لیا کریں، اور ان کے لیے اللہ سے مغفرت طلب کریں، بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے اور معاف کرنے والا ہے۔" (الممتحنۃ:12)۔

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب المغازي، باب غزوة الحديبية، رقم: 4182 - مسلم، كتاب الإمارة، باب كيفية بيعة النساء، رقم: 1866.»

(19) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے تیر اندازی سیکھ لی پھر اسے بھلا دیا تو یہ اللہ کی نعمت ہے جس کا اس نے انکار کر دیا ہے۔"

تخريج الحديث: «معجم الأوسط، رقم: 4177 - صحيح ترغيب وترهيب، رقم: 1294، قال الشيخ الألباني: صحيح لغيره.»

(20) سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب کسریٰ ہلاک ہو گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہو گا، اور جب قیصر ہلاک ہو گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہو گا۔ اور قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تم ان کے خزانے فی سبیل اللہ خرچ کرو گے۔"

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب فرض الخمس، باب قول النبى صلى الله عليه وسلم "أحلت لكم الغنائم"، رقم: 3120 - مسلم، كتاب الفتن...، باب لا تقوم الساعة...، رقم: 2918.»

(21) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو فرمایا: "مشرکین کی ہجو کرو، اے اللہ! روح القدس سے اس کی مدد فرما۔"

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب المغازي، باب مرجع النبى صلى الله عليه وسلم من الاحزاب...، رقم: 4124 - مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل حسان بن ثابت رضي الله عنه، رقم: 2485.»

(22) سیدنا زید بن خالد الحجبی (الجہنی) رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے کسی مجاہد کو تیار کیا، کسی روزے دار کا روزہ افطار کرایا یا کسی حاجی کو حج کے لیے تیار کیا تو اس کو بھی اس عمل کرنے والے کے برابر اجر ملے گا، اور اس کے اجر میں کوئی کمی بھی نہ کی جائے گی۔"

تخریج الحدیث: «بخاري، كتاب الجهاد و السير، باب فضل من جهز غازيًا أو خلفه بخير، رقم: 2843- مسلم، كتاب الإمارة، باب فضل إعانة الغازي...، رقم: 1895.»

(23) سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اگر تم تکبر نہ کرنے لگو تو میں تمہیں اللہ کا وہ وعدہ بتا دوں جو اس نے اپنے ان بندوں کے لیے کیا جو ان لوگوں کو قتل کریں گے (یعنی خارجیوں کو)۔

تخریج الحدیث: «سنن ابن ماجه، كتاب المقدمة، باب فی ذكر الخوارج، رقم: 167، قال الشيخ الألباني: صحيح.»

(24) سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اگر میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث بیان کروں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنے سے آسمان سے زمین پر گر جانا مجھے زیادہ پیارا ہے۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: ”آخر زمان میں ایسے لوگ سامنے آئیں گے جو نوعمر کم عقل ہوں گے، تمام مخلوق سے بہتر ذات کی باتیں کہیں گے۔ ان کا ایمان ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گا۔ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے، تو جہاں بھی تم انہیں پاؤ مار ڈالو کیونکہ اس کے قاتل کو اجر ملے گا۔“

تخریج الحدیث: «بخاري، كتاب فضائل القرآن، باب من رايا بقراءة القرآن...، رقم: 5057- مسلم، كتاب الزكاة، باب التحريض على قتل الخوارج، رقم: 1066.»

(25) سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے اسی سند کے ساتھ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا سیاہ رنگ کا تھا۔

تخریج الحدیث: «معجم الأوسط، رقم: 1873- مجمع الزوائد: 6/48- طبراني كبير: 2/202، إسناده صحيح، قال الهيثمي: رجاله ثقات.»

كِتَابُ اللِّبَاسِ

لباس کا بیان

(1) سّیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ میں جب داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر سیاہ پگڑی تھی۔

تخریج الحدیث: «مسلم، كتاب الحج، باب جواز دخول مكة بغير إحرام، رقم: 1358- سنن أبی داؤد، كتاب اللباس، باب فی العمائم، رقم: 4076- سنن ترمذي، رقم: 1735- سنن ابن ماجه، رقم: 2822.»

(2) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو دائیں سے شروع کرے اور اتارے تو بائیں سے شروع کرے۔“

تخریج الحدیث: «بخاري، كتاب اللباس، باب ينزع نعله اليسرىٰ، رقم: 5855- مسلم، كتاب اللباس و الزينة، باب استحباب لبس النعل...، رقم: 2097- سنن أبی داؤد، رقم: 4139- سنن ابن ماجه، رقم: 3616.»

(3) سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پنڈلی کا ایک پٹھہ پکڑا اور کہا: ”تہبند کی یہ جگہ ہے اور اس کے لیے ٹخنوں کے نیچے کوئی حق نہیں ہے۔“

تخريج الحديث: «سنن ترمذي، كتاب اللباس، باب في مبلغ الإزار، رقم: 1783، قال الشيخ الألباني: صحيح - سنن نسائي، رقم: 5329 - سنن ابن ماجه، رقم: 3572.»

(4) سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اپنی مونچھیں نہ لے (یعنی نہ کاٹے) تو وہ ہم میں سے نہیں۔“

تخريج الحديث: «سنن ترمذي، كتاب الأدب، باب قص الشارب، رقم: 2761 - سنن نسائي، كتاب الطهارة، باب قص الشارب، رقم: 13، قال الشيخ الألباني: صحيح - مسند أحمد: 4/366.»

(5) سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”عزت میری تہبند ہے اور بڑائی میری چادر ہے اور جو مجھ سے چھینے گا میں اس کو عذاب کروں گا۔“

تخريج الحديث: «سنن أبي داؤد، كتاب اللباس، باب ما جاء في الكبر، رقم: 4090 - سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب البراءة من الكبر والتواضع، رقم: 4174، قال الشيخ الألباني: صحيح - مجمع الزوائد: 1/99.»

(6) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بہترین لباس سفید کپڑے ہیں، لہٰذا وہ اپنے زندوں کو بھی پہناؤ اور مردوں کو اس میں کفن دو، اور تمہارا بہترین سرمہ اثمد ہے، وہ نظر کو صاف کرتا ہے اور بالوں کو اگاتا ہے۔“

تخريج الحديث: «سنن أبي داؤد، كتاب الطب، باب في الأمر بالكحل، رقم: 3878، قال الشيخ الألباني: صحيح - سنن ترمذي، كتاب الجنائز، باب ما يستحب من الأكفان، رقم: 994 - ابن حبان، رقم: 5423.»

(7) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو تھیلیاں تھیں، ایک میں سونا اور ایک میں ریشم تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ دونوں چیزیں میری امّت کے مردوں پر حرام اور عورتوں کے لیے حلال ہیں۔“

تخريج الحديث: «سنن أبي داؤد، كتاب اللباس، باب في الحرير للنساء، رقم: 4057، قال الشيخ الألباني: صحيح - سنن ترمذي، رقم: 1720 - مجمع الزوائد: 5/143.»

(8) سیدنا ابو الاحوص اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بکھرے بالوں کے ساتھ خاک آلود پایا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پوچھا: ”تمہارا کیا حال ہے؟“ انہوں نے کہا: مجھے اللہ نے ہر قسم کا مال دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب اللہ تعالیٰ کسی پر کوئی نعمت کرے تو وہ چاہتا ہے کہ اس پر اس کی نعمت کے اثرات دیکھے جائیں۔“

تخريج الحديث: «سنن نسائي، كتاب الزينة من السنن، باب الجلاجل، رقم: 5225، قال الشيخ الألباني: صحيح - مجمع الزوائد: 5/132.»

(9) سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص تکبر سے اپنا کپڑا گھسیٹتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب اللباس، باب من جر ثوبه من الخيلاء، رقم: 5788- مسلم، كتاب اللباس و الزينة، باب تحريم جر الثوب...، رقم: 2085- سنن نسائي، رقم: 5329.»

(10) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مونچھوں کو اچھی طرح کاٹو (کتراؤ) اور داڑھی کو بڑھاؤ۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب اللباس، باب إعفاء اللِّحى، رقم: 5893- مسلم، كتاب الطهارة، باب خصال الفطرة: 259.»

(11) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”عنقریب میری امّت میں کچھ عورتیں ہوں گی جو کپڑے پہنے ہوئے بھی ننگی ہوں گی، ان کے سروں پر بختی اونٹوں کے کوہانوں کی طرح بال ہوں گے۔ تم انہیں لعنت کرو وہ ملعون ہیں۔“

تخريج الحديث: «مسلم، كتاب اللباس و الزينة، باب النساء الكاسيات...، رقم: 2128- مجمع الزوائد: 5/137.»

كِتَابُ الْأَطْعِمَةِ وَ الْأَشْرِبَةِ

کھانے پینے کا بیان

(1) سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ” حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے، لہٰذا آپ شک والی چیز کو چھوڑ کر وہ کام کریں جس میں شک نہ ہو۔ “

تخريج الحديث: «صحيح الجامع، رقم: 3194- مجمع الزوائد: 4/71.»

(2) سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر (قسم کی) شراب حرام ہے۔“

تخريج الحديث: «مسلم، كتاب الأشربة، باب بيان أن كل مسكر خمر...، رقم: 2003- سنن أبی داؤد، كتاب الأشربة، باب النهی عن المسكر، رقم: 3679- سنن نسائي، رقم: 5585- سنن ابن ماجه، رقم: 3390.»

(3) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بہترین سالن سرکہ ہے۔“

تخريج الحديث: «سنن أبي داؤد، كتاب الأطعمة، باب في الخل، رقم: 3820- سنن ترمذي، كتاب الأطعمة، باب ماجاء في الخل، رقم: 1839، قال الشيخ الألباني: صحيح- سنن نسائي، رقم: 3827- معجم الأوسط، 8817.»

(4) سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم گندنا اور پیاز کھانے سے منع فرماتے جبکہ مسجد میں جانا ہوتا۔

تخريج الحديث: «مسند أحمد: 3/397- ابن حبان: 1646- معجم الأوسط: 2231.»

(5) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ دوپہر کو نکلے تو یہ بات سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سنی تو وہ بھی باہر نکل آئے اور کہنے لگے: ابوبکر تجھے کون سی چیز اس وقت باہر لے آئی؟ انہوں نے کہا: مجھے کوئی چیز باہر نہیں لائی، صرف اس بات نے مجھے گھر سے باہر نکال دیا ہے کہ سخت بھوک کی وجہ سے میرے پیٹ میں کچھ بھی نہیں، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اللہ کی قسم! مجھے بھی یہی چیز گھر سے باہر لائی ہے۔ اسی طرح وہ بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی باہر تشریف لے آئے، انہوں نے پوچھا: ”اس وقت تمہیں گھر سے کون سی چیز باہر نکال لائی؟“ وہ دونوں کہنے لگے: ہمیں یہ چیز باہر نکال لائی کہ ہمارے پیٹوں میں کچھ بھی نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے: ”جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں اُس کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے بھی یہی چیز نکال کر باہر لے آئی ہے۔“ وہ تینوں اٹھے اور سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر چلے گئے، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے اور دودھ کا کہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں دیر کر دی اور وقت پر نہ پہنچ سکے تو وہ کھانا اس کے گھر والوں نے کھا لیا۔ وہ اپنی کھجوروں کے باغ کی طرف چلے گئے جس میں وہ کام کرتے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا ایوب رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچے تو ان کی عورت باہر آئی اور کہنے لگی: نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھ آنے والوں کو خوش آمدید۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ابوایوب کہاں ہیں؟“ اس نے کہا: اللہ کے رسول! ابھی آتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم واپس ہوئے تو سیدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا، وہ اپنے باغ میں کام کر رہے تھے، وہ دوڑتے ہوئے آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہنے لگے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھ آنے والوں کو خوش آمدید، پھر سیدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ کہنے لگے: یہ ایسا وقت نہیں جس میں آپ آیا کرتے تھے۔ پھر وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو واپس لے آئے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک خوشہ لے کر آ گئے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں تو یہ نہیں چاہتا تھا۔“ انہوں نے کہا کہ: میں نے یہ پسند کیا کہ آپ تازہ اور تر کھجوریں بھی کھائیں اور اس کے ساتھ کچھ کچی کھجوریں بھی کھائیں، اور میں آپ کے لیے ایک بکری کا بچہ ذبح کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر کچھ ذبح کرنا ہے تو دودھ والا نہ کرنا۔“ انہوں نے بکری کا بچہ لے کر ذبح کر دیا اور اپنی بیوی سے کہا کہ روٹی پکاؤ اور میں سالن پکاتا ہوں، کیونکہ تو روٹی پکانا اچھی طرح جانتی ہے، پھر میں نے آدھے بچے کو پکا لیا اور آدھے کو بھون لیا۔ جب کھانا پک گیا تو انہوں نے وہ کھانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے رکھ دیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے بچے سے کچھ حصہ لیا اور ایک روٹی پر رکھا اور کہا: ”ابوایوب! یہ کھانا فاطمہ کو پہنچا دو، اس نے کئی دنوں سے ایسا کھانا نہیں دیکھا۔“

جب وہ کھانا کھا کر سیر ہو چکے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "روٹیاں، گوشت، اور تر کھجوریں۔" اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو آ گئے، اور فرمایا: "یہ اللہ کی وہ نعمتیں ہیں جن کے بارے میں تمہیں قیامت کے دن پوچھا جائے گا۔" تو یہ چیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر گراں ہو گئی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم ایسی نعمت پاؤ تو اپنا ہاتھ اس میں ڈالو تو کہو: «بِسْمِ اللّٰہِ وَبَرَکَۃِ اللّٰہِ» پھر جب تم سیر ہو جاؤ تو کہو: «اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِيْ اَشْبَعَنَا وَاَرْوَانَا وَاَنْعَمَ وَاَفْضَلَ» "سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں سیر کیا اور سیراب کیا اور ہم پر بہت زیادہ انعام فرمایا۔" تو یہ دعا اس نعمت کا بدلہ ہو جائے گی۔" نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اگر کوئی اچھی چیز لے کر آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اس کا بدلہ دینا پسند کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو کہا: "کل ہمارے پاس آنا۔" وہ نہ سن سکے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم کو حکم دیتے ہیں کہ تم ان کے پاس آؤ، جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک لونڈی عطا کی اور فرمایا: "ابو ایوب! اس کے ساتھ اچھا رویہ رکھنا، کیونکہ ہم نے اس کو اچھا پایا جب تک یہ ہمارے پاس رہی۔" جب سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ اس کو لے کر آئے تو کہا: میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کو اور کسی طریقے سے اچھی طرح پورا نہیں کر سکتا مگر یہ کہ میں اسے آزاد کر دوں، تو انہوں نے اس کو آزاد کر دیا۔

تخريج الحديث: «مجمع الزوائد: 10/317- ابن حبان، رقم: 5216- مستدرك حاكم: 3/324.»

(6) سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زم زم کا ذکر کیا اور فرمایا: "وہ بابرکت ہے، وہ کھانے کا کھانا ہے اور بیماری کی شفا بھی۔"

تخريج الحديث: «صحيح ترغيب و ترهيب، رقم: 1162- سلسلة صحيحة، رقم: 1056- مجمع الزوائد: 3/286.»

(7) سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے سونے یا چاندی کے برتن میں پانی پیا تو وہ گویا جہنم کی آگ کو اپنے پیٹ میں انڈیل رہا ہے۔"

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الأشربة، باب آنية الفضة، رقم: 5634- مسلم، كتاب اللباس و الزينة، باب تحريم أواني الذهب...، رقم: 2065.»

(8) سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے شراب پی اور اس سے وہ مر گیا تو وہ آخرت میں شراب سے محروم ہو جائے گا۔"

تخريج الحديث: «مسلم، كتاب الأشربة، باب عقوبة من شرب الخمر...، رقم: 2003- سنن نسائي، رقم: 5671- سنن ابن ماجه، رقم: 3373.»

(9) سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر کوئی شخص اپنے رزق سے بھاگے تو پھر بھی وہ اس کو پا لیتا ہے، جس طرح موت ضرور پا لیتی ہے۔"

تخریج الحدیث: «صحیح ترغیب و ترهیب، رقم: 1704، قال الشیخ الألباني: حسن لغیره - مجمع الزوائد: 4/72.

(10) سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع فرمادیا۔

تخریج الحدیث: «بخاري، کتاب المغازي، باب غزوة خیبر، رقم: 4217 - مسلم، کتاب الصید...، باب فی أکل لحوم الخیل، رقم: 1941.»

(11) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے رات گزاری اور اس کے ہاتھ میں کسی چکنائی کی بو ہو تو اس کو اگر کوئی موذی چیز ضرر دے تو وہ صرف اپنے آپ کو ہی ملامت کرے۔“

تخریج الحدیث: «سنن ترمذي، کتاب الأطعمة، باب ماجاء فی کراهیة البیتوتة...، رقم: 1860، قال الشیخ الألباني: صحیح - سنن ابن ماجه، رقم: 3296.»

(12) محمد بن حمزہ بن یوسف بن عبداللہ بن سلام اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹوں کے باڑے کی طرف گئے تو دیکھا سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ایک اونٹنی کو کھینچے لا رہے ہیں جس پر گھی، شہد اور آٹا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ”اونٹنی کو بٹھاؤ۔“ انہوں نے اسے بٹھا دیا، پھر ایک ہنڈیا منگوائی اور اس میں ان تینوں چیزوں سے کچھ ڈالا، پھر حکم دیا تو اس کے نیچے آگ جلائی گئی، جب ہنڈیا پک گئی تو فرمایا: ”اسے کھاؤ“، اور خود بھی اس سے کھایا، پھر فرمایا: ”یہ ایک ایسی چیز ہے جسے اہلِ فارس ”خبیص“ یعنی حلوا کہتے ہیں۔“

تخریج الحدیث: «شعب الإیمان، رقم: 5933 - مجمع الزوائد: 5/38 - معجم الأوسط، رقم: 7688.

(13) سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ”پلانے والا سب سے آخر میں پیا کرتا ہے۔“

تخریج الحدیث: «سنن أبی داؤد، کتاب الأشربة، باب فی الساقي متیٰ یشرب، رقم: 3725 - سنن ترمذي، کتاب الأشربة، باب أن ساقي القوم آخرهم شربًا، رقم: 1894، قال الشیخ الألباني: صحیح - سنن ابن ماجه، رقم: 3434.»

(14) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”چوہا بگڑی ہوئی (امت کی) شکل ہے، اس کی علامت یہ ہے کہ یہ بکری کا دودھ پیتا ہے اور اونٹ کا دودھ نہیں پیتا۔“

تخریج الحدیث: «مسند أحمد: 2/279، قال شعیب الأرناؤط: إسناده صحیح.»

(15) عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔“

تخریج الحدیث: «سنن نسائي، کتاب الأشربة، باب تحریم کل شراب أسکر، رقم: 5598، قال الشیخ الألباني: صحیح - سنن ابن ماجه، رقم: 3391.»

(16) سیدنا ابوموسیٰ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف بھیجا تو کہا: ”جاؤ! ایک دوسرے کی بات ماننا اور نافرمانی نہ کرنا، خوش خبری دینا اور نفرت نہ دلانا، آسانی کرنا سختی نہ کرنا۔“ سیدنا ابوموسیٰ

رضی اللہ عنہ واپس آئے اور کہا: وہاں دو شرابیں ہیں جن میں سے ایک کو "مزر" کہتے ہیں اور وہ گندم اور جو کا ہوتا ہے، اور دوسرے کو "بتع" کہتے ہیں اور وہ شہد کا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ حرام ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے، جو کہ اللہ کی یاد اور نماز سے روکتی ہو۔"

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب المغازى، باب بعث أبي موسىٰ و معاذ...، رقم: 4344 - مسلم، كتاب الجهاد والسير، باب بيان أن كل مسكر خمرٌ...، رقم: 1733.»

كتاب الادب

ادب کا بیان

(1) سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو فرمایا: "تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے۔"

تخريج الحديث: «سنن ابن ماجه، كتاب التجارات، باب ما للرجل من مال ولده، رقم: 2291، قال الشيخ الألباني: صحيح - مسند أحمد: 2/204 - معجم الأوسط، رقم: 7088.

(2) سیدنا نافع کہتے ہیں: میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ سواری پر پیچھے بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک وہ ایک چرواہے کے قریب سے گزرے جو بانسری بجا رہا تھا، تو انہوں نے اونٹنی کو اس کے چہرے پر مار کر اس راستے سے ہٹا دیا اور اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں دے لیں، پھر بار بار مجھ سے پوچھتے رہے: کیا اب بھی وہ آواز تمہیں سنائی دے رہی ہے؟ یہاں تک کے آواز ختم ہو گئی، تو میں نے کہا: اب مجھے آواز سنائی نہیں دے رہی، تو انہوں نے سواری کو اسی راستے پر ڈال لیا اور کہا: اسی طرح میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا ہے۔

تخريج الحديث: «سنن أبي داؤد، كتاب الأدب، باب كراهية الغناء و الزّمر: 2/4924، قال الشيخ الألباني: صحيح - مسند أحمد: 2/8.»

(3) سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی کے بغیر کچھ نہیں کھاتے تھے۔"

تخريج الحديث: «معجم الأوسط، رقم: 1183 - بخاري، كتاب أحاديث الأنبياء، رقم: 3417 - مسند أحمد: 2/421.»

(4) انعام رکھ کر مقابلہ بازی کا بیان

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”انعامِ مسابقت یا تو اُونٹوں کی دوڑ یا گھڑ دوڑ یا تیر اندازی میں ہوتی ہے۔“

تخريج الحديث: «سنن أبي داؤد، كتاب الجهاد، باب في السبق، رقم: 2574 - سنن الترمذي، كتاب الجهاد، باب الرهان و السبق، رقم: 1700، قال الشيخ الألباني: صحيح - سنن نسائي، رقم: 3615 - سنن ابن ماجه، رقم: 2878.»

(5) سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اپنی تینوں انگلیاں چاٹے، کیونکہ اسے معلوم نہیں کہ ان میں سے کس میں برکت ہے۔“

تخريج الحديث: «مسلم، كتاب الأشربة، باب استحباب لعق الأصابع...، رقم: 2034 - سنن أبي داؤد، رقم: 3845 - مجمع الزوائد: 5/28.»

(6) سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اپنی ضروریات پوری کرنے پر بھیدوں کو پوشیدہ رکھنے سے مدد حاصل کرو، کیونکہ ہر نعمت والے شخص پر حسد کیا جاتا ہے۔“

تخريج الحديث: «طبراني الكبير: 20/94، رقم: 183 - معجم الأوسط، رقم: 2455.»

(7) سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب چھینکتے تو اپنے چہرۂ مبارک کو ڈھانپ لیتے۔“

تخريج الحديث: «سنن أبي داؤد، كتاب الأدب، باب في العطاس، رقم: 5029 - سنن الترمذي، كتاب الأدب، باب خفض الصوت...، رقم: 2745، قال الشيخ الألباني: حسن صحيح.»

(8) سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اپنے گھر والوں سے ادب کا ڈنڈا نہ ہٹاؤ، اور انہیں اللہ کے متعلق ڈراتے رہو۔“

تخريج الحديث: «معجم الأوسط، رقم: 1869 - حلية الأولياء: 7/332 - مجمع الزوائد: 8/106، إسناده جيد.

(9) سیدہ ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی کسی جھوٹ میں اجازت دیتے نہیں دیکھا مگر تین چیزوں میں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”میں ان کو جھوٹ نہیں سمجھتا: ایک وہ شخص جو اس کے (یعنی جھوٹ) کے ساتھ لوگوں میں اصلاح کرتا ہو، ایک وہ جو جنگ میں کوئی بات کرتا ہے، تیسرا یہ کہ خاوند بیوی ایک دوسرے سے بات کریں۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الصلح، باب ليس الكاذب الذي...، رقم: 2692 - مسلم، كتاب البر و الصلة و الآداب، باب تحريم الكذب...، رقم: 2605 - سنن أبي داؤد، رقم: 4921 - سنن الترمذي، رقم: 1938.»

(10) سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس شخص کے لیے خوشی ہے جو اپنی زبان پر اختیار رکھے، اور اس کا گھر اس کے لیے کافی ہو، اور اپنے گناہ پر وہ روئے۔“

تخریج الحدیث: «معجم الأوسط: 2340 - سنن الترمذي، رقم: 2406 - مسند أحمد: 4/148، قال الشیخ الألباني: صحیح - صحیح الترغیب و الترهیب: 3/27.»

(11) سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نرم ہے اور نرمی کو پسند کرتا ہے اور نرمی پر وہ کچھ عطا فرماتا ہے جو سختی پر نہیں دیتا۔“

تخریج الحدیث: «سنن أبي داؤد، کتاب الأدب، باب في الرفق، رقم: 4807 - سنن ابن ماجه، کتاب الأدب، باب الرفق، رقم: 3688، قال الشیخ الألباني: صحیح - مجمع الزوائد: 8/18.»

(12) سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی لائے گئے، قیدیوں میں ایک عورت دوڑ رہی تھی، جب بھی قیدیوں میں کوئی بچہ دیکھتی تو اس کو اُٹھا کر اپنے پیٹ سے لگا لیتی اور دودھ دینے لگتی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تمہارا کیا خیال ہے، کیا یہ عورت اپنے بیٹے کو آگ میں پھینک سکتی ہے؟“ ہم نے کہا: اگر اس کے نہ پھینکنے پر طاقت رکھتی ہو تو نہیں پھینکے گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ عزوجل اپنے بندوں پر اس عورت کے اپنے بچے کے ساتھ رحم کرنے سے زیادہ رحیم ہے۔“

تخریج الحدیث: «بخاري، کتاب الأدب، باب رحمة الولد...، رقم: 5999 - مسلم، کتاب التوبة، باب في سعة رحمة الله تعالیٰ...: 2754.»

(13) سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک دن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک حبشی غلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ کو بھینچ رہا تھا، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیسے حال ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مجھے اونٹنی نے گرادیا۔“

تخریج الحدیث: «معجم الأوسط، رقم: 8077 - مجمع الزوائد: 5/96.»

(14) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی پیالے میں حلوہ کھا رہی تھی کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ وہاں سے گزرے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلایا تو انہوں نے بھی کھایا، ان کی انگلی میری انگلی سے لگ گئی، تو انہوں نے فرمایا: اوہ، اوہ، افسوس اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے متعلق میری بات مانتے تو تمہیں کوئی آنکھ نہ دیکھ سکتی۔ تو حجاب کی آیات نازل ہو گئیں۔

تخریج الحدیث: «بخاري، أدب المفرد، رقم: 1053، قال الشیخ الألباني: صحیح - نسائي الکبریٰ، رقم: 11419.»

(15) سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”حیاء سب کی سب بہتری ہے۔“

تخریج الحدیث: «بخاري، کتاب الأدب، باب الحیاء، رقم: 6117 - مسلم، کتاب الإیمان، باب بیان عدد شعب الإیمان...، رقم: 37.»

(16) سیدہ ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: ”جو لوگوں میں اصلاح کرے اور اچھی بات کہے اور اچھی بات نقل کرے وہ جھوٹا نہیں کہلاتا۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الصلح، باب ليس الكاذب الذى...، رقم: 2692- مسلم، كتاب البر و الصلة و الآداب، باب تحريم الكذب...، رقم: 2605.»

(17) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو چیز تمہیں شک میں ڈال دے اس کو چھوڑ کر یقین والی بات اپناؤ۔“

تخريج الحديث: «سنن الترمذي، كتاب صفة القيامة...، باب، رقم: 2518، قال الشيخ الألباني: صحيح- سنن النسائي، رقم: 5714- مجمع الزوائد: 10/295.»

(19) سیدنا حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ناغہ کر کے ملاقات کرو تاکہ محبت میں اضافہ ہو۔“

تخريج الحديث: «ابن حبان، رقم: 620- معجم الأوسط، رقم: 1754- صحيح الترغيب و الترهيب، رقم: 2583، قال الشيخ الألباني: صحيح لغيره- مجمع الزوائد: 8/175- طبراني كبير: 4/21، ح: 3535.»

(20) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی برا نام سنتے تو اس کو بدل دیتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بستی پر سے گذرے، اس کا نام عفرہ تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام خضرہ رکھ دیا۔“

تخريج الحديث: «معجم الأوسط، رقم: 2766- سلسلة الصحيحة، رقم: 208- مجمع الزوائد: 8/51.»

(21) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں آئے تو ان کو سلام کہے، پھر جب اٹھے تو پھر سلام کہے، ان میں سے پہلا سلام دوسرے سلام سے زیادہ حقدار نہیں ہے۔“

تخريج الحديث: «سنن أبي داؤد، كتاب الأدب، باب في السلام...، رقم: 5208- سنن الترمذي، كتاب الاستئذان...، باب التسليم عند القيام...، رقم: 2706، قال الشيخ الألباني: حسن صحيح.»

(22) سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی) فرماتی ہیں: ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح اٹھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت بوجھل اور بدمزہ ہوگئی، اور پھر آگے شام اسی حالت میں ہوگئی، میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کی طبیعت کو بوجھل محسوس کرتی ہوں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ آئیں گے، مجھ سے انہوں نے کبھی وعدہ خلافی نہیں کی۔“ تو پھر انہوں نے دیکھا کہ چارپائی کے نیچے ایک کتیا کا بچہ تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اس کو نکال کر اس جگہ کو پانی سے دھویا جائے۔ تو پھر جبرائیل علیہ السلام آگئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ”آپ نے مجھ سے کبھی وعدہ خلافی نہیں کی، اور اس دفعہ آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا اور آپ نہیں آئے؟“ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: ”جس گھر میں کتا یا تصویر ہو اس میں ہم نہیں جایا کرتے۔“

تخریج الحدیث: «مسلم، كتاب اللباس و الزينة، باب تحريم تصوير ...، رقم: 2105- سنن أبی داؤد، كتاب اللباس، باب فی الصور، رقم: 4157- سنن النسائي، كتاب الصيد و الذبائح، باب امتناع الملائكة...، رقم: 4288.»

(23) سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم زمین کے ساتھ اپنے آپ کو ملاؤ (یعنی مٹی سے تیمّم کرو اور اپنی پیشانی سجدے کے وقت زمین پر لگاؤ) یہ (زمین) تمہارے ساتھ نیک اور اچھی ہے۔"

تخریج الحدیث: «صحیح الجامع، رقم: 2998- سلسلة الصحيحة، رقم: 1792- مجمع الزوائد: 8/61.»

(24) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم میں سے ہر ایک نگران ہے، اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ آدمی اپنے گھر والوں کا نگران ہے اس سے اس کی بیوی اور غلام کے متعلق پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے اس سے گھر اور اولاد کے متعلق پوچھا جائے گا، اور غلام اپنے مالک کے مال کا نگران ہے اور اس سے اپنے مالک کے مال کے متعلق پوچھا جائے گا، تو تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ اس لئے سوالات کے جوابات تیار رکھنا۔" صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جواب کیا ہو سکتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ان کا جواب نیک اعمال ہیں۔"

تخریج الحدیث: «مجمع الزوائد: 5/207، إسناده صحيح.»

(25) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر مجھے فرماتے: "عائشہ! تیرے وہ شعر کون سے ہیں؟" میں کہتی: آپ کون سے اشعار پوچھنا چاہتے ہیں؟ شعر تو بہت ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: "جو شکر کے متعلق ہیں۔" تو میں کہتی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، وہ یہ ہیں، شاعر کہتا ہے:

(1) اپنے کمزور کو اس طرح واپس کریں کہ اس کی کمزوری تجھے کسی دن بھی پریشان نہ کرے، تو اچھے انجام اس کے بڑھ جائیں گے۔

(2) وہ کمزور تمہیں اس کی جزا اور بدلہ دے گا، تیری تعریف کرے گا، تیرے کام پر اُس کا تیری تعریف کرنا بھی بدلہ دینے کی طرح ہے۔

(3) اچھے آدمی سے جب تو حسن سلوک کرے گا تو اس کی بھی ڈول کی رسی کمزور نہیں ہو گی۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "عائشہ! جب قیامت کے روز اللہ تعالیٰ مخلوقات کو جمع کرے گا تو اپنے بندوں میں سے ایک ایسے بندے سے فرمائے گا جس کے ساتھ کسی نے نیکی کی ہو گی کہ "کیا تو نے اپنے محسن کا شکریہ ادا کیا ہے؟" وہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے یہ سمجھ کر کہ یہ تیری طرف سے ہے، میں نے تیرا شکریہ ادا کر دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: "تو نے میرا شکریہ ادا نہیں کیا جب کہ تو نے اس شخص کا شکریہ بھی ادا نہیں کیا جس کے ہاتھوں پر میں نے تجھ پر اپنا احسان جاری کیا۔"

تخریج الحدیث: «سنن الترمذي، كتاب البر و الصلة، باب فی الشكر لمن أحسن إليك، رقم: 1954، قال الشيخ الألباني: صحيح- مجمع الزوائد: 8/180.»

(26) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "امانت اس شخص کو ادا کرو جو تمہیں امانت دار سمجھے اور جو شخص تم سے خیانت کرے تم اس سے خیانت نہ کرو۔"

تخريج الحديث: «سنن أبی داؤد، كتاب الإجارة، باب في الرجل يأخذ حقه...، رقم: 3534- سنن الترمذي، كتاب البيوع، رقم: 1264، قال الشيخ الألباني: صحيح.»

(27) سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ابوقحافہ کو لایا گیا اور ان کا سر اور داڑھی ثغامہ گھاس کی طرح تھی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بڑھاپے کے رنگ کو بدل ڈالو اور سیاہ رنگ سے بچنا۔"

تخريج الحديث: «مسلم، كتاب اللباس و الزينة، باب استحباب خضاب الشيب ...، رقم: 2102- سنن أبی داؤد، كتاب الترجل، باب في الخضاب، رقم: 4204- سنن النسائي، رقم: 5244- سنن ابن ماجه، رقم: 3624.»

(27) سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ سے اس طرح شرم کرو جس طرح اس سے شرم کرنے کا حق ہے۔" لوگ کہنے لگے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم الحمد للہ اللہ تعالیٰ سے شرم کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو اللہ تعالیٰ سے اس طرح شرم کرے جس طرح اس سے شرم کرنے کا حق ہے تو وہ اپنے سر کی اور جو اس نے محفوظ رکھا ہے اسکی اور پیٹ کی حفاظت کرے، اور موت اور بوسیدہ ہو جانے کو یاد رکھے، اور جو آخرت کا ارادہ کرے وہ دنیا کی زینت ترک کر دیتا ہے۔ جس نے اس طرح کیا تو اس نے اللہ سے اس طرح شرم کیا جس طرح اس سے شرم کرنے کا حق ہے۔"

تخريج الحديث: «سنن الترمذي، كتاب صفة القيامة...، رقم: 2458، قال الشيخ الألباني: حسن- مسند أحمد: 1/387- معجم الأوسط، رقم: 7342- صحيح ترغيب و ترهيب، رقم: 1724.»

(28) سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کچھ وصیت فرمائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جہاں بھی ہو اللہ سے ڈرتے رہو، اور بُرے کام کے بعد نیکی کرو کہ وہ اس بُرائی کو مٹا دے گی، اور لوگوں سے اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔"

تخريج الحديث: «سنن الترمذي، كتاب البر و الصلة، باب معاشرة الناس، رقم: 1987، قال الشيخ الألباني: حسن - مسند أحمد: 5/236.»

(29) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کام کو جاتے تو «يَا نَجِيحُ، يَا رَاشِدُ» سننا پسند فرماتے۔

تخريج الحديث: «سنن الترمذي، كتاب السير، باب الطيرة و الفأل، رقم: 1616، قال الشيخ الألباني: صحيح- معجم الأوسط، رقم: 4181.»

(30) سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اچھے اخلاق سے زیادہ بھاری چیز میزان میں اور کوئی نہیں رکھی جاتی۔“

تخريج الحديث: «سنن الترمذي، كتاب البر و الصلة، باب حسن الخلق، رقم: 2003، قال الشيخ الألباني: صحيح - مسند طيالسي، رقم: 978.»

(31) سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جنت میں چغل خور نہیں جائے گا۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الأدب، باب مايكره من النميمة، رقم: 6056 - سنن أبى داؤد، كتاب الأدب، باب فى القتّات، رقم: 4871 - معجم الأوسط، رقم: 4192 - بخاري أدب المفرد: 322.»

(32) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو سنا کہ وہ دوسرے کو کہہ رہا تھا: اے بادشاہوں کے بادشاہ! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ ملک الملوک (شہنشاہ) یعنی بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الأدب، باب أبغض الأسماء إلى الله، رقم: 6206 - مسلم، كتاب الآداب، باب تحريم التسمي...، رقم: 2143.»

(33) سیدنا عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قصے لوگوں پر صرف امیر یا جس کو امیر حکم دے یا پھر ریاکار بیان کر سکتا ہے۔“

تخريج الحديث: «سنن أبى داؤد، كتاب العلم، باب فى القصص، رقم: 3665 - سنن ابن ماجه، كتاب الأدب، باب القصص، رقم: 3753، قال الشيخ الألباني: صحيح - مسند أحمد: 2/187.»

(34) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوا خارج ہونے پر ہنسنے والے کو نصیحت فرمائی تو فرمایا: ”تم میں سے کوئی آدمی جو کام کرتا ہے اس سے وہ کیوں ہنستا ہے۔“

تخريج الحديث: «مسند أحمد: 4/17، قال شعيب الأرناؤط: إسناده صحيح - سنن ترمذي، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة والشمس وضحاها، رقم: 3343.»

(35) سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آدمی سچ بولتا رہتا ہے اور سچائی کو تلاش کرتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے پاس صدیق لکھ دیا جاتا ہے، اور ایک آدمی جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ کو تلاش کرتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے پاس جھوٹا لکھا جاتا ہے۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الأدب، باب قول الله تعالى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ...، رقم: 6094 - مسلم، كتاب البر و الصلة و الآداب، باب قبح الكذب...، رقم: 2607.»

(36) سیدنا ابن عبّاس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشج عبد القیس کو فرمایا: ”تجھ میں دو خصلتیں ہیں جنہیں اللہ پسند فرماتا ہے، ایک حوصلہ اور دوسری آہستگی اور سکون۔“

تخريج الحديث: «مسلم، كتاب الإيمان، باب الأمر بالإيمان بالله تعالىٰ...، رقم: 17- سنن ترمذي، كتاب البر و الصلة، باب التأني و العجلة، رقم: 2011- سنن ابن ماجه، رقم: 4188- ابن حبان، رقم: 7204.»

(37) سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص نے حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا ترک کر دیا، اور مزاح میں بھی جھوٹ بولنا چھوڑ دیا، اور اپنی خو اور عادت اچھی بنالی تو میں اس کے لیے جنّت کے گرد ایک مکان اور ایک جنّت کے وسط میں اور ایک اس کی بلندی میں عطا کرنے کی ضمانت دیتا ہوں۔“

تخريج الحديث: «سنن أبي داؤد، كتاب الأدب، باب في حسن الخلق، رقم: 4800، قال الشيخ الألباني: حسن- معجم طبراني كبير: 20/110- معجم الأوسط، رقم: 5328- صحيح ترغيب و ترهيب، رقم: 139.»

(38) سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”(قیامت کے دن) آدمی اس شخص کے ساتھ ہو گا جس سے وہ محبّت کرتا ہے۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الأدب، باب علامة حب الله عز و جل، رقم: 6170- مسلم، كتاب البر و الصلة و الآداب، باب المرء مع من أحب، رقم: 2640.»

(39) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کے ساتھ سب لوگوں سے زیادہ خوش مزاجی کرتے تھے۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الأدب، باب الانبساط إلى الناس، رقم: 6129- سنن أبي داؤد، كتاب الأدب، باب ما جاء في الرجل يتكنىٰ...، رقم: 4969- سنن ابن ماجه، رقم: 3720.»

(40) سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تین باتیں برحق ہیں: (1) جس شخص کا دین میں کوئی حصّہ نہیں، اللہ تعالیٰ اس کو اس شخص کی طرح نہیں کرے گا جس کا اسلام میں حصّہ ہو۔ (2) اور جس کو اللہ تعالیٰ اپنا دوست بنالے، اس کو کسی دوسرے کے حوالے نہیں کرتا۔ (3) جو شخص جن لوگوں سے بھی محبّت کرتا ہے اس کا حشر قیامت کے روز انہیں کے ساتھ ہو گا۔“

تخريج الحديث: «صحيح ترغيب و ترهيب، رقم: 3037، قال الشيخ الألباني: صحيح لغيره- مجمع الزوائد: 10/280.»

(41) سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ بول چال بند کر دے یعنی ناراض رہے۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الاستئذان، باب السلام للمعرفة...، رقم: 6237- مسلم، كتاب البر و الصلة و الآداب، باب تحريم الهجر فوق ثلاث...، رقم: 2562.»

(42) سیدنا ابن عبّاس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوا کو لعنت کی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس کو لعنت نہ کرو، کیونکہ یہ تو اللہ کی طرف سے محکوم ہے، اور جو شخص کسی ایسی چیز کو لعنت کرے جو اس کی اہل نہ ہو تو وہ لعنت اس لعنت کرنے والے کی طرف واپس آجاتی ہے۔“

تخريج الحديث: «سنن أبی داؤد، کتاب الأدب، باب في اللّعن، رقم: 4908، قال الشيخ الألباني: صحيح - سنن ترمذي، کتاب البر و الصلة، باب اللعنة، رقم: 1978.»

(43) سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا بھلا مت کہو، کیونکہ تم میں سے کوئی آدمی اگر اُحد پہاڑ کے برابر سونا صدقہ کرے تو وہ ان کے ایک مد یا اس کے نصف مد کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا۔"

تخريج الحديث: «بخاري، کتاب فضائل الصحابة، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "لو کنت متخذًا خليلًا"، رقم: 3673 - مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب تحريم سب الصحابة رضي الله عنهم، رقم: 2540.»

(44) سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اپنے ہبہ میں واپس آنے والا اس شخص کی طرح ہے جو اپنی قے میں لوٹتا ہے۔"

تخريج الحديث: «بخاري، کتاب الهبة، باب هبة الرجل لامرأته...، رقم: 2589 - مسلم، کتاب الهبات، باب تحريم الرجوع من الصدقة...، رقم: 1622.»

(45) سیدنا عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اچھی ہدایت، خوش اخلاقی، میانہ روی اور سکون ووقار نبوت کے چوبیس حصّوں میں سے ایک حصّہ ہے۔"

تخريج الحديث: «سنن ترمذي، کتاب البر و الصلة، باب التأني و العجلة، رقم: 2010، قال الشيخ الألباني: حسن - معجم الأوسط، رقم: 1622.»

(46) سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "آدمی کے اسلام کی خوبی سے ہے کہ وہ بے مقصد چیزوں کو چھوڑ دے۔"

تخريج الحديث: «سنن ترمذي، کتاب الزهد، باب منه، رقم: 2317 - سنن ابن ماجه، کتاب الفتن، باب کف اللسان في الفتنة، رقم: 3976 - طبراني کبير: 3/138 - مجمع الزوائد: 8/18.»

(47) سیدنا ابو برزہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء سے پہلے سونے سے اور عشاء کے بعد باتیں کرنے سے منع فرمایا۔"

تخريج الحديث: «بخاري، کتاب مواقيت الصلاة، باب ما يکره من النوم قبل العشاء، رقم: 568 - سنن ترمذي، کتاب الصلاة، باب کراهية النوم قبل العشاء...، رقم: 168 - سنن ابن ماجه، رقم: 701.»

(48) سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے غصّہ پی لیا جب کہ وہ استعمال اور نافذ کرنے پر بھی قادر ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن حور عین میں سے پسند کرنے کا اختیار دے گا۔"

تخريج الحديث: «معجم الأوسط، رقم: 9256 - مجمع الزوائد: 4/276.»

(49) سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اپنے برتنوں کو ڈھانپ کر رکھا کرو، اور اپنی مشکوں کا منہ بند کر کے رکھو، اور اپنا دروازہ بند کرو، اور چراغ بجھا دو کیونکہ شیطان بند کیا ہوا دروازہ نہیں کھولتا اور نہ ہی مشک کا تسمہ کھولتا ہے، اور ایک چوہیا گھر والوں سمیت ان کا گھر جلا دیتی ہے۔"

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب بدء الخلق، باب خمس من الدواب ...، رقم: 3316- سنن أبي داؤد، رقم: 3731- سنن ترمذي، رقم: 2857- سنن ابن ماجه، رقم: 360.»

(50) سیدنا ابن عبّاس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دل کو وسیع کرو تو تمہارے لیے بھی وسعت اور فیاضی سے کام لیا جائے گا۔"

تخريج الحديث: «مسند أحمد: 1/248- صحيح الجامع، رقم: 982- صحيح ترغيب و ترهيب، رقم: 1749- سلسلة صحيحة، رقم: 1456.»

(51) سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس کے ساتھ کوئی شخص نیکی کرے تو اگر وہ یوں کہہ دے: « جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا » تو اس نے پوری پوری تعریف کر دی۔"

تخريج الحديث: «سنن ترمذي، كتاب البر و الصلة، باب ما جاء في الثناء بالمعروف، رقم: 2035، قال الشيخ الألباني: صحيح- ابن حبان، رقم: 3413- صحيح ترغيب و ترهيب، رقم: 969.»

كِتَابُ صِفَةُ الْقِيَامَةِ

قیامت کا بیان

(1) سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں کیسے بے غم ہو سکتا ہوں حالانکہ اسرافیل علیہ السلام قرن میں پھونکنے والے اسے منہ میں ڈالے اور پیشانی جھکائے انتظار کر رہے ہیں کہ کب اسے حکم ہوتا ہے اور وہ اس میں پھونکیں۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پھر آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم یوں کہو: « حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ » "اللہ تعالیٰ ہمیں کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے۔"

تخريج الحديث: «سنن ترمذي، كتاب صفة القيامة ...، باب شأن الصّور، رقم: 2431، قال الشيخ الألباني: صحيح.»

(2) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت «﴿يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ﴾» (الانعام:158) کے متعلق فرمایا: ”اس سے مراد مغرب سے سورج کا طلوع ہونا ہے۔“

تخريج الحديث: «مسلم، كتاب التوبة، باب قبول التوبة...، رقم: 2759- سنن ترمذي، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة الانعام، رقم: 3071.»

(3) سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو غدار ہو گا قیامت کے روز اس کے لیے ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا جس سے اس کو پہچانا جائے گا۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الجذية والموادعه، باب اثم الغادر...: 3186، 3187- مسلم، كتاب الجهاد والسير، باب تحريم الغدر، رقم: 1737.»

(4) سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک لوگ مساجد کے بنانے میں فخر نہیں کریں گے۔“

تخريج الحديث: «سنن أبی داؤد، كتاب الصلاة، باب فی بناء المساجد، رقم: 449- سنن ابن ماجه، كتاب المساجد والجماعات، باب تشييد المساجد، رقم: 739، قال الشيخ الألباني: صحيح- مسند أبی يعلىٰ، رقم: 2798.»

(5) سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہو گی جب تک میرے اہلِ بیت کا ایک آدمی بادشاہ نہ بنے، جس کا نام میرے نام سے موافق ہو گا، وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا، جس طرح وہ پہلے جور و ستم سے بھر چکی ہو گی۔“

تخريج الحديث: «سنن ترمذي، كتاب الفتن، باب المهدي، رقم: 2230، قال الشيخ الألباني: حسن صحيح- مسند بزار، رقم: 1807.»

كِتَابُ الْفِتَنِ

فتنوں کا بیان

(1) سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نے اپنے رب سے تین دعائیں مانگیں، اللہ تعالیٰ نے مجھے دو چیزیں عطا فرما دیں اور ایک نہیں دی۔ میں نے سوال کیا کہ میری امّت پر کوئی غیر قوم بطورِ دشمن مسلط نہ کی جائے، اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ چیز عنایت فرما دی۔ دوسرا سوال میں نے یہ کیا کہ وہ انہیں قحط سالی سے ہلاک نہ فرمائے،

اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ بھی عطا فرما دی۔ تیسری دعا یہ تھی کہ انہیں آپس میں اختلاف سے بچائے، مگر یہ دعا اللہ تعالیٰ نے قبول نہ فرمائی۔"

تخريج الحديث: «سنن نسائي، كتاب قيام الليل...، باب أحياء الليل، رقم: 1639، قال الشيخ الألباني: صحيح - معجم طبراني كبير: 4/57، رقم: 3621 - مسند أحمد: 3/156 - ابن خزيمة، رقم: 1228.»

(2) سیدنا واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم کہتے ہو کہ میں تم سب سے آخر میں فوت ہوں گا، مگر میں تم سے پہلے فوت ہوں گا، تم کئی جماعتوں کی پیروی کرو گے اور تم ایک دوسرے کی گردنیں مارو گے۔"

تخريج الحديث: «مسند أحمد: 4/106 - سلسلة صحيحة، رقم: 851 - مجمع الزوائد: 7/106 - كنز العمال: 31077.»

(3) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مشرق کی طرف زمین میں دھنسنے کا ذکر کیا گیا تو بعض لوگوں نے کہا: کیا جس زمین میں مسلمان رہتے ہیں وہ بھی دھنسیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہاں! جب وہاں اکثریت فسق و فجور کی مرتکب ہو جائے گی۔"

تخريج الحديث: «معجم الأوسط، رقم: 1841 - مجمع الزوائد: 7/269، إسناده صحيح، قال الهيثمي: رجاله رجال الصحيح.»

(4) سیدنا ابن عبّاس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس امّت میں سے کچھ لوگ رات کو کھانے پینے اور کھیل تماشے پر گزاریں گے۔ جب صبح کریں گے تو ان کی شکلیں بندروں اور خنزیروں جیسی ہوں گی۔"

تخريج الحديث: «سلسلة صحيحة، رقم: 1604، قال الشيخ الألباني: حسن - مجمع الزوائد: 8/10.»

(5) سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دنیا میں تندرست رہنے والے قیامت کے دن یہ پسند کریں گے کہ ان کے گوشت قینچیوں سے کاٹے جائیں، کیونکہ وہ دنیا میں مصائب زدوں کو بہت بڑے ثواب میں دیکھیں گے۔"

تخريج الحديث: «سنن ترمذي، كتاب الزهد، باب ما جاء في ذهاب البصر، رقم: 2402، قال الشيخ الألباني: حسن - معجم طبراني كبير: 9/155، رقم: 8777.»

(6) سیدنا محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے محمد! جب تو لوگوں کو دیکھے کہ وہ دنیا پر لڑ رہے ہیں تو تو اپنی تلوار کو لے کر حرم کے کسی مضبوط پتھر پر مار تا کہ وہ ٹوٹ جائے، پھر اپنے گھر میں بیٹھ جا، یہاں تک کہ خطاکار ہاتھ تیری طرف آجائے، یا فیصلہ کن موت آجائے۔" تو میں نے وہی کام کیا جس کا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا۔

تخريج الحديث: «سنن ابن ماجه، كتاب الفتن، باب التثبيت في الفتنة، رقم: 3962، قال الشيخ الألباني: صحيح.»

(7) سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میرے بعد تم مرتد ہو کر کافر نہ بن جانا کہ تم ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو۔"

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الديات، باب قول الله تعالى: ﴿وَمَنۡ أَحۡيَاهَا﴾، رقم: 6868-سنن أبي داؤد، رقم: 4686-سنن ترمذي، رقم: 2193-سنن نسائي، رقم: 4130.»

(8) سیدنا کعب بن عجرہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے کعب! میرے بعد امیر ہوں گے۔" پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ظلم والے بتایا اور فرمایا: "جو ان کے پاس جائے گا اور ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے گا، اور ان کی بدکاریوں میں ان سے تعاون کرے گا، وہ نہ مجھ سے ہے اور نہ میں اس سے ہوں۔ اور وہ میرے حوض پر بھی نہیں آ سکے گا۔ اور جو شخص ان کے پاس نہ جائے گا، اور نہ ہی ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے گا، اور نہ ان کی بدکاریوں میں ان سے تعاون کرے گا، تو وہ مجھ سے اور میں اس سے ہوں، اور وہ میرے حوض پر بھی آئے گا۔ اے کعب! جو گوشت حرام سے پلا ہو اس کی حق دار جہنم ہی ہے، وہ جنّت میں نہ جا سکے گا۔"

تخريج الحديث: «سنن نسائي، كتاب البيعة، باب ذكر الوعيد لمن أعان...، رقم: 4212، قال الشيخ الألباني: صحيح.»

(9) سیدنا ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مجھے جس چیز کا تم پر ڈر ہے وہ گمراہی کی خواہشات ہیں جو تمہارے پیٹوں اور شرمگاہوں میں ہوں گی اور وہ گمراہ کرنے والی خواہشات ہیں۔"

تخريج الحديث: «مسند أحمد: 4/420، قال شعيب الأرناؤط: رجاله ثقات-مجمع الزوائد: 1/188-صحيح ترغيب وترهيب، رقم: 2143.»

(10) سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: "عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا۔"

تخريج الحديث: «مسلم، كتاب الفتن...، باب لا تقوم الساعة...، رقم: 2916-مسند أحمد: 5/214-صحيح الجامع، رقم: 2979.»

(11) سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جو سال بھی آتا ہے اس کے بعد والا اس سے برا ہی ہوتا ہے۔ ہم نے یہ بات تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الفتن، باب لا يأتي زمان إلا الذي...، رقم: 7068-سنن ترمذي، كتاب الفتن، باب منه، رقم: 2206.»

(11) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میری امّت کا ہلاک ہونا قریش کے چند بے وقوف چھوٹے لڑکوں کے ہاتھوں ہے۔"

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الفتن، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: هلاك أمتي...، رقم: 7058-مسند أحمد: 2/288.»

(12) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آخر زمانہ میں ظالم امیر، فاسق وزیر، خائن قاضی، اور جھوٹے فقیہ ہوں گے، جس شخص نے وہ زمانہ پایا تو ان کا نہ عامل بنے، نہ نمبدار اور نہ ہی سپاہی۔“

تخريج الحديث: «مسند أبي يعلى، رقم: 1115 - معجم الأوسط، رقم: 4190 - مجمع الزوائد: 5/233.»

(13) سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر آسمان وزمین کے تمام باشندے ایک مسلمان کے قتل پر اکٹھے ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو جہنم میں ان کے چہروں کے بل اوندھا ڈالے گا۔“

تخريج الحديث: «صحيح ترغيب وترهيب، رقم: 2443، قال الشيخ الألباني: صحيح لغيره - مجمع الزوائد: 7/297.»

(14) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس امّت کے (73) تہتر فرقے ہوں گے، جو سب کے سب جہنم میں جائیں گے مگر ایک (جنّت میں جائے گا)“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون سا فرقہ ہو گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس طریقہ پر آج میں اور میرے صحابہ ہیں۔“

تخريج الحديث: «سنن أبي داؤد، كتاب السنة، باب شرح السنة، رقم: 4596، قال الشيخ الألباني: حسن صحيح - ابن حبان، رقم: 6731.»

(15) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم سورج کے مطلع (مشرق) کی طرف متوجہ ہوئے تو فرمایا: ”یہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہو گا، یہاں سے زلزلے، فتنے، گھوڑوں اور اون والے جانوروں کے مالک اور سخت دل لوگ سامنے آئیں گے۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الاستسقاء، باب ما قيل في الزلازل والآيات، رقم: 1037 - مسلم، كتاب الفتن ...، باب الفتنة من المشرق ...، رقم: 2905.»

(16) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قربِ قیامت کی یہ نشانی ہے کہ چاند پھول جائیں گے اور ایک رات کا چاند دیکھ کر اسے دو رات کا کہا جائے گا۔“

تخريج الحديث: «صحيح الجامع، رقم: 5898 - سلسلة صحيحة، رقم: 2292 - مجمع الزوائد: 3/146.»

(17) سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سخت جنگ و قتال اور فتنے میں نیکی کرنا اس طرح ہو گا جس طرح میری طرف ہجرت کر کے آنے کا ثواب ہوتا ہے۔“

تخريج الحديث: «مسلم، كتاب الفتن ...، باب فضل العبادة في الهرج، رقم: 2948 - سنن ترمذي، كتاب الفتن، باب الهرج والعبادة فيه، رقم: 2201 - سنن ابن ماجه، رقم: 3985.»

(18) سیدنا ابو ہریرہ اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عنقریب میرے بعد بعض کو بعض پر ترجیح دی جائے گی، اور ایسے امور سامنے آئیں گے جنہیں تم برا سمجھو گے۔“ صحابہ رضی

اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں، جب ایسے حالات ہوں تو ہم کیا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم حقداروں کو ان کے حق ادا کرو اور اپنا حق اللہ تعالیٰ سے مانگو۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الاسلام، رقم: 3603 - مسلم، كتاب الامارة، باب الوفاء ببيعة الخلفاء...، رقم: 1843.»

(19) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ امّت دنیا سے نہیں جائے گی جب تک اس میں تیس دجال اور کذاب نہ نکلیں گے۔ ہر ایک ان میں سے یہ کہے گا کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الفتن، باب، رقم: 7121 - مسلم، كتاب الفتن...، باب لاتقوم الساعة حتي يمر الرجل...، رقم: 157.»

(20) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فوت ہوئے تو عرب کے لوگ مرتد ہو گئے، اور منافق اپنی گردن اٹھائے اپنے لیے موقع و محل دیکھ رہے تھے، میرے باپ پر وہ مصیبت آن پڑی کہ اگر مضبوط چٹانوں پر آتی تو وہ ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو جاتیں۔ اور کہتی ہیں کہ لوگوں نے جس نقطے میں بھی اختلاف کیا میرا باپ اس کا حصّہ اور اس کا پھل لے کر اڑ گیا۔ پھر میں نے سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا تو وہ کہنے لگیں: وہ بڑے ہوشیار اور تیز تھے، اور وہ اکیلے ہی نہایت اعلیٰ طریق سے معاملے کا تانا بانا تیار کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ معاملات کے لیے ایسے ہی بے نظیر سردار تیار کیے ہیں۔ ریاشی کہتے ہیں: وہ بندہ جس کی کوئی مثال نہ ہو اسے «”نسیج وحدہ“» کہا جاتا ہے، اسی طرح «عییر وحدہ» اور «جحیش وحدہ» بھی کہا جاتا ہے۔ جیسا کہ ایک شاعر نے کہا: اس کی ماں اس کو اس طرح لاتی کہ وہ اپنی چادر کی پگڑی باندھے ہوئے تھا، وہ بہت تیز ہے اور سب کام اکیلے ہی انجام دینے والا ہے۔ قیس اپنے جوڑ سے سب کا دفاع کرتا ہے۔ جس بہادر کو ملتا ہے اس پر چڑھ دوڑتا ہے۔ ریاشی کہتے ہیں: اصمعی نے یہ شعر کہا: کیا وجہ یہ نیند مجھے خوش رکھتی ہے، میں اسے ہٹاتا ہوں مگر وہ مجھ پر جلدی کرتی ہے۔

تخريج الحديث: «معجم الأوسط، رقم: 4913، إسناده حسن - مجمع الزوائد: 9/50 - مطالب العالية، رقم: 3906.»

(21) سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب بنو ابوالعاص تیس افراد تک پہنچ جائیں گے تو اللہ تعالیٰ کے دین کے ذریعے لوگوں کو دھوکہ دیں گے، اور اللہ تعالیٰ کے مال کو وہ اپنی دولت سمجھیں گے، اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کو وہ اپنے نوکر چاکر خیال کریں گے۔“

تخريج الحديث: «مسند أحمد: 3/80 - مستدرك حاكم: 4/527، رقم: 8479 - مسند أبي يعلى، رقم: 6523 - معجم الأوسط، رقم: 7785 - سلسلة صحيحة، رقم: 744، قال الشيخ الألباني: صحيح.»

كِتَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ

جنت کا بیان

(1) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیز تیار کی ہے جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں اور نہ ہی کسی کان نے سنی ہے اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال آیا۔"

تخريج الحديث: «بخاري، بدء الخلق، باب ماجاء في صفة الجنة...، رقم: 3244- مسلم، كتاب الجنة وصفة...، باب صفة الجنة، رقم: 2824- سنن ترمذي، رقم: 3292- سنن ابن ماجه، رقم: 4328.»

(2) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! آپ مجھے اپنی جان، اہل، مال اور اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہیں، میں گھر میں ہوتا ہوں، تو جب آپ مجھے یاد آتے ہیں تو میں صبر نہیں کر سکتا یہاں تک کہ میں خود آپ کے پاس آجاتا ہوں، تو آپ کو دیکھ لیتا ہوں۔ پھر جب میں اپنی اور آپ کی موت کو یاد کرتا ہوں تو مجھے معلوم ہوتا ہے کہ آپ جنّت میں انبیاء کے ساتھ بلند مقام میں پہنچ چکے ہوں گے اور اگر میں جنّت میں داخل ہو گیا تو آپ کو نہیں دیکھ سکوں گا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کوئی جواب نہ دیا، یہاں تک کہ یہ آیت لے کر جبریل علیہ السلام آگئے: «﴿وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا﴾» "جو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے تو یہ لوگ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جو نبی، صدیق، شہید اور نیک لوگ ہوں گے، اور یہ لوگ اچھے ساتھی ہیں۔"

تخريج الحديث: «معجم الأوسط، رقم: 477- مجمع الزوائد: 7/7، إسناده صحيح، قال الهيثمي: رجاله رجال الصحيح، غير عبدالله بن عمران العابدي وهو ثقة.»

(3) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا میں تمہیں جنتی آدمی کے متعلق نہ بتاؤں؟" ہم نے کہا: کیوں نہیں یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نبی جنتی ہو گا اور صدیق، شہید، بچہ اور وہ آدمی جو اپنے بھائی سے ملاقات صرف اللہ کی رضا کے لیے کرتا ہے، یہ سب جنتی ہیں۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا میں تمہیں جنتی عورتوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: کیوں نہیں یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بچے جننے والی، محبت کرنے والی جب وہ غصے میں ہو، یا اس سے بدسلوکی کی جائے، یا اس کا خاوند اس پر ناراض ہو تو کہے: یہ میرا ہاتھ تیرے ہاتھ میں ہے، میں اس وقت تک سوؤں گی نہیں کہ جب تک تم مجھ سے راضی نہ ہو جاؤ۔"

تخريج الحديث: «معجم طبراني كبير: 19/140- مجمع الزوائد: 4/312.»

(4) سیدنا ابوہریرہ اور سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جنتیوں کو کہا جائے گا: بے شک تمہارا یہ حق ہے کہ تم ہمیشہ صحت مند رہو، اور تمہارا یہ حق ہے کہ تم زندہ رہو اور تمہیں کبھی موت نہ آئے، اور تمہارے لیے یہ بھی حق ہے کہ تم ہمیشہ جوان رہو کبھی بھی بوڑھے نہ ہو۔“

تخريج الحديث: «مسلم، كتاب الجنة وصفة...، باب في دوام نعيم أهل الجنة...، رقم: 2837- سنن ترمذي، كتاب تفسير القرآن، باب سورة الزمر، رقم: 3246.»

(5) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جنت میں صرف مومن ہی جائے گا، اور اللہ تعالیٰ اس دین کی مدد کسی فاسق، فاجر سے بھی لے لیتا ہے۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب المغازي، باب غزوة خيبر، رقم: 4203- مسلم، كتاب الإيمان، باب غلظ تحريم قتل الإنسان...، رقم: 111.»

(6) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امّت سے جنّت میں چار لاکھ آدمی داخل کرے گا۔“ تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس میں اضافہ کیجئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اور اتنے“، اور اپنی ہتھیلیاں اکٹھی کیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ابوبکر! یہ کافی ہے۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: عمر! چھوڑیے، اگر اللہ تعالیٰ ہم سب کو جنّت میں داخل کر دے تو تم پر کیا بوجھ ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اپنی ساری مخلوق کو صرف ایک ہتھیلی سے جنّت میں داخل کر سکتا ہے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عمر نے سچ کہا۔“ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

تخريج الحديث: «مسند أحمد: 3/165، قال شعيب الأرناؤط: إسناده صحيح.»

(7) سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہلِ جنّت کی بیویاں اپنے خاوندوں کو ایسی خوبصورت آوازوں میں گانے سنائیں گی کہ کسی نے بھی کبھی ایسی آوازیں نہ سنی ہوں گی۔ ان کے گانوں میں سے ایک گانا یہ ہو گا:

«نَحْنُ الْخَيِّرَاتُ الْحِسَانُ......أَزْوَاجُ قَوْمٍ كِرَامٍ
يَنْظُرْنَ بِقُوَّةِ أَعْيَانٍ»

”ہم بہترین اور خوبصورت ہیں۔ ہم معزز لوگوں کی بیویاں ہیں۔ ہم ٹھنڈی آنکھوں سے انہیں دیکھتی ہیں۔“

نیز وہ یہ گانے بھی ان کو سناتی ہیں:

«نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا يَمُتْنَهُ......نَحْنُ الْآمِنَاتُ فَلَا يَخَفْنَهُ
نَحْنُ الْمُقِيمَاتُ فَلَا يَظْعَنَّ»

”ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں، ہمیں موت نہیں آئے گی۔ ہم امن والی ہیں جو نہیں ڈریں گی۔ ہم یہاں ہمیشہ رہیں گی تو ہم وہ ہیں جو کوچ نہیں کریں گی۔“

تخریج الحدیث: «صحیح ترغیب وترھیب، رقم: 3749- معجم الأوسط، رقم: 4917- مجمع الزوائد: 10/419.»

(8) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جنتی جنّت میں ننگے بالوں والے، بغیر داڑھی کے سفید رنگ والے، سرمہ ڈالے ہوئے تینتیس سال کی عمر میں داخل ہوں گے۔ اور وہ آدم علیہ السلام کی پیدائش پر ساٹھ ہاتھ کے قد والے ہوں گے۔"

تخریج الحدیث: «سنن ترمذي، کتاب صفة الجنة، باب سن أهل الجنة، رقم: 2545، قال الشيخ الألباني: حسن- مسند أحمد: 2/343- مجمع الزوائد: 10/399.»

(9) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میرا ایک حوض ہو گا، اور میں اس پر تم سے پہلے پہنچنے والا ہوں گا۔"

تخریج الحدیث: «بخاري، کتاب الرقاق، باب فی الحوض، رقم: 6575- مسلم، کتاب الفضائل، باب اثبات حوض نبینا صلی اللہ علیہ وسلم وصفاته، رقم: 2290.»

(10) سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میرے لیے سدرة المنتہیٰ اٹھائی گئی تو وہاں چار نہریں تھیں، دو نہریں ظاہر تھیں اور دو پوشیدہ تھیں۔ جو دو نہریں ظاہر تھیں وہ نیل اور فرات تھیں، اور جو دو نہریں پوشیدہ تھیں وہ جنّت میں تھیں۔ پھر میرے پاس تین پیالے لائے گئے: ایک پیالے میں دودھ تھا، دوسرے پیالے میں شہد اور تیسرے پیالے میں شراب تھی، تو میں نے دودھ کا پیالہ لے کر پی لیا، تو مجھ سے کہا گیا: تو نے اور تیری امّت نے فطرت کو پالیا ہے۔"

تخریج الحدیث: «بخاري، کتاب الأشربة، باب شرب اللبن، رقم: 5610.»

كِتَابُ الْمَنَاقِبِ

مناقب کا بیان

(1) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میری امّت مرحومہ ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کا عذاب اس کے اپنے ہاتھ میں کر دیا ہے، جب قیامت کا دن ہو گا تو مسلمانوں کے ہر ایک آدمی کو دوسرے ادیان کا ایک آدمی دیا جائے گا جو اس کے جہنم سے چھٹکارے کے لیے فدیہ ہو جائے گا۔"

تخریج الحدیث: «معجم الأوسط، رقم: 974- سنن أبي داؤد، رقم: 4278- مسلم، کتاب التوبة، باب في سعة رحمة اللہ تعالیٰ علی المؤمنین...، رقم: 2/2767.»

(2) سیدنا عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مجھے جبریل علیہ السلام نے کہا ہے کہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنّت میں بانسوں کے مکان کی بشارت دیجیے، جس میں نہ شور ہو گا اور نہ کوئی تھکاوٹ ہو گی۔"

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب مناقب الأنصار، باب تزويج النبى صلى الله عليه وسلم خديجة...، رقم: 3817 - مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل خديجة...، رقم: 2433.»

(3) سیدنا عون بن ابی جحیفہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ حبشہ کی سرزمین سے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں کے درمیان والی جگہ کو بوسہ دیا اور فرمایا: "مجھے یہ بات معلوم نہیں کہ میں جعفر کے آنے سے زیادہ خوش ہوں یا خیبر کی فتح سے۔"

تخريج الحديث: «سنن أبى داؤد، كتاب الأدب، باب فى قبلة ما بين العينين، رقم: 5220، قال شيخ الألباني: ضعيف - مجمع الزوائد: 9/271 - طبراني كبير: 22/100، رقم: 244.»

(4) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے عالیہ (مدینہ کے اوپر والی جانب) کی سات عدد عجوہ کھجوریں صبح کے وقت کھائیں اس پر شام تک کوئی زہر یا جادو اثر نہیں کر سکتا۔"

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الأطعمة، باب العجوة، رقم: 5445 - مسلم، كتاب الأشربة، باب فضل تمر المدينة، رقم: 2047.»

(5) سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "پہلی امتوں میں جو گزر چکی ہیں، تمہارا وقت اتنا ہے جتنا عصر کی نماز سے غروبِ شمس تک ہے۔"

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب أحاديث الأنبياء، باب ما ذكر عن بني إسرائيل، رقم: 3459 - سنن ترمذي، رقم: 2871 - طبراني كبير: 12/338 - مجمع الزوائد: 10/311.»

(6) سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دس آدمی قریش کے جنتی ہیں۔ ابو بکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد، سعید بن زید، عبد الرحمان بن عوف، ابو عبیدہ بن الجراح (رضوان اللہ علیہم اجمعین) جنتی ہیں۔"

تخريج الحديث: «سنن أبى داؤد، كتاب السنة، باب فى الخلفاء، رقم: 4649. سنن ترمذي، كتاب المناقب...، باب مناقب عبد الرحمٰن بن عوف رضى الله عنه، رقم: 3747، قال الشيخ الألباني: صحيح.»

(7) سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب ہم غزوۂ تبوک سے واپس آئے تو ایک آدمی نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قیامت کب ہو گی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لوگوں پر ایک سو سال نہیں گزرے گا جبکہ زمین پر ایک بھی ذی روح موجود ہو جو کہ آج موجود ہے۔"

تخريج الحديث: «مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب بيان معنى قوله صلى الله عليه وسلم "على رأس مائة سنة ..."، رقم: 2539.»

(8) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بنو نجار کے ایک قبیلے سے گزرے تو کچھ لڑکیاں دف بجا رہی تھیں، اور کہہ رہی تھیں:

«نَحْنُ قَيْنَاتٌ مِنْ بَنِي النَّجَارِ

فَحَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِنْ جَارٍ»

”ہم بنو نجار کی لڑکیاں ہیں۔ ہمارے ہمسایہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہی اچھے ہمسایہ ہیں۔“

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَللّٰهُ يَعْلَمُ أَنَّ قَلْبِيْ يُحِبُّكُمْ»

”اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میرا دل تم سے محبت کرتا ہے۔“

تخريج الحديث: «سنن ابن ماجه، كتاب النكاح، باب الغناء و الدف، رقم: 1899، قال الشيخ الألباني: صحيح - مسند أبى يعلىٰ، رقم: 3409.»

(9) سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جنت والوں کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی، ان میں سے میری امّت کی اسّی صفیں ہوں گی۔“

تخريج الحديث: «سنن ترمذي، كتاب صفة الجنة، باب صفة أهل الجنة، رقم: 2546 - سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب صفة امة محمد صلى الله عليه وسلم، رقم: 4289، قال الشيخ الألباني: صحيح - مسند أحمد: 5/347.»

(10) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قریب ہے کہ جو شخص تم میں سے زندہ رہے تو عیسیٰ بن مریم کو امام، حاکم اور عادل کے طور پر دیکھے، وہ جزیہ کو معاف کریں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے اور جنگ اپنے اوزار اور بوجھ رکھ دے گی، یعنی جنگ کی ضرورت نہیں رہے گی۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب البيوع، باب قتل الخنزير، رقم: 2222 - مسلم، كتاب الإيمان، باب نزول عيسىٰ بن مريم حاكمًا...، رقم: 155 - سنن ترمذي، رقم: 2233.»

(11) سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری امّت کا بہترین زمانہ وہ ہے جس میں میں بھیجا گیا ہوں، پھر وہ جو ان کے بعد آنے والے، پھر وہ جو ان کے بعد آنے والے ہیں۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الشهادات، باب لا يشهد على شهادة...، رقم: 2652 - مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب فضل الصحابة...، رقم: 2533.»

(12) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں احمد، محمد، حاشر، المقفی اور الخاتم ہوں۔“

تخريج الحديث: «معجم الأوسط، رقم: 2280 - مسلم، رقم: 2354، مختصر - سنن ترمذي، رقم: 2840 مختصر.»

(13) سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو مجھے نبی ہونے سے پہلے ہی سلام کہا کرتا تھا۔"

تخريج الحديث: «مسلم، كتاب الفضائل، باب فضل نسب النبی صلى الله عليه وسلم...، رقم: 2277- سنن ترمذي، رقم: 3624- سنن دارمي، رقم: 20.»

(14) عمیرہ بن سعد کہتے ہیں: میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر دیکھا، وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو قسم دے رہے تھے کہ کون ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غدیرِ خم میں جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا وہ سنا ہو، وہ گواہی دے۔ تو بارہ آدمی اٹھے جن میں سیدنا ابوہریرہ، سیدنا ابوسعید اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہم تھے، انہوں نے یہ گواہی دی کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "اے اللہ! جس کا میں مولیٰ ہوں، علی بھی اس کا مولیٰ ہے۔ اے اللہ! جو اس کو دوست رکھے تو بھی اس سے دوستی رکھ، اور جو اس سے دشمنی رکھے تو بھی اس سے دشمنی رکھ۔"

تخريج الحديث: «مسند أحمد: 1/84، قال شعيب الأرناؤط: صحيح لغيره- مسند أبي يعلىٰ، رقم: 567.»

(15) شہر بن حوشب کہتے ہیں: میں اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی تعزیت کے لیے آیا تو وہ کہنے لگیں: ایک دفعہ میرے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور ایک چادر پر بیٹھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کوئی چیز لائیں، میں نے اس کو رکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: "حسن، حسین اور اپنے چچازاد کو بھی بلاؤ"، جب سارے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اکٹھے ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق فرمایا: "یہ میری خاص اولاد ہے، اور میرے اہلِ بیت ہیں۔ اے اللہ! ان سے گندگی اور نجاست کو دور کر دے، اور ان کو اچھی طرح پاک کر۔"

تخريج الحديث: «مسند أبي يعلىٰ، رقم: 7486، قال الشيخ الألباني: صحيح- سنن ترمذي، كتاب المناقب، باب فضل فاطمة بنت محمد صلى الله عليهما وسلم: 3871.»

(16) بریدہ بن حصیب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس کا میں مولیٰ اس کا علی بھی مولیٰ ہے۔"

تخريج الحديث: «سنن ترمذي، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضي الله عنه، رقم: 3713، قال الشيخ الألباني: صحيح.»

(17) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے فرمان: «﴿قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ﴾» "کہہ دیجیے میں تم سے قرابت میں دوستی رکھنے کے علاوہ اس پر کوئی مزدوری نہیں مانگتا" کے متعلق کہتے ہیں: قریش کا کوئی بھی قبیلہ نہیں تھا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ماں نہ ہو، حتیٰ کہ ہذیل میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک والدہ تھیں، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کہو میں تم سے اس پر کوئی اجر نہیں مانگتا، مگر اتنا چاہتا ہوں کہ تم میری قرابت داری کی حفاظت کرو اور مجھ سے نہ خیانت کرو اور نہ مجھے جھٹلاؤ، نہ تکلیف دو۔

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب المناقب، باب قول الله تعالىٰ: يا أيها الناس...، رقم: 3497- سنن ترمذي، كتاب تفسير القرآن، باب سورة حم عسق، رقم: 3251.»

(18) سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھر پر کھڑے ہوئے جس میں قریش کی ایک جماعت تھی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازے کی دونوں چوکھٹیں پکڑیں اور کہا: "کیا قریش کے بغیر کوئی گھر میں ہے؟" انہوں نے کہا: اور کوئی نہیں ہے، مگر ایک ان کا بھانجا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کسی قوم کا بھانجا بھی انہی میں سے ہوتا ہے۔" پھر فرمایا: "یہ معاملہ ہمیشہ قریش میں رہے گا جب تک کہ اگر ان سے رحم کا مطالبہ کیا جاتا ہے تو وہ رحم کرتے رہے اور جب تک وہ فیصلہ کریں گے تو انصاف سے کریں گے۔ اگر تقسیم کریں گے تو انصاف سے کریں گے، اور جو ان میں سے یہ کام نہ کرے گا تو اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔"

تخريج الحديث: «مسند أحمد: 4/396 - صحيح ترغيب و ترهيب، رقم: 2258 - مجمع الزوائد: 5/94.»

(19) جفشیش الکندی کہتے ہیں: کچھ لوگ کندہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو کہنے لگے کہ آپ ہم سے ہیں۔ انہوں نے آپ کا دعویٰ کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہم لوگ اپنی ماؤں پر تہمت نہیں لگاتے، اور ہم اپنے باپ سے نفی نہیں کرتے، ہم نضر بن کنانہ کی اولاد سے ہیں۔" یہ حدیث صرف جفشیش سے مروی ہے اور وہ صحابی ہیں، اور یہی وہ صحابی ہیں جو اشعث بن قیس کا ایک زمین کے متعلق جھگڑا لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو ان دونوں کے متعلق یہ آیت اتری: «﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾» "بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے تھوڑی قیمت دیتے لیتے ہیں۔" (آل عمران: 77)۔

تخريج الحديث: «مسند أحمد: 5/211، قال شعيب الأرناؤط: إسناده صحيح - ابن حبان، رقم: 5085 - مجمع الزوائد: 1/195 - طبراني كبير: 2/321.»

(20) سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: عمار نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "پاک کیے ہوئے پاک باز کو خوش آمدید۔"

تخريج الحديث: «سنن ترمذي، كتاب المناقب، باب مناقب عمار بن ياسر رضي الله عنه، رقم: 3798 - سنن ابن ماجه، كتاب المقدمة، باب فضل عمار بن ياسر رضي الله عنه، رقم: 146، قال الشيخ الألباني: صحيح.»

(21) سیدنا جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی مجھے دیکھتے تو مسکرا دیتے۔

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الأدب، باب التبسم و الضحك، رقم: 6089. مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل جرير بن عبد الله رضي الله عنه، رقم: 2475

(22) سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہمیں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے جابیہ کے مقام پر خطاب فرمایا تو فرمایا: جس طرح میں تم میں کھڑا ہوں اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں کھڑے ہوئے اور فرمانے لگے: "میرے صحابہ کی عزت کرو، پھر ان لوگوں کی جو ان کے بعد میں آنے والے ہیں، پھر ان لوگوں کی جو ان کے بعد آنے والے ہیں۔ پھر جھوٹ پھیل جائے گا، حتیٰ کہ آدمی گواہی دیتا پھرے گا حالانکہ اس سے گواہی طلب نہیں کی گئی ہو گی، اور وہ قسمیں کھاتا پھرے گا حالانکہ اس سے قسم نہیں لی گئی ہو گی، تو جو شخص جنّت کے مرکز میں جانا چاہتا ہے وہ مسلمانوں کی جماعت سے لگا رہے، کیونکہ اکیلے آدمی کے

ساتھ شیطان ہوتا ہے، اور وہ دو آدمیوں کے ساتھ ہونے سے دور ہو جاتا ہے۔ خبردار! کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ الگ نہ ہو کیونکہ ان میں تیسرا شیطان ہوتا ہے، خبردار! جس کو اس کی نیکی خوش کر دے اور اس کی برائی غمناک کر دے تو وہ مومن ہوتا ہے۔"

تخريج الحديث: «سنن ترمذي، كتاب الفتن، باب لزوم الجماعة، رقم: 2165، قال الشيخ الألباني: صحيح - ابن حبان، رقم: 4576 - معجم الأوسط، رقم: 2929.»

(23) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت باقی عورتوں پر اس طرح ہے جس طرح تمام کھانوں پر ثرید کی ہے۔"

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب فضائل الصحابة، باب فضل عائشة رضي الله عنها، رقم: 3770 - مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب في فضل عائشة رضي الله عنها، رقم: 2446 - سنن ترمذي، رقم: 3887.»

(24) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مجھے باعثِ ہدایت ورحمت بنا کر مبعوث کیا گیا۔"

تخريج الحديث: «سلسلة صحيحة، رقم: 490 - معجم الأوسط، رقم: 2981 - مجمع الزوائد: 8/257، إسناده صحيح.»

(25) سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اسلام غریب حالت میں شروع ہوا اور عنقریب اسی طرح لوٹ جائے گا جس طرح شروع ہوا، تو غریبوں کے لیے خوشی ہو۔" صحابہ نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! غریب کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو لوگوں کی اصلاح کر دیتے ہیں جب لوگ بگاڑ پیدا کریں۔"

تخريج الحديث: «مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان أن الإسلام...، رقم: 146 - سنن ترمذي، رقم: 2629 - مجمع الزوائد: 7/278.»

(26) سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بلند درجات والوں کو نیچے والے لوگ (جنّت میں اس طرح) دیکھیں گے جس طرح تم آسمان کے کناروں میں ستاروں کو دیکھتے ہو، اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ان میں سے ہوں گے اور بہت اچھے مقام میں ہوں گے۔"

تخريج الحديث: «سنن أبي داؤد، كتاب الحروف والقراءات، رقم: 3987 - سنن ترمذي، كتاب المناقب، باب مناقب أبي بكر الصديق رضي الله عنه، رقم: 3658 - سنن ابن ماجه، رقم: 96.»

(27) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا: "اے اللہ! انصار کو اور ان کی بیویوں کو اور ان کی اولاد کو اور ان کی اولاد کی اولاد کو معاف فرما دے۔"

تخريج الحديث: «مسند أحمد: 3/156، قال شعيب الأرناؤط: إسناده صحيح - معجم الأوسط، رقم: 1493 - مجمع الزوائد: 10/40.»

(28) سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، ایک دوسری سے بڑی ہے، ایک اللہ عزوجل کی کتاب ہے وہ آسمان سے زمین تک اللہ کی لمبی رسی ہے، اور دوسری اپنے اہلِ بیت کی اولاد، یہ دونوں کبھی جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوض کے پاس آکر مجھ سے ملاقات کریں گے۔"

تخریج الحدیث: «مسند أحمد: 3/14، قال شعیب الأرناؤط: حدیث صحیح من شواهده - مجمع الزوائد: 9/163.

(29) سیدنا عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے اور فضول بات بہت کم کرتے۔ نماز لمبی ادا کرتے اور خطبہ چھوٹا بیان کرتے، اور بیواؤں اور مسکینوں کے ساتھ چلنے سے نفرت نہ کرتے اور ان کی ضرورتیں پوری فرماتے تھے۔

تخریج الحدیث: «سنن نسائي، کتاب الجمعة، باب مایستحب من تقصیر الخطبة، رقم: 1415، قال الشیخ الألباني: صحیح - سنن دارمي، رقم: 74 - معجم الأوسط، رقم: 8197.»

(30) سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "امام اور حاکم قریش سے ہوں گے، ان میں سے نیک لوگ نیکوں کے اور برے لوگ بروں کے حاکم ہوں گے، اور ہر ایک کا حق ہے، تم حقدار کو اس کا حق ادا کرو اگرچہ تم پر ایک غلام حبشی کان کٹا امیر بنا دیا جائے تو اس کا حکم بھی سنو اور تسلیم کرو جب تک تمہیں تمہارے اسلام میں اختیار نہ دیا جائے۔ اگر کسی کو اس کے اسلام اور گردن اڑانے میں اختیار دیا جائے تو وہ اپنی گردن بڑھا دے اس کی ماں اسے گم پائے کیونکہ اسلام جانے کے بعد اس کی دنیا رہے گی نہ ہی آخرت رہے گی۔"

تخریج الحدیث: «صحیح الجامع، رقم: 2757 - مجمع الزوائد: 4/192.»

(31) سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں آلِ ابی معیط کی بکریاں چرایا کرتا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے ان کے ساتھ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی تھے، انہوں نے کہا: "لڑکے! تیرے پاس دودھ ہے؟" میں نے کہا: ہاں! لیکن میں امانت دار ہوں۔ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تیرے پاس کوئی بکری ہے جس سے بکرے نے ملاپ نہ کیا ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں! بغیر تھنوں کے بکری، انہوں نے کہا: سلامتی ہو۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے تھنوں کی جگہ میں ہاتھ پھیرا، اس کے تھن نہیں تھے تو ناگہانی تھنوں میں دودھ آگیا، اور وہ بھر گئے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کریدا ہوا پتھر لے آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں دودھ نکالا، پھر سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو پلایا اور مجھے بھی پلایا، پھر تھنوں سے فرمایا: "سکڑ جا۔" تو وہ سکڑ گئے جس طرح پہلے تھے، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ چیز دیکھی تو میں نے کہا: مجھے بھی یہ سکھا دو، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: "اللہ تعالیٰ تجھ میں برکت کرے، تو تعلیم یافتہ لڑکا ہے۔" تو میں مسلمان ہو گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اور ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حراء پر تھے تو سورۃ مرسلات

نازل ہوئی، تو میں نے اسے لے لیا، وہ تر و تازہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ کی تھی، پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ستر سورتیں یاد کر لیں اور باقی قرآن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے لیا۔

تخريج الحديث: «مسند أحمد: 1/379، قال شعيب الأرناؤط: إسناده حسن - ابن حبان، رقم: 6504 - مسند أبي يعلى، رقم: 5096.»

(32) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تمہارے پاس یمن والے آئے ہیں تو وہ نہایت نرم دل ہیں۔ ایمان یمن کا ہے اور حکمت یمن کی ہے اور فقہ بھی یمن کی ہے۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب المغازي، باب قدوم الأشعريين و أهل اليمن، رقم: 4390 - مسلم، كتاب الإيمان، باب تفاضل أهل الإيمان...، رقم: 52.»

(33) سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما کو اپنے ساتھ ملاتے ہوئے یہ کہہ رہے تھے: ”یہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور فاطمہ کے بیٹے ہیں، اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں ان سے محبت کرتا ہوں۔“

تخريج الحديث: «سنن ترمذي، كتاب المناقب، باب مناقب الحسن...، رقم: 3769، قال الشيخ الألباني: حسن - ابن حبان، رقم: 6967۔»

(34) سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری امّت میں سے میری امّت کے ساتھ سب سے زیادہ رحم کرنے والا ابو بکر رضی اللہ عنہ ہے، اور سب سے نرم رویہ رکھنے والا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہے، اور میری امّت میں سے حیا کے لحاظ سے سب سے سچا عثمان رضی اللہ عنہ ہے، اور سب سے زیادہ فیصلے کرنے والا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہے، اور سب سے زیادہ حلال و حرام کو جاننے والا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہے جو قیامت کے دن علماء سے آگے آگے چل کر آئیں گے تیر پھینکنے کی جگہ کے برابر، اور میری امّت میں سے سب سے زیادہ قاری ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہے، اور علمِ میراث جاننے والے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ہیں، اور عویمر کو عبادت کی صلاحیت دی گئی (یعنی ابو درداء رضی اللہ عنہ کو) اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہو۔“

تخريج الحديث: «سنن ترمذي، كتاب المناقب، باب مناقب معاذ بن جبل ... رضي الله عنهم، رقم: 3790، قال الشيخ الألباني: صحيح - مسند أحمد: 3/281 - ابن حبان، رقم: 7131 - مسند أبي يعلى، رقم: 5763.»

(35) سیدنا عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: سیدنا عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”خالد! اہلِ بدر میں سے کسی شخص کو تکلیف نہ دینا کیونکہ اگر تم اُحد پہاڑ جتنا سونا بھی خرچ کر دو تو ان کے عمل کو نہیں پہنچ سکتے۔“ تو سیدنا خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ مجھے برا بھلا کہتے ہیں اور میں اس کا جواب دیتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”خالد کو تکلیف نہ دو، یہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے جس کو اللہ نے کفار پر ڈال دیا ہے۔“

تخریج الحدیث: «ابن حبان، رقم: 7091، قال شعیب الأرناؤط: إسناده صحیح - مجمع الزوائد: 9/349.»

(36) سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھاتے تو کھانے کی تسبیح ہمیں سنائی دیتی۔

تخریج الحدیث: «بخاري، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الإسلام، رقم: 3579 - سنن ترمذي، کتاب المناقب، باب، رقم: 3633.»

(37) سیدنا سائب بن یزید رحمہ اللہ کے غلام عطا کہتے ہیں: میں نے سائب بن یزید کی داڑھی سفید دیکھی جب کہ ان کا سر سفید نہیں ہوا، تو میں نے انہیں کہا: اے میرے مولیٰ! کیا وجہ ہے کہ آپ کا سر سفید نہیں ہوا؟ انہوں نے کہا: کبھی بھی سفید نہیں ہو گا، اس لیے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزرے اور میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں کو سلام کہا، تو بچوں میں سے میں نے سلام کا جواب دیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اور فرمایا: "تیرا کیا نام ہے؟" میں نے کہا: سائب بن یزید بن اخت النمر، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر ہاتھ رکھا اور فرمایا: "اللہ تعالیٰ تجھ میں برکت کرے۔" تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کی جگہ کبھی سفید نہیں ہوتی۔

تخریج الحدیث: «معجم الأوسط، رقم: 4841 - مجمع الزوائد: 9/409، إسناده صحیح.»

(38) سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حسن بن علی رضی اللہ عنہما بھی تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے: "میرا یہ بیٹا سیّد ہے، اور اللہ عزوجل اس کے ذریعے مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں عنقریب صلح کرادے گا۔"

تخریج الحدیث: «بخاري، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الإسلام، رقم: 3629 - سنن أبی داؤد، کتاب السنۃ، باب ما یدل علی ترك الکلام فی الفتنۃ، رقم: 4662 - سنن ترمذي، رقم: 3773 - سنن نسائي، رقم: 1411.»

(39) سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "ہر نبی کا ایک خاص معاون اور مددگار ہوتا ہے، اور میرا معاون زبیر ہے، جو میری پھوپھی کا بیٹا ہے۔"

تخریج الحدیث: «بخاري، کتاب الجهاد و السیر، باب فضل الطلیعة، رقم: 2846 - مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل طلحة و الزبیر رضي الله عنهما، رقم: 2415.»

(40) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں میں سے کبھی کسی عورت کو نہیں مارا، اور نہ کسی اور چیز کو اپنے ہاتھ سے مارا ہے مگر یہ کہ اللہ کی راہ میں جہاد کریں، اور جو تکلیف بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی ساتھی سے پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا کبھی انتقام نہیں لیا۔ مگر جب اللہ تعالیٰ کی حرمتوں کی ہتک اور توہین ہوتی تو اللہ کے لیے اس کا انتقام لیتے تھے۔

تخریج الحدیث: «مسلم، کتاب الفضائل، باب مباعدته...، رقم: 2328 - معجم الأوسط، رقم: 5428.»

(41) سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: تمہارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دی جاتی ہیں؟ ابو عبد اللہ جدلی نے کہا: میں نے کہا: سبحان اللہ! یہ کیسے ہو سکتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیو کیسے گالیاں دی جاتی ہیں؟ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کیا سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو گالیاں نہیں دی جاتیں، اور اس کو بھی جو ان سے محبت کرتا ہے؟ میں گواہی دیتی ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان سے محبت کرتے تھے۔

تخریج الحدیث: «مسند أحمد: 6/323، قال شعیب الأرناؤط: إسنادہ صحیح - مسند أبی یعلی، رقم: 7013- معجم الأوسط، رقم: 344- مستدرك حاكم: 3/130.»

(42) سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کہا: ”تو مجھ سے اس طرح ہے جس طرح ہارون علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام سے تھے، مگر اتنی بات ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب فضائل الصحابة، باب مناقب علي بن أبي طالب رضي الله عنه، رقم: 3706- مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علي بن أبي طالب رضي الله عنه، رقم: 2404.»

(43) سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے پچیس دفعہ بخشش کی دعا مانگی، ہر دفعہ میں اپنے ہاتھوں سے شمار کرتا رہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا تو نے اپنے باپ کا قرضہ ادا کر دیا ہے؟“ تو میں کہتا: جی ہاں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: ”اللہ تعالیٰ تجھے معاف کر دے۔“

تخريج الحديث: «معجم الأوسط، رقم: 5894.»

(44) سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اپنے رب کے ساتھ تین باتوں میں موافقت کی، ایک تو میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کاش کہ ہم مقامِ ابراہیم کو نماز کی جگہ بنالیں، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: « ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾» (البقرۃ: 125) یعنی ”تم مقامِ ابراہیم کو جائے نماز بنالو۔“ دوسری بات یہ تھی، میں نے کہا: کاش کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کو پردا کرائیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہر اچھا اور برا آدمی آتا ہے، تو اللہ تعالیٰ نے پردے کی آیت نازل فرمادی: « ﴿وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ﴾» (الأحزاب: 53) یعنی ”جب تم ان سے کچھ سامان مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو۔“ تیسری بات یہ تھی، میں نے کہا: بدر کے قیدیوں کی گردنیں اڑا دو، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے مشورہ لیا تو انہوں نے فدیہ لینے کا مشورہ دیا، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی: « ﴿مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ﴾» (الانفال: 67) ”کسی نبی کے لیے مناسب نہیں کہ اس کے لیے قیدی ہوں یہاں تک کہ وہ زمین میں خون ریزی کرے۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الصلاة، باب ما جاء في القبلة...، رقم: 402- مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عمر رضی الله عنه، رقم: 2399.»

(45) سیدنا ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں جنّت میں داخل ہوا تو اپنے آگے کچھ آہٹ محسوس کی، تو میں نے کہا: جبریل! یہ کیا آواز ہے؟ انہوں نے کہا: یہ بلال ہیں آپ کے آگے چل رہے ہیں۔"

تخريج الحديث: «صحيح الجامع، رقم: 3369-مجمع الزوائد: 9/299.»

(46) سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے تو پانی نایاب ہو گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک برتن منگوایا اور اس میں اپنا ہاتھ رکھا تو میں نے پانی کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے نکل کر گرتے ہوئے دیکھا۔

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الوضو، باب الوضوء من التور، رقم: 200-سنن نسائي، رقم: 78.»

(47) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما جنّت کے ادھیڑ عمر والوں کے سردار ہوں گے۔"

تخريج الحديث: «سنن ابن ماجه، كتاب المقدمة، باب فضل أبى بكر الصديق رضي الله عنه، رقم: 95، قال الشيخ الألباني: صحيح-معجم الأوسط، رقم: 8808-ابن حبان، رقم: 6904.»

(48) سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بُرا بھلا مت کہو کیوں کہ تم میں سے کوئی آدمی اگر اُحد پہاڑ کے برابر سونا صدقہ کرے تو وہ ان کے ایک مد یا اس کے نصف مد کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا۔"

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب فضائل الصحابة، باب قول النبى صلى الله عليه وسلم "لو كنت متخذًا خليلًا"، رقم: 3673-مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب تحريم سب الصحابة رضي الله عنهم، رقم: 2540.»

(49) سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "انصار میرے اہل وعیال اور بھید کی جگہ والے ہیں، ان کے نیکی کرنے والے سے ان کی نیکی قبول کرو اور ان کے برائی کرنے والے سے درگزر کرو۔"

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب مناقب الأنصار، باب قول النبى صلى الله عليه وسلم اقبلوا من محسنهم...، رقم: 3801-مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل الانصار رضي الله عنهم، 2510.»

(50) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ مدینہ کے لیے یہ دعا کی: "اے اللہ! ان کے صاع اور مد میں برکت ڈال۔"

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب كفارات الأيمان، باب صاع المدينة، رقم: 6714. مسلم، كتاب الحج، باب فضل المدينة...، رقم: 1368.»

(51) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے، اور میرا منبر جنّت کے دروازوں میں ایک دروازے پر ہے۔"

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب فضل الصلاة، باب فضل ما بين القبر والمنبر، رقم: 1196-سنن ترمذي، كتاب المناقب، باب فى فضل المدينة، رقم: 3916.»

(52) سیدنا حارث بن ربعی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہمارے بہترین سواروں میں ابو قتادہ ہیں اور بہترین پیدل چلنے والوں میں سلمہ بن اکوع۔“

تخريج الحديث: «مسلم، كتاب الجهاد والسير، باب غزوة ذي قرد وغيرها، رقم: 1807- مسند أحمد: 4/52- مجمع الزوائد: 9/363- طبراني كبير: 7/20، رقم: 6252.»

كِتَابُ الْحُدُوْدِ

حدود کا بیان

(1) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہاتھ کاٹنا دینار کی چوتھائی یا اس سے اوپر پر ضروری ہے۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الحدود، باب قول الله تعالى: والسارق والسارقة...، رقم: 6789- مسلم، كتاب الحدود، باب حد السرقة ونصابها، رقم: 2/1684.»

(2) سیدنا عمرو بن الحمق الخزاعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص نے کسی کو اپنے خون پر امانت دار سمجھا مگر اس نے اس کو مار ڈالا تو اگرچہ مقتول کافر ہی کیوں نہ ہو، میں اس کے قاتل سے بری اور لاتعلق ہوں۔“

تخريج الحديث: «سنن ابن ماجه، كتاب الديات، باب من أمن رجلًا على دمه فقتله، رقم: 2688، قال الشيخ الألباني: صحيح- مجمع الزوائد: 6/285.»

(3) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس فرمان: «﴿فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ﴾» (البقرة: 178) کے متعلق کہتے ہیں: بنو اسرائیل میں سے جب کوئی عمداً قتل کر دیا جاتا تو ان کے لیے صرف قصاص ہی تھا مگر تمہارے لیے دیت بھی اللہ نے حلال کر دی ہے، اور ایک کو نیکی اور خوش اسلوبی کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے اور دوسرے کو حکم دیا کہ وہ نیکی سے دیت ادا کرے، پس یہ تمہارے رب کی طرف سے آسانی ہے۔

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الديات، باب من قتل له قتيل...، رقم: 6881- معجم طبراني كبير، رقم: 11155.»

(4) سیدنا عروہ کہتے ہیں: سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ ایک چور کو ملے تو اس کی سفارش کی، انہیں کہا گیا: یہ سفارش اس وقت تک ہے جب تک ہم امام تک پہنچ جائیں، انہوں نے کہا کہ جب (مقدمہ) امام تک پہنچ جائے تو سفارش کرنے اور سفارش قبول کرنے والے پر اللہ تعالیٰ لعنت کرتے ہیں، جیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تخريج الحديث: «موطأامام مالك، رقم: 1525 - معجم الأوسط، رقم: 2284 - مجمع الزوائد: 6/259.»

(5) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو اپنے غلام کو زنا کی تہمت لگائے تو قیامت کے دن اس پر تہمت کی حد لگائی جائے گی۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب المحاربين، باب قذف العبيد، رقم: 6858 - مسلم، كتاب الأيمان، باب التغليظ على من قذف...، رقم: 1660.»

(6) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: عرینہ کی ایک جماعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ آئی تو انہوں نے مدینے کی آب وہوا کو ناموافق پایا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو صدقے کے اونٹوں کی طرف بھیج دیا، وہاں انہوں نے ان کا دودھ پیا تو وہ ٹھیک ہو گئے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ ہانک کر لے گئے، اور اسلام سے مرتد ہو گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تلاش کرنے کا حکم دیا، وہ پا لیے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ ڈالے اور ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیر دیں۔

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الوضوء، باب أبوال الإبل...، رقم: 233 - مسلم، كتاب القسامة...، باب حكم المحاربين والمرتدين، رقم 1671 - سنن أبو داؤد، رقم: 4364 - سنن ترمذي، رقم: 72.»

(7) سیدنا سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے کسی سے ناحق زمین ایک بالشت بھی چھین لی تو قیامت والے دن اس کو سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب بدء الخلق، باب ما جاء في سبع أرضين، رقم: 3195 - مسلم، كتاب المساقاة، باب تحريم الظلم...، رقم: 1610.»

(8) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”بے زبانوں (یعني چوپاوں) کا نقصان رائیگان ہے اور رکاز میں پانچویں حصہ کا فیصلہ کیا ہے۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الزكاة، باب في الركاز الخمس، رقم: 1499 - مسلم، كتاب الحدود، باب جرح العجماء...، رقم: 1710.»

وضاحت: بے زبانوں (یعني چوپاوں)

(9) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے اپنے بھائی پر کوئی ظلم کیا تو وہ اس سے آج کے دن ہی، اس کی نیکیاں لی جانے سے پہلے، معاف کروالے کہ وہاں درہم ہوں گے نہ دینار، اور اگر اس کے نیک اعمال ہوں گے تو اس کے ظلم کے برابر اس سے لیے جائیں گے، اور اگر اس کے اعمال نیک نہ ہوئے تو اس حقدار کی برائیاں اس پر ڈالی جائیں گی۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب المظالم والغصب، باب من كانت له مظلمة...، رقم: 2449 - سنن ترمذي، كتاب صفة القيامة...، باب ما جاء في شأن الحساب والقصاص، رقم: 2419.»

(10) سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور زنا کا اقرار کیا، وہ حاملہ تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو وضع حمل تک مؤخر کر دیا۔ پھر اس کے متعلق حکم دیا تو اس کے کپڑے کس دیے گئے، پھر اس کو رجم کرنے کا حکم دیا، پھر اس پر نماز پڑھی، ایک آدمی نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اس پر نماز پڑھ رہے ہیں حالانکہ اس نے زنا کیا اور آپ نے اس کو رجم کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ایسی توبہ مدینے کے ستر آدمی کریں تو ان کی توبہ قبول ہو جائے گی، کیا اس سے افضل تجھے کوئی چیز مل سکتی ہے کہ اس نے سخاوت کی یعنی جان دے دی؟“

تخريج الحديث: «مسلم، كتاب الحدود، باب من اعترف على نفسه بالزنا، رقم: 1696.»

(11) سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اللہ کے نزدیک ایک مؤمن کا قتل قیامت کے دن پوری دنیا کے تباہ ہونے سے بڑا ہے۔“

تخريج الحديث: «سنن ترمذي، كتاب الديات، باب تشديد قتل المؤمن، رقم: 1395 - سنن نسائي، كتاب تحريم الدم، باب تعظيم الدم، رقم: 3992، قال الشيخ الألباني: صحيح.»

(12) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ کی زمین میں ایک حد کا قائم کرنا اس کے رہنے والوں کے لیے چالیس دن بارش برسنے سے بہتر ہے۔“

تخريج الحديث: «سنن نسائي، كتاب قطع السارق، باب الترغيب في إقامة الحد، رقم: 4908 - سنن ابن ماجه، كتاب الحدود، باب إقامة الحدود، رقم: 2537 - ابن حبان، رقم: 4397.»

كِتَابُ الْأَدْعِيَةِ وَ الْأَذْكَارِ

اذکار کا بیان

(1) سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ کلمات سکھائے کہ جب وہ اپنے بستر کی طرف جائے تو وہ اس طرح کہے: ”«اَللّٰهُمَّ وَجَّهْتُ وَجْهِي اِلَيْكَ، وَ اَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ، وَ فَوَّضْتُ أَمْرِيْ اِلَيْكَ، وَ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ، رَهْبَةً مِنْكَ، وَ رَغْبَةً اِلَيْكَ، وَ لَا مَلْجَأَ وَ لَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا اِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَ نَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ.» ”اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ تیری طرف موڑ دیا، اور اپنی پیٹھ تیرے سپرد کر دی، اور اپنا معاملہ تیرے حوالے کر دیا، اور اپنی جان بھی تیرے حوالے کر دی، تجھ سے ڈرتے ہوئے، اور تیری طرف رغبت کرتے ہوئے، کوئی تجھ سے جائے پناہ اور جائے نجات تیرے بغیر نہیں ہے، میں تیری نازل کردہ کتاب پر ایمان لایا ہوں اور تیرے

بھیجے ہوئے رسول پر بھی ایمان لایا ہوں۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: اگر وہ اسی رات موت کا شکار ہو جائے تو اس کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔"

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الوضوء، باب فضل من بات على الوضوء، رقم: 247- مسلم، كتاب الذكر والدعاء...، باب الدعاء عند النوم، رقم: 2710- سنن أبي داؤد، رقم: 5046- سنن ترمذي، رقم: 3394.»

(2) سیدنا رافع بن خدیج کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا: «سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ☐ » پڑھے بغیر اپنی مجلس سے نہ اٹھتے، پھر فرماتے: "یہ مجلس کا کفارہ ہے۔"

تخريج الحديث: «سنن أبي داؤد، كتاب الأدب، باب في كفارة المجلس، رقم: 4857- سنن ترمذي، كتاب الدعوات، باب مايقول إذا قام من المجلس، رقم: 3433، قال الشيخ الألباني: صحيح- سنن نسائي، رقم: 1345- مجمع الزوائد: 10/141.»

(3) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص کسی مریض کے پاس جا کر یوں کہے: «أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَّشْفِيَكَ» "میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں جو بہت بڑا ہے اور بڑے عرش کا رب ہے کہ وہ تجھے شفا دے۔" یہ بات سات دفعہ کہے تو اگر اس کی موت کا وقت نہ آ چکا ہو گا تو اسے شفا دی جائے گی۔"

تخريج الحديث: «سنن أبي داؤد، كتاب الجنائز، باب الدعاء للمريض...، رقم: 3106- سنن ترمذي، كتاب الطب، باب، رقم: 2083، قال الشيخ الألباني: صحيح- مسند أحمد: 1/239- مستدرك حاكم: 1/493، رقم: 1269.»

(4) سیدنا عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احزاب کے دن یہ دعا کی: "«اَللّٰهُمَّ مُنَزِّلَ الْكِتَابِ، مَجْرِيَ السَّحَابِ، سَرِيْعَ الْحِسَابِ، هَازِمَ الْأَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ.» "اے اللہ! کتاب کو نازل کرنے والے، بادلوں کو چلانے والے، جلدی حساب لینے والے، کفار کی جماعتوں کو شکست دینے والے ان کو شکست دے اور ان کو جھنجھوڑ دے۔"

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الجهاد والسير، باب الدعاء على المشركين...، رقم: 2933- سنن ترمذي، كتاب الجهاد، باب الدعاء عند القتال، رقم: 1678- سنن ابن ماجه، رقم: 2796.»

(5) سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص «سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ» پڑھتا ہے اس کے لیے ایک کھجور کا درخت لگ جاتا ہے۔"

تخريج الحديث: «سنن ترمذي، كتاب الدعوات، باب فضل التسبيح...، رقم: 3465، وقال: حسن "صحيح" غريب- ابن حبان، رقم: 826- مستدرك حاكم: 1/693.»

(6) سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں کہ جب تو ان کو پڑھے تو تیرے گناہ معاف کر دیے جائیں: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ»۔"

تخریج الحدیث: «سنن ترمذي، كتاب الدعوات، رقم: 3504- مسند أحمد: 1/92، قال شعيب الأرناؤط: حسن.

(7) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف تشریف لائے تو فرمایا: ''اپنی ڈھال لے لو۔'' ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا کوئی دشمن آ گیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی جہنم سے ڈھال لے لو۔ یہ کلمات پڑھا کرو: «سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ.» یہ کلمات قیامت کے روز آگے سے، پیچھے سے نجات دینے والے اور باقی رہنے والے اچھے کلمات ہوں گے۔''

تخریج الحدیث: «مستدرك حاكم: 1/725، حديث صحيح على شرط مسلم- مجمع الزوائد: 10/89- معجم الأوسط، رقم: 3179- سلسلة صحيحة، رقم: 2714- صحيح ترغيب وترهيب: 2/112، رقم: 1567.»

(8) سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے ابراہیم الخلیل علیہ السلام کو اس رات دیکھا جس میں مجھے اسراء کرایا گیا، تو انہوں نے کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اپنی امّت کو میری طرف سے سلام کہو، اور انہیں بتاؤ کہ جنّت عمدہ مٹی کی ہے، میٹھے پانی والی ہے، مگر وہ کھلے خالی میدان ہیں جن میں درخت «سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ» پڑھنے سے لگا دیئے جاتے ہیں۔''

تخریج الحدیث: «سنن ترمذي، كتاب الدعوات، باب، رقم: 3462، قال الشيخ الألباني: حسن- مجمع الزوائد: 10/91- معجم الأوسط، رقم: 4170.»

(9) سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا میں تجھے ایک ایسی دعا نہ سکھاؤں کہ اگر تجھ پر پہاڑ جیسا قرضہ ہو تو وہ بھی ادا ہو جائے: اے معاذ! یوں دعا کرو: «اَللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ، تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ، وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ، وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ، وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ، بِيَدِكَ الْخَيْرِ، إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، رَحْمَانُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، تُعْطِيهُمَا مَنْ تَشَاءُ، وَتَمْنَعُ مِنْهُمَا مَنْ تَشَاءُ، ارْحَمْنِي رَحْمَةً تُغْنِيْنِي بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ.»

تخریج الحدیث: «صحيح ترغيب وترهيب، رقم: 1821، قال الشيخ الألباني: حسن.»

(10) سیدنا ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ رحمت بھیجتا ہے۔''

تخریج الحدیث: «مسلم، كتاب الصلاة، باب الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم بعد التشهد، رقم: 408- بخاري، أدب المفرد، رقم، 645- مسند أحمد: 3/261.»

(11) سیدنا حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں مسلمان ہو گیا ہوں تو میں کون سی دعا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یوں دعا کرو: «اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَهْدِيكَ لِأَرْشَدِ أَمْرِي وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي.» ''اے اللہ! میں تجھ سے اپنے بہت اچھے کام کی طرف راہنمائی مانگتا ہوں، اور اپنے نفس کی شر سے پناہ چاہتا ہوں۔''

تخریج الحدیث: «مسند أحمد: 4/217، قال شعيب الأرناؤط: إسناده صحيح- معجم الأوسط، رقم: 7875.»

(12) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما کو ان کلمات کے ساتھ پناہ کی دعا کرتے تھے: ” «أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ.» ”میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے پورے کلمات کے ساتھ ہر شیطان سے اور ہر زہرِ قاتل والے جانور سے اور ہر لگ جانے والی نظرِ بد سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب أحاديث الأنبياء، باب يذفون/الصافات، رقم: 3371- سنن أبى داؤد، كتاب السنة، باب في القرآن، رقم: 4737- سنن ترمذي، رقم: 2060- سنن ابن ماجه، رقم: 3525.»

(13) سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے: ” «اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رِزْقًا طَيِّبًا وَعِلْمًا نَافِعًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا.» ”اے اللہ! میں تجھ سے اچھا رزق، نافع علم اور قبول کیا جانے والا عمل مانگتا ہوں۔“

تخريج الحديث: «سنن ابن ماجه، كتاب إقامة الصلاة والسنة، باب مايقال بعد التسليم، رقم: 925، قال الشيخ الألباني: صحيح- مسند أحمد: 6/305- مجمع الزوائد: 10/111.»

(14) سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”رات میں ایک ایسی گھڑی ہے جس میں جو مسلمان شخص بھی اللہ تعالیٰ سے مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے دے دیتا ہے اور یہ (گھڑی) ہر رات میں ہوتی ہے۔“

تخريج الحديث: «مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب في الليل ساعة مستجاب فيها الدعاء، رقم: 757.»

(15) سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا، وہ کسی مصیبت میں مبتلا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”شاید تو نے اپنے رب سے دعا کی ہو کہ وہ تجھ پر جلد مصیبت بھیج دے؟“ اس نے کہا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تو نے اپنے رب سے عافیت کیوں نہیں مانگی؟ تو نے یہ کہنا تھا: «﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾» ”اے ہمارے رب! ہمیں دنیا و آخرت میں بھلائی عنائت فرما اور آگ کے عذاب سے ہمیں محفوظ فرما۔“

تخريج الحديث: «مسلم، كتاب الذكر والدعاء...، باب كراهة الدعاء بتعجيل...، رقم: 2688- سنن ترمذي، كتاب الدعوات، باب عقد التسبيح باليد، رقم: 3487- مسند أحمد: 3/107- معجم الأوسط، رقم: 6118.»

(16) سیدنا نافع رحمہ اللہ کہتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہما جب بھی کسی مجلس میں بیٹھے تو چند کلمات کہے، ان سے ان باتوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے کہا کہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ساتھ دعا کرتے تھے: ” «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي. اَللّٰهُمَّ أَرْزُقْنِي مِنْ طَاعَتِكَ مَا يَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَ مَعْصِيَتِكَ وَارْزُقْنِي مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تُبَلِّغُنِي بِهِ رَحْمَتَكَ وَارْزُقْنِي مِنَ الْيَقِينِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيَّ مِنْ مَصَائِبِ الدُّنْيَا وَبَارِكْ فِي سَمْعِي وَبَصَرِي

وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّي وَاجْعَلْ ثَأْرِيْ عَلَي مَنْ ظَلَمَنِيْ وَانْصُرْنِيْ عَلَي مَنْ عَادَانِيْ وَلَاتَجْعَلْ مُصِيْبَتِيْ فِيْ دِيْنِيْ وَلَاتَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّيْ وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِيْ.»"

تخريج الحديث: «سنن ترمذي، كتاب الدعوات، باب، رقم: 3502، قال الشيخ الألباني: حسن - مستدرك حاكم: 1/709، رقم: 1934.»

(17) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا کیا کرتے تھے: " «اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ جَعَلْتَهُ عِصْمَةَ أَمْرِيْ وَأَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ جَعَلْتَ فِيْهَا مَعَاشِيْ وَأَصْلِحْ لِيْ آخِرَتِي الَّتِيْ جَعَلْتَ إِلَيْهَا مَعَادِيْ وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَالْمَوْتَ رَاحَةً لِيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ.» "یا اللہ! میرے دین کو سنوار دے جو میری آخرت کے کام کا حافظ اور نگہبان ہے اور سنوار دے میری دنیا کو جس میں میری روزی اور زندگی ہے اور سنوار دے میری آخرت کو جس میں میری بازگشت ہے اور کر دے زندگی کو میرے واسطے ہر بہتری میں زیادتی کا سبب اور کر دے موت کو میرے واسطے ہر ایک برائی سے راحت کا سبب۔"

تخريج الحديث: «مسلم، كتاب الذكر...، باب في الأدعية، رقم: 2720.»

(18) سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو «الم تَنْزِيلُ السجدة» اور «تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ» پڑھنے سے پہلے سوتے نہیں تھے۔

تخريج الحديث: «سنن ترمذي، كتاب فضائل القرآن، باب فضل سورة الملك، رقم: 2892 - مسند أحمد: 3/340، قال شعيب الأرناؤط: حديث صحيح - سنن دارمي، رقم: 3409 - بخاري أدب المفرد، رقم: 1207.

(19) سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم سے کچھ ڈر محسوس کرتے تو یوں کہتے:" «اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ وَنَدْفَعُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ.» "اے اللہ! ہم ان کی برائیوں سے تیری پناہ طلب کرتے ہیں اور تجھے ان کے بالمقابل کرتے ہیں۔"

تخريج الحديث: «سنن أبي داؤد، كتاب تفريع أبواب الوتر، باب ما يقول إذا خاف قومًا، رقم: 1537، قال الشيخ الألباني: صحيح - مسند أحمد: 4/414 - ابن حبان، رقم: 4765 - مستدرك حاكم: 2/154.»

(20) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک آدمی نے کہا: میں نے کوئی بھی گناہ چھوٹا ہو یا بڑا انہیں چھوڑا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا تو اللہ کے بغیر کسی کے معبود نہ ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے کی شہادت دیتا ہے؟" اس نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ چیز ان سب پر غالب آجاتی ہے۔"

تخريج الحديث: «معجم الأوسط، رقم: 7077 - صحيح ترغيب وترهيب، رقم: 3164 - مجمع الزوائد: 10/83.»

(21) سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوعائش زید بن صامت بنو زریق کے ایک آدمی کے پاس سے گزرے تو اس نے بیٹھ کر یہ دعا پڑھی: «اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ يَا مَنَّانُ، يَا بَدِيْعَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ.» "اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں اس لیے کہ تیرے ہی لیے تمام تعریفیں ہیں، نہیں ہے

کوئی معبود برحق سوائے تیرے، تو بہت احسان کرنے والا ہے، تو ہی آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے اور وجود میں لانے والا ہے، اے عظمت وجلال اور احسان والے۔" تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کی ایک جماعت کو فرمایا: "کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس شخص نے کن کلمات سے دعا کی؟" انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس نے اللہ تعالیٰ کے اس اسم اعظم کے ساتھ دعا کی جس کے ذریعے اگر وہ پکارا جائے تو قبول فرماتا ہے۔ اور جب اس سے مانگا جائے تو عطا فرماتا ہے۔"

تخريج الحديث: «سنن نسائي، كتاب السهو، باب الدعاء بعد الذكر، رقم: 1301، قال الشيخ الألباني: صحيح - مسند أحمد: 3/120 - مجمع الزوائد: 10/156.»

(22) سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دعا ہی عبادت ہے۔" پھر یہ آیت پڑھی: «﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ﴾» "تمہارے رب نے فرمایا: مجھے پکارو میں تمہاری پکار قبول کروں گا، جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں وہ جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہو جائیں گے۔"

تخريج الحديث: «سنن أبي داؤد، كتاب تفريع أبواب الوتر، باب الدعاء، رقم: 1479 - سنن ترمذي، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة البقرة: 2969، قال الشيخ الألباني: صحيح - سنن ابن ماجه رقم: 3828 - بخاري أدب المفرد، رقم: 714.»

(23) سیدنا ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے ابو موسیٰ! کیا میں تجھے جنّت کے خزانوں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں؟" میں نے کہا: کیوں نہیں، ضرور بتائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "«لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ.»"

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الدعوات، باب الدعاء إذا علا عقبة، رقم: 6384 - مسلم، كتاب الذكر والدعاء ...، باب استحباب خفض الصوت ...، رقم: 2704.»

كِتَابُ الرِّقَاقِ

دلوں کو نرم کرنے کا بیان

(1) سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اتنا نادم کسی بات پر نہیں ہوا جتنا نادم اس بات پر ہوا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا کے متعلق کچھ نہ پوچھا، تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا تھا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہوا کس چیز سے بنی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کی خوشبو سے، جس کو اللہ تعالیٰ رحمت کے ساتھ بھی بھیجتا ہے اور عذاب کے ساتھ بھی۔“

تخريج الحديث: «سنن أبي داؤد، كتاب الأدب، باب مايقول إذا هاجت الريح، رقم: 5097، قال الشيخ الألباني: صحيح - سنن ابن ماجه، رقم: 3727 - بخاري أدب المفرد، رقم: 719.»

(2) سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے جسم کا کچھ حصہ پکڑا اور فرمایا: ”اے عبد اللہ! دنیا میں اس طرح رہو گویا تم مسافر ہو یا راستے سے گزرنے والے ہو، اور اپنے آپ کو قبر والوں میں شمار کرو۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الرقاق، باب قول النبى صلى الله عليه وسلم: كن فى الدنيا ...، رقم: 6416 - سنن ترمذي، كتاب الزهد، باب قصر الأمل، رقم: 2333 - سنن ابن ماجه، رقم: 4114 - مسند أحمد: 2/24.»

(3) سیدنا نبیط بن شریط رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: ”ہر نیکی صدقہ ہے۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الأدب، باب كل معروف صدقة، رقم: 6021 - مسلم، كتاب الزكاة، باب بيان أن اسم الصدقة ...، رقم: 1005

(4) سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس شخص کو دیکھو جو تم سے نیچے درجے کا ہو، اور جو تم سے اونچا ہو اسے نہ دیکھو۔ اس طرح تم زیادہ قریب ہو گے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کو حقیر نہ سمجھو۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الرقاق، باب لينظر إلى من هو أسفل ...، رقم: 6490 - مسلم، كتاب الزهد والرقائق، باب ماجاء أن الدنيا سجن ...، رقم: 2963.»

(5) سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ایک آدمی اپنی قوم کی حمایت کرتا ہے اور اپنے ساتھیوں کا دفاع کرتا ہے، کیا اسے بھی اور لوگوں کی طرح حصہ ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے اُمّ سعد کے بیٹے! تیری ماں تجھے گم پائے، تم تو اپنے کمزوروں کی وجہ سے رزق دیے جاتے ہو اور مدد کیے جاتے ہو۔“

تخريج الحديث: «مسند أحمد: 1/173 - معجم الأوسط، رقم: 2249 - فتح الباري، كتاب الجهاد: 6/89.»

(6) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو نبی ہو یا امیر ہو اس کے اندر دو پوشیدہ چیزیں ہیں، ایک وہ جو نیکی اور بھلائی کی طرف دعوت دیتی ہے اور اس کی طرف اس کی راہنمائی کرتی ہے، اور دوسری وہ پوشیدہ طاقت جو اس سے دشمنی کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتی۔ تو جو پوشیدہ دشمنی سے محفوظ رہا وہ ہر برائی سے بچ گیا۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الأحكام، باب بطانة الإمام...، رقم: 7198- سنن نسائي، كتاب البيعة، باب بطانة الإمام: 4207.»

(7) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھاتا اور پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ انڈیلتا ہے۔"

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الأشربة، باب آنية الفضة، رقم: 5634- مسلم، كتاب اللباس و الزينة، باب تحريم أواني الذهب...، رقم: 2065.»

(8) سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر ابن آدم کی دو وادیاں مال ہو تو پھر بھی وہ آرزو کرے گا کہ مجھے ایک تیسری وادی بھی مل جائے۔ ابن آدم کے پیٹ کو صرف مٹی ہی بھر سکتی ہے، اور جو توبہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔"

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الرقاق، باب مايتقى من فتنة المال، رقم: 6437- مسلم، كتاب الزكاة، باب لو أن لابن آدم...، رقم: 1048- مجمع الزوائد: 10/244.»

(9) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص مسلمانوں کے کسی کام کا ذمّہ دار بنایا گیا اس نے اگر ان کو دھوکہ دیا تو وہ جہنم میں ہو گا۔"

تخريج الحديث: «معجم الأوسط، رقم: 3481- صحيح ترغيب و ترهيب، رقم: 2206- مجمع الزوائد: 5/213.»

(10) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "میں جس کی دو پیاری آنکھیں لے لوں، تو وہ صبر کرے اور ثواب کا طلبگار ہو، تو میں اس کے اجر میں کم از کم جنّت پر راضی ہوں گا۔"

تخريج الحديث: «سنن ترمذي، كتاب الزهد، باب ذهاب البصر، رقم: 2401، قال الشيخ الألباني: صحيح- سنن ابن ماجه، رقم: 1597- ابن حبان، رقم: 2930.»

(11) سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لوگوں کی مثال اونٹوں کی سی ہے کہ سو میں سے ایک بھی سواری کے قابل نہیں پاؤ گے۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہم اس جیسے ہزار میں سے صرف مومن مرد کو ہی بہتر سمجھتے ہیں۔"

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الرقاق، باب رفع الأمانة، رقم: 6498- مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب قوله صلى الله عليه وسلم: الناس كإبل...، رقم: 2547- سنن ترمذي، رقم: 2872- مسند أحمد: 2/7.»

(12) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نرم ہے اور ہر کام میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔"

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب استتابة المرتدين، باب إذا عرض الذمي...، رقم: 6927- مسلم، كتاب البر و الصلة و الآداب، باب فضل الرفق، رقم: 2593.»

(13) سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: ”جو شخص مسلمانوں کے کسی کام پر نگراں بنایا گیا، اگر اس نے ان کی خیر خواہی اس طرح نہ کی جس طرح وہ اپنی جان کی خیر خواہی اور کوشش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے روز جہنم میں اوندھے منہ ڈالے گا۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الزكاة، باب قول الله تعالى ﴿لَايَسـأَلُوْنَ النَّاسَ إِلْحَافًا﴾ ...، رقم: 1478- مسلم، كتاب الإيمان، باب تألف قلب من يخاف ...، رقم: 150.»

(14) سیدنا بلال بن حارث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آدمی اللہ کی رضامندی کی کوئی بات کہتا ہے جس کی وہ پرواہ نہیں کرتا، تو وہ قیامت کے دن تک اللہ کی رضامندی والوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔ اور ایک آدمی اللہ کے غصّے کی بات زبان سے نکالتا ہے جس کی اسے پرواہ نہیں، تو وہ قیامت تک اللہ کے غصّے والوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔“

تخريج الحديث: «سنن ترمذي، كتاب الزهد، باب في قلة الكلام، رقم: 2319، قال الشيخ الألباني: صحيح- ابن حبان، رقم: 281- مستدرك حاكم: 1/106- معجم الأوسط، رقم: 4550.»

(15) سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں، کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں اپنی امّت میں سے ایسے لوگ نہیں چاہتا جو قیامت کے دن تہامہ پہاڑ جیسی نیکیاں لے کر آئیں اور اللہ تعالیٰ ان نیکیوں کو بکھرا ہوا کوڑا کرکٹ بنادے۔“ صحابہ نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں بتائیے وہ کن اوصاف والے ہیں تاکہ ہم ان جیسے نہ ہوں، جب کہ ہمیں ان کا علم نہیں ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ تمہارے بھائیوں میں سے ہیں، وہ ایسے لوگ ہیں کہ جب وہ خلوت اختیار کرتے ہیں تو اللہ کی حرام کردہ چیز کا ارتکاب کرتے ہیں۔“

تخريج الحديث: «سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب ذكر الذنوب، رقم: 4245، قال الشيخ الألباني: صحيح- مسند شاميين، رقم: 680- معجم الأوسط، رقم: 4632.

(16) سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں ہر ایک نگران ہے اور اس سے اپنی نگرانی کے متعلق پوچھا جائے گا۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب العتق، باب كراهية التطاول على الرقيق ...، رقم: 2554- مسلم، كتاب الإمارة، باب فضيلة الإمام العادل ...، رقم: 1829.

(17) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اگر کسی معاملہ میں موجود ہو تو وہ یا تو سچی بات کہے یا خاموش رہے۔“

تخريج الحديث: «مسلم، كتاب الرضاع، باب الوصية بالنساء، رقم: 1468- صحيح الجامع، رقم: 6500.»

(18) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو لوگ دنیا میں اچھے اور نیک ہیں وہ آخرت میں نیک اور اچھے ہوں گے، اور جو لوگ دنیا میں برے ہیں وہ آخرت میں بھی برے ہوں گے۔“

تخريج الحـديـث: «صـحيح الجـامع، رقم: 3796- صـحيح ترغيب و ترهيب، رقم: 890، قال الشيـخ الألباني: حسن لغيره- مجمع الزوائد: 7/263.»

(19) سیدنا سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں: ایک آدمی اپنے بھائی کو حیا کے متعلق نصیحت کر رہا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس کو چھوڑ دو کیونکہ حیا ایمان میں سے ہے۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الأدب، باب الحياء، رقم: 6118- مسـلم، كتاب الإيمان، باب بيان عدد شعب الإيمان...، رقم: 36.»

(20) سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اپنے دو جبڑوں کے درمیان (زبان) اور دو ٹانگوں کے درمیان والی چیز (شرمگاہ) کا میرے لیے ضامن ہو جائے تو میں اس کے لیے جنّت کا ضامن ہو جاتا ہوں۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الرقاق، باب حفظ اللسان، رقم: 6474- سنن ترمذي، كتاب الزهد، باب حفظ اللسان، رقم: 2408- مجمع الزوائد: 10/300.»

(21) سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے معاملے میں کسی ملامت گر کی ملامت کسی اچھے کام میں رکاوٹ نہ بنے، اور میں اپنے سے پست آدمی کی طرف دیکھوں اور جو مجھ سے اونچا ہے اسے نہ دیکھوں، اور مجھے مساکین کے ساتھ محبت کرنے اور ان کے قریب ہونے کی وصیت فرمائی۔ اور مجھے سچ کہنے کی وصیت کی اگرچہ کڑوا ہو، اور مجھے صلہ رحمی کا حکم دیا اگرچہ وہ پیٹھ پھیر لے، اور یہ وصیت کی کہ میں کسی سے کچھ بھی سوال نہ کروں، اور یہ کہ میں زیادہ تر «لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّابِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ» پڑھوں، کیونکہ یہ جنّت کے خزانوں میں سے ہے۔

تخريج الحديث: «مسند أحمد: 5/173، قال شعيب الأرناؤط: حديث صـحيح- ابن حبان، رقم: 449- مسند الحارث، رقم: 467- مجمع الزوائد: 7/265.»

(22) سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک آدمی نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کونسا آدمی سب سے بہتر ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس کی عمر لمبی ہو اور عمل اچھا ہو۔“ اس نے کہا: اور برا کون ہے؟ فرمایا: ”جس کی عمر لمبی ہو اور عمل برا ہو۔“

تخريج الحديث: «مسند أحمد: 5/49، قال شعيب الأرناؤط: حديث حسن- مجمع الزوائد: 10/203- سنن ترمذي، كتاب الزهد، باب منه، رقم: 2330- معجم الأوسط، رقم: 5449- صحيح الجامع، رقم: 3297.»

(23) سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے معاملے میں مداہنت کرنے والے اور اللہ کے حقوق قائم کرنے والے کی مثال اس قوم کی طرح ہے جو ایک کشتی میں بیٹھے تو ایک آدمی کو ایک جگہ مل گئی اور وہ کہنے لگا: یہ تمہارا راستہ ہے اور مجھ پر سے تمہاری یہ گزرگاہ ہے، میں یہاں ایک سوراخ کر لوں گا پھر اس سوراخ سے وضو کر لوں گا اور وہاں سے پانی بھی لے لوں گا، اور اس طرح اپنی ضرورت پوری کر لوں گا۔“ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا:"اگر انہوں نے اسے چھوڑ دیا کہ وہ سوراخ کرلے تو وہ خود بھی ہلاک ہو جائے گا اور انہیں بھی ہلاک کر دے گا۔ اور اگر انہوں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تو وہ بھی نجات حاصل کرے گا اور وہ سارے بھی بچ جائیں گے۔"

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الشركة، باب هل يقرع في القسمة...، رقم: 2493- سنن ترمذي، كتاب الفتن، باب منه، رقم: 2173- مسند أحمد: 4/268.»

(24) سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی، اس کے ساتھ اس کے دو بیٹے بھی تھے، اس نے آکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تین کھجوریں دیں، گویا ان تینوں کے لیے ایک ایک کھجور تھی، اس نے اپنے بیٹوں کو ایک ایک کھجور دی۔ انہوں نے وہ کھالیں، پھر وہ دونوں اپنی ماں کی طرف دیکھنے لگے تو اس نے تیسری کھجور پھاڑ کر دونوں میں نصف نصف بانٹ دی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"اپنے بیٹوں پر رحم کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس عورت پر بھی رحم کر دیا۔"

تخريج الحديث: «مسلم، كتاب البر و الصلة و الآداب، باب فضل الإحسان...، رقم: 2630- سنن ابن ماجه، كتاب الأدب، باب بر الوالد...، رقم: 3668- مسند أحمد: 5/252. معجم طبراني كبير: 3/78.»

(25) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:"تین آدمیوں سے قیامت کے روز میں جھگڑا کروں گا، ایک وہ آدمی جس نے مجھے اللہ کا وعدہ دیا پھر دھوکا کیا، ایک وہ آدمی جس نے ایک آزاد آدمی کو بیچ کر اس کی قیمت کھالی، ایک وہ جس نے ایک مزدور لیا تو اس سے کام پورا لے لیا مگر مزدوری پوری نہ دی۔"

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب البيوع، باب إثم من باع حرًا، رقم: 2227- سنن ابن ماجه، كتاب الرهون، باب أجر الأجراء، رقم: 2442.»

(26) سیدنا عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"تم میں سے ہر ایک سے اللہ تعالیٰ اس طرح کلام فرمائے گا کہ درمیان میں کوئی ترجمان نہیں ہو گا، وہ دائیں طرف دیکھے گا تو اپنے اعمال دیکھے گا اور بائیں جانب دیکھے گا تو اپنے اعمال کو ہی دیکھے گا، آگے دیکھے گا تو اسے آگ دکھائی دے گی، تو تم آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ہی بچ سکو۔"

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الرقاق، باب صفة الجنة و النار، رقم: 6563- مسلم، كتاب الزكاة، باب الحث على الصدقة...، رقم: 1016- سنن نسائي، رقم: 2553.»

(27) سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"قیامت کے روز تصویر بنانے والوں کو اٹھا کر کہا جائے گا: جو مخلوق تم نے بنائی تھی اس میں جان ڈالو۔"

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب اللباس، باب عذاب المصورين يوم القيامة، رقم: 5951- سنن نسائي، رقم: 5361.»

(28) سیدنابراابن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"کوئی بھی رگ یا آنکھ نہیں مگر گناہ سے بے قرار ہوتی ہے، اور جو مصیبتیں اللہ تعالیٰ روک دیتا ہے وہ اس سے زیادہ ہیں۔"

تخریج الحدیث:«صحیح الجامع، رقم:5521-سلسلة صحیحة، رقم:2215-مجمع الزوائد:7/175.»

(29) سیدناابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"اے ابوہریرہ! جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تیری قسمت میں لکھا ہے اس پر خوش رہو تو تم تمام لوگوں سے زیادہ غنی ہو جاؤ گے، اور تم پرہیز گار بن جاؤ تو اللہ کے عبادت گزار بندے بن جاؤ گے، اور جو کچھ اپنے لیے پسند کرتے ہو وہی دوسروں کے لیے پسند کرو تو تم مومن ہو جاؤ گے، اور اپنے ہمسائے سے ہم سائیگی اچھی رکھو تو تم مسلمان ہو جاؤ گے۔ بہت ہنسنے سے بچو کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مار دیتا ہے، اور قہقہہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے، اور مسکرانا اللہ کی طرف سے۔"

تخریج الحدیث:«سنن ابن ماجه، کتاب الزهد، باب الورع والتقویٰ، رقم:4217، قال الشیخ الألباني: صحیح-مسند أحمد:4/70-مجمع الزوائد:10/296.»

(30) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"جس کو کوئی چیز میسر نہ ہو وہ اس سے اپنے آپ کو میسر شدہ بتائے تو ایسا شخص جھوٹ کا جوڑا پہننے والے کی طرح ہے۔"

تخریج الحدیث:«بخاري، کتاب النکاح، باب المتشبع بما لم ینل...، رقم:5219-مسلم کتاب اللباس والزینة، باب النهي عن التزویر...، رقم:2129.»

(31) سیدنااسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"جو دوسروں پر رحم نہ کرے اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا"۔

تخریج الحدیث:«بخاري، کتاب الأدب، باب رحمة الناس والبهائم، رقم:6013-سنن ترمذي، رقم:1922-ابن حبان، رقم:457.»

(32) سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"جس نے ایک غلام مسلمان آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس کے ایک ایک جوڑ کو آگ سے آزاد کر دے گا۔"

تخریج الحدیث:«بخاري، کتاب العتق، باب ماجاء في العتق وفضله، رقم:2517-سنن ترمذي، رقم:1541-مجمع الزوائد:4/343.»

(33) سیدنا حذیفہ بن الیمان، سیدنا عقبہ بن عمرو اور سیدنا ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہم تینوں آپس میں ملے تو ان میں سے کسی ایک نے دوسرے کو کہا کہ جو تم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث سنی ہے وہ بیان کرو تو ان میں سے ایک نے یہ حدیث بیان کی اور دوسرے نے اس کی تصدیق کی۔ حدیث یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"قیامت کے دن ایک آدمی کو لا کر اللہ کے آگے کھڑا کر دیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا:"تو نے مرنے کے بعد اپنے پیچھے کونسا عمل چھوڑا تھا؟" تو وہ کہے گا: اے اللہ! میں لوگوں سے خرید و فروخت کرتا تھا، جب میں کسی تنگ دست سے معاملہ کرتا تو اس کو ڈھیل دے دیتا۔ تو اللہ

تعالیٰ فرمائے گا: ”میں تو اپنے بندے سے تجاوز کرنے کا زیادہ حقدار ہوں“، پھر اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دیں گے۔“ جب یہ حدیث ایک صحابی نے بیان کی تو دوسرے نے کہا: ہاں! تو نے سچ کہا، اسی طرح میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے۔

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الاستقراض، باب حسن التقاضي، رقم: 2391- مسلم، كتاب المساقاة، باب فضل إنظار المعسر، رقم: 1560.»

كِتَابُ التَّوْبَةِ وَ الْإِسْتِغْفَارِ

توبہ واستغفار کا بیان

(1) سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نادم اور شرمندہ ہونا بھی توبہ ہے۔“

تخريج الحديث: «سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب ذكر التوبة، رقم: 4252، قال الشيخ الألباني: صحيح - مسند أحمد: 1/376.»

(2) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں روزانہ اللہ سے 100 دفعہ استغفار کرتا ہوں، اور اس کی طرف توبہ کرتا ہوں۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الدعوات، باب استغفار النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الیوم واللیلة، رقم: 6307 - سنن ترمذي، كتاب تفسير القرآن، باب سورة محمد، رقم: 3259- مجمع الزوائد: 10/208.»

كِتَابُ الْقِرَاءَاتِ

قرآءت کا بیان

(1) سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی: «﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾» ”اور تم مقامِ ابراھیم کو نماز کی جگہ بنالو۔“

تخريج الحديث: «سنن أبی داود، كتاب الحروف والقراءات، باب، رقم: 3969، قال الشيخ الألباني: صحيح - سنن نسائي، رقم: 2964- معجم الأوسط، رقم: 701.»

(2) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مجھے جبریل علیہ السلام نے ایک حرف پڑھایا تو میں اس سے زیادہ کی رعایت مانگتا رہا تو وہ دیتے رہے یہاں تک کہ سات لغات تک پہنچ گئے۔“ زہری کہتے ہیں: سات لغات سے مراد یہ امر ہے جبکہ وہ ایک ہی معنی میں رہے، حلال اور حرام میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی ہو۔

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب بدء الخلق، باب ذكر الملائكة، رقم: 3219- مسلم، كتاب فضائل القرآن...، باب بيان أن القرآن أنزل على سبعة أحرف...، رقم: 819.»

(3) سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں یوں پڑھا: «﴿فَرُوْحٌ وَرَيْحَانٌ﴾» ”خوشی اور خوشبو ہو گی۔“

تخريج الحديث: «سنن أبي داؤد، كتاب الحروف والقراءات، باب، رقم: 3991- سنن ترمذي، كتاب القراءات، باب سورة الواقعة، رقم: 2938، قال الشيخ الألباني: صحيح- مجمع الزوائد: 7/156.»

(4) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے «﴿فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ﴾» پڑھا یعنی ”دلدل کے چشمے میں۔“

تخريج الحديث: «سنن أبي داؤد، كتاب الحروف والقراءات، باب، رقم: 3986- سنن ترمذي، كتاب القراءات، باب من سورة الكهف، رقم: 2934، قال الشيخ الألباني: صحيح المتن- مجمع الزوائد: 7/155.»

كِتَابُ الطِّبِّ

طب کا بیان

(1) سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے جو بیماری بھی پیدا فرمائی اس کے لیے دوا بھی پیدا فرمائی سوائے موت کے۔“

تخريج الحديث: «مجمع الزوائد: 5/84- كنزل العمال، رقم: 28217- سلسلة صحيحة، رقم: 1650.»

(2) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر کسی چیز سے علاج چاہا جاتا ہو اور بیماری کے لیے وہ نفع مند ہو تو وہ سینگی لگانا ہے، جو بیماری سے نفع دیتی ہے۔“

تخريج الحديث: «سنن أبي داؤد، كتاب النكاح، باب في الأكفاء، رقم: 2102، قال الشيخ الألباني: حسن- سنن ابن ماجه، كتاب الطب، باب الحجامة، رقم: 3476.»

(3) سیدنا اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دیہات سے کچھ لوگ آئے، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں بائیں جانب سے پوچھ رہے تھے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یوں کرنے میں کوئی حرج ہے؟ کیا یوں کرنے میں کوئی حرج ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے تمام تنگیاں معاف کر دیں، مگر جو شخص کسی مسلمان مرد سے ظلم کے ساتھ قرض لے اس میں اس پر حرج ہو گا اور وہ ہلاک ہو گا۔“ کہنے لگے: کیا ہم فلاں چیز سے علاج کروا سکتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ کے بندو! علاج کراؤ، اللہ تعالیٰ نے جو

بیماری نازل کی تو اس کی شفاء بھی نازل فرمائی، مگر ایک بیماری یعنی بڑھاپا۔" کہنے لگے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! انسان کو جو کچھ دیا گیا ہے اس میں سے سب سے بہتر چیز کون سی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ اچھے اخلاق ہیں۔"

تخريج الحديث: «سنن ابن ماجه، كتاب الطب، باب ما أنزل الله داءً إلا أنزل له شفاءً، رقم: 3436، قال الشيخ الألباني: صحيح.»

كِتَابُ الشَّفَاعَةِ

شفاعت کا بیان

(1) سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اہلِ قبلہ میں سے لاتعداد لوگ جہنم میں جائیں گے جن کو صرف اللہ ہی جانتا ہے، چونکہ انہوں نے اللہ کی نافرمانی اس کی معصیت پر جرأت اور اس کی اطاعت سے مخالفت کے لیے کی ہوگی، تو مجھے اجازت دی جائے گی کہ میں اللہ کی تعریف سجدہ کی حالت میں کروں گا۔ جس طرح اس کی تعریف کھڑے ہو کر کروں گا۔" (اور راوی نے لمبی حدیث ذکر کی جو اس طرح ہے): "مجھے کہا جائے گا: "اپنا سر اٹھاؤ جو مانگو دیا جائے گا، اور سفارش کرو قبول کی جائے گی۔"

تخریج الحدیث: «صحیح ترغیب وترھیب: 3/239 - مجمع الزوائد: 10/376 - کنزل العمال، رقم: 39115.»

(2) سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لوگ قیامت کے دن اٹھائے جائیں گے تو وہ پُل صراط کے دونوں کناروں سے اس طرح نیچے گریں گے جس طرح پتنگے آگ پر گرتے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی سے جس کو چاہے گا نجات دے دے گا، پھر فرشتوں، نبیوں اور شہداء کو اجازت دی جائے گی تو وہ سفارش کریں گے تو ان کی سفارش قبول کی جائے گی، اور اللہ تعالیٰ جہنم سے اس شخص کو بھی نکال دیں گے جس کے دل میں ذرہ بھر بھی ایمان ہو گا۔"

تخريج الحديث: «مسند أحمد: 5/43، قال شعيب الأرناؤط: إسناده حسن - مجمع الزوائد: 10/359 - كنزل العمال: 39037.»

(3) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قیامت کے دن میری سفارش میری امّت میں سے اہلِ کبائر کے لیے ہوگی۔"

تخريج الحديث: «سنن أبي داؤد، كتاب السنة، باب في الشفاعة، رقم: 4739، قال الشيخ الألباني: صحيح - سنن ترمذي، كتاب صفة القيامة...، باب منه، رقم: 2435 - مجمع الزوائد: 10/378.

(4) سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنگ میں تھے، تو جب ہم بیدار ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود نہیں تھے، ہم انہیں تلاش کرنے لگے، ہم اسی حال میں تھے کہ ہم نے چکی رگڑنے کی آواز سنی تو ہم اس آواز کے پاس چلے گئے، وہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے تو ہم نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم! آپ اپنے بستر سے اٹھتے ہیں اور ہم بھی آپ کے آس پاس ہوتے ہیں، پھر آپ ہم میں سے کسی کو بیدار بھی نہیں کرتے، حالانکہ ہم دشمن کی سرزمین میں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میرے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک پیغام لانے والا آیا، پھر اس نے مجھے دو باتوں میں اختیار دیا، یا تو میری نصف امّت کو اللہ تعالیٰ جنّت میں داخل کر دے یا سفارش کا موقع عطا فرمائے گا۔ تو میں نے سفارش کو پسند کر لیا۔" ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے بھی سفارش والوں میں کر دے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: "اے اللہ! ابو موسیٰ کو بھی سفارش والوں میں داخل فرما دے۔" پھر ایک اور کہنے لگے: میرے لیے بھی دعا کریں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دوسرا بھی اسی طرح ہے۔" پھر ایک اور نے کہا، تو جب زیادہ لوگ ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میری سفارش ہر اس شخص کے لیے ہو گی جو لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت دیتا ہو۔"

تخریج الحدیث: «مسند أحمد: 4/404، قال الشيخ شعيب الأرناؤط: إسناده حسن.»

كِتَابُ التَّفْسِيرِ وَ فَضَائِلِ الْقُرآنِ

تفسیر و فضائل القرآن کا بیان

(1) سیدنا یزید بن اخنس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دو چیزوں کے علاوہ ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کرو۔ ایک وہ آدمی جس کو اللہ نے قرآن عطا فرمایا تو وہ اس کے ساتھ رات دن قیام کرتا ہے، اور جو اس میں ہے اس کی پیروی کرتا ہے، تو کوئی آدمی یہ کہہ سکتا ہے کہ اگر اللہ مجھے بھی اسی طرح عنایت فرما دے جیسے اس کو عنایت فرمایا تو میں بھی اس کو اچھی طرح آگے تقسیم کروں۔ اور ایک آدمی وہ ہے جس کو اللہ مال عطا کرے تو وہ اس کو خرچ کرے اور صدقہ کرے، تو کوئی آدمی یہ کہہ سکتا ہے کہ کاش اللہ مجھے بھی عطا فرمائے تو میں بھی اسی طرح کروں۔"

تخریج الحدیث: «مسند أحمد: 4/104، قال شعيب الأرناؤط: حديث صحيح.»

(2) سیدنا نعمان بن بشیر انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے کتاب لکھی اور وہ عرش پر اس کے پاس ہے، اور اس نے اس میں سے دو آیتیں نازل کیں جن سے سورۂ بقرۃ ختم کی، اور شیطان اس گھر میں نہیں جاتا جس میں یہ آیتیں تین راتیں پڑھی جائیں۔"

تخریج الحدیث: «سنن ترمذي، كتاب فضائل القرآن، باب آخر سورة البقرة، رقم: 2882، قال الشيخ الألباني: صحيح - مستدرك حاكم: 1/750، رقم: 2065 - معجم الأوسط، رقم: 1360.»

(3) سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مجھ پر قرآن مجید کی تلاوت کر۔“ تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ پر پڑھوں حالانکہ آپ پر نازل ہوا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں چاہتا ہوں کہ کسی دوسرے سے سنوں۔“ پھر میں سورۂ نساء کو پڑھنے لگا یہاں تک کہ اس آیت تک پہنچا: «﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا﴾» تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں اور میں رک گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ سے جو کچھ بھی تو مانگ تجھے دے دیا جائے گا۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب تفسير القرآن، باب سورة النساء (فكيف إذا جئنا...)، رقم: 4582 - سنن أبي داؤد، كتاب العلم، باب في القصص، رقم: 3668.»

(4) سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قرآن کا خیال رکھو، وہ پرندوں کے اپنے وطن کو جانے سے بھی زیادہ جلدی دلوں سے نکل جاتا ہے۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب فضائل القرآن، باب استذكار القرآن وتعاهده، رقم: 5033 - مسلم، كتاب فضائل القرآن...، باب الأمر بتعهد القرآن...، رقم: 791 - سنن ترمذي، رقم: 2942 - سنن نسائي، رقم: 943 - معجم الأوسط: 3302.»

(5) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔“

تخريج الحديث: «سنن ابن ماجه، كتاب المقدمة، باب فضل من تعلم القرآن وعلمه، رقم: 213، قال الشيخ الألباني: حسن صحيح - مسند أحمد: 1/153 - صحيح الجامع، رقم: 3268.

(6) سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قرآن مجید کی ایک سورت جو صرف تیس آیات پر مشتمل ہے اپنے پڑھنے والے کے متعلق جھگڑے کرے گی یہاں تک کہ اس کو جنّت میں داخل کر دے گی، وہ سورۂ تبارک ہے۔“

تخريج الحديث: «سنن أبي داؤد، كتاب تفريع أبواب شهر رمضان، أبواب قراءة القرآن...، باب في عدد الآي، رقم: 1400، قال الشيخ الألباني: حسن - مجمع الزوائد: 7/127 - معجم الأوسط، رقم: 3654 - صحيح الجامع، رقم: 3644.»

(7) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی: «﴿وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ﴾» (البقرة: 284) ”اگر تم اپنے دلوں میں جو کچھ ہے ظاہر کرو گے یا پوشیدہ رکھو گے، اللہ تعالیٰ تم سے اس کا حساب لے گا۔“ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین پر یہ گراں گزری، تو پھر یہ آیت نازل ہوگئی: «﴿فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ﴾» پھر (اللہ) ”جسے چاہے گا بخش دے گا اور جسے چاہے گا عذاب کرے گا۔“ تو اس بات نے ان کو خوش کر دیا۔

تخريج الحديث: «مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان أنه سبحانه وتعالىٰ...، رقم: 126 - سنن ترمذي، كتاب تفسير القرآن، باب سورة البقرة، رقم: 2992.»

(8) سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا تم میں سے کوئی اس بات سے عاجز ہے کہ وہ ایک رات میں تہائی قرآن پڑھ لے؟" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تہائی قرآن پڑھنے کی طاقت کون رکھ سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا تم میں کوئی « قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ » (آخر سورت تک) پڑھنے سے عاجز ہے؟ یعنی سورۃ اخلاص تہائی قرآن کے برابر فضیلت رکھتی ہے۔"

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب فضائل القرآن، باب فضل قل هو الله أحد، رقم: 5013 - مسلم. كتاب فضائل القرآن...، باب فضل قراءة قل هو الله أحد، رقم: 811.»

(9) سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی «﴿وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ﴾» (التوبه: 34) تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سونے اور چاندی کے لیے ہلاکت ہو۔" صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم کون سامال خزانہ بنائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "(1) شکر گزار دل، (2) اللہ کو یاد کرنے والی زبان، (3) اور نیک بیوی۔"

تخريج الحديث: «سنن ترمذي، كتاب تفسير القرآن، باب سورة التوبة، رقم: 3094، قال الشيخ الألباني: صحيح - سنن ابن ماجه، رقم: 1856.»

(10) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی: «﴿اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾» "تم اللہ سے ڈرنے کی طرح ڈرو اور مسلمان ہی رہتے ہوئے مرو۔" (آل عمران: 102) تو فرمایا: "اگر تھوھر (زقوم) کا ایک قطرہ دنیا کے سمندروں میں ڈالا جائے تو تمام اہلِ دنیا پر ان کی زندگی خراب کر دے، تو جس شخص نے اس کو کھایا اس کا کیا حال ہو گا۔"

تخريج الحديث: «سنن ترمذى، كتاب صفة جهنم، باب صفة شراب أهل النار، رقم: 2585 - سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب صفة النار، رقم: 4325 - مسند أحمد: 1/300 - مستدرك حاكم: 2/322.»

(11) سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بکریوں کے کسی باڑے میں اگر دو شکاری بھیڑیے چیر پھاڑ کریں اور کھالیں تو وہ اتنی خرابی نہیں کر سکتے جتنی خرابی ایک مسلمان کے دین میں مال اور جاہ کے طلب کرنے سے ہوتی ہے۔"

تخريج الحديث: «حلية الأولياء: 7/89 - كنز العمال، رقم: 6255 - سنن ترمذي، كتاب الزهد، باب، رقم: 2376، قال الشيخ الألباني: صحيح - سنن دارمي، رقم: 2730.»

كِتَابُ الْمَرْضَىٰ

(1) سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی بیمار ہو تو درد والی جگہ پر ہاتھ رکھ کو یوں کہے: «بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ أَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ وَجَعِيْ هٰذَا» ”اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کے ساتھ، میں اللہ تعالیٰ کی عزت و قدرت کی پناہ میں آتا ہوں، اس تکلیف سے، جسے میں محسوس کر رہا ہوں۔“

تخريج الحديث: «سنن أبی داؤد، كتاب الطب، باب كيف الرقى، رقم: 3891 - سنن ترمذي، كتاب الدعوات، باب في الرقية...، رقم: 3588، قال الشيخ الألباني: صحيح - سنن ابن ماجه، رقم: 3522.»

(2) سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب کوئی مسلمان آدمی بیمار ہو جائے یا سفر پر نکل جائے تو اس کا نیک عمل اسی طرح لکھا جاتا ہے جس طرح وہ صحت اور قیام کی حالت میں کیا کرتا تھا۔“

تخريج الحديث: «سنن أبی داؤد، كتاب الجنائز، باب إذا كان الرجل يعمل عملا صالحا...، رقم: 3091، قال الشيخ الألباني: حسن - بخاري، أدب المفرد، رقم: 500.»

(3) سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مریض کے لیے صحت میں جو وہ بہت اچھے عمل کرتا ہے، وہ اس کی بیماری کے دوران میں لکھے جاتے ہیں۔ اسی طرح مسافر کے لیے جو جتنے اچھے عمل وہ گھر میں موجودگی کے دوران کرتا ہے اتنے اچھے عمل سفر میں لکھے جاتے ہیں۔“

تخريج الحديث: «سنن أبی داؤد، كتاب الجنازه، باب إذا كان الرجل يعمل...، رقم: 3091 - بخاري، أدب المفرد، رقم: 500.»

كِتَابُ الْأَقْضِيَةِ

فیصلہ کرنے کا بیان

(1) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو قاضی بنایا گیا تو گویا کہ وہ بغیر چھری کے ذبح کیا گیا۔“

تخريج الحديث: «سنن أبی داؤد، كتاب الأقضية، باب فی طلب القضاء، رقم: 3571، قال الشيخ الألباني: صحيح - سنن ترمذي، كتاب الأحكام، باب القاضي، رقم: 1325 - سنن ابن ماجه، رقم: 2308 - مسند أحمد: 2/365 - مستدرك حاكم: 4/103.»

(2) سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس یہ فتویٰ آیا کہ: میت ایک بیٹی، پوتی اور حقیقی بہن چھوڑ جاتی ہے، تو وہ کہنے لگے: میں ان میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کی طرح فیصلہ کروں گا۔ بیٹی کو نصف ملے گا، پوتی کو چھٹا حصہ اور جو باقی رہ گیا وہ بہن کو ملے گا۔

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الفرائض، باب ميراث ابنة ابن مع ابنة، رقم: 6736- سنن ترمذي، كتاب الفرائض، باب ميراث ابنة الابن...، رقم: 2093.»

(3) سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قسم اور دو گواہوں پر فیصلہ دے دیا۔

تخريج الحديث: «مسلم، كتاب الأقضية، باب وجوب الحكم بشاهد و يمين، رقم: 1712- سنن أبي داؤد، كتاب الأقضية، باب القضاء باليمين و الشاهد، رقم: 3608- معجم الأوسط، رقم: 1059- مسند أبي يعلىٰ: 6683.»

(4) سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قاضی غصے کی حالت میں دو مخالف فریقین کے مابین فیصلہ نہ کرے۔“

تخريج الحديث: «مسلم، كتاب الأقضية، باب كراهة قضاء القاضي...، رقم: 1717- سنن أبي داؤد، كتاب الأقضية، باب القاضي يقضي و هو غضبان، رقم: 3589- سنن ترمذي، رقم: 1334- سنن نسائي، رقم: 5408.»

كِتَابُ الْبِرِّ وَ الصِّلَةِ

نیکی اور صلہ رحمی کا بیان

(1) سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”صدقہ مال میں کوئی کمی نہیں پیدا کرتا، اور ظلم معاف کر دینا کسی آدمی کی عزت میں اضافہ کرتا ہے۔ پس معاف کرو اللہ تمہیں عزت دے، اور کوئی آدمی بھی جب اپنے اوپر مانگنے کا دروازہ کھول دیتا ہے تو اللہ اس پر فقیری کا دروازہ کھول دیتا ہے۔“

تخريج الحديث: «سنن ترمذي، كتاب الزهد، باب مثل الدنيا أربعة نفر، رقم: 2325، 2029، قال الشيخ الألباني: صحيح- مجمع الزوائد: 3/105.»

(2) سیدنا ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ جس بندے پر دنیا میں پردہ پوشی فرمادیں تو اس کو قیامت کے دن عار نہیں دلاتے۔“

تخريج الحديث: «مسلم، كتاب البر و الصلة، باب بشارة من ستر الله تعالىٰ...: 2590- مجمع الزوائد: 10/355.»

(3) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قطع رحمی نہ کرو اور غیبت بھی نہ کرو اور دشمنی بھی نہ کرو، اور اللہ کے بندے بھائی بھائی بن جاؤ، اور کسی مسلمان کے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے ترکِ گفتگو تین دن سے زیادہ کرے۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الأدب، باب ما ينهى عن التحاسد و التدابر، رقم: 6065- مسلم، كتاب البر و الصلة و الآداب، باب تحريم الظن...، رقم: 2563.»

(4) سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔“

تخريج الحديث: «مستدرك حاكم: 4/277، رقم: 7631 - صحيح الجامع، رقم: 896 - معجم الأوسط، رقم: 9013 - مجمع الزوائد: 8/187.»

(5) سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مومنوں کی آپس میں دوستی اور محبت کی مثال ایک جسم کی طرح ہے کہ جب اس کا کچھ حصہ بیمار ہو جائے تو اس کا سارا وجود بیداری اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے، جسم میں ایک ٹکڑا ہے کہ جب وہ ٹھیک ہو جائے اور سلامت رہے تو سارا جسم بچ جاتا ہے، اور اگر وہ خراب ہو جائے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے۔ خبردار! وہ دل ہے۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الأدب، باب رحمة الناس و البهائم، رقم: 6011 - مسلم، كتاب البر و الصلة و الآداب، باب تراحم المؤمنين...، رقم: 2586.»

(6) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اپنے بھائی کی مدد کرو چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم۔“ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مظلوم کی تو میں مدد کروں گا لیکن ظالم کی کیسے مدد کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تو اس کو ظلم سے روک لے، یہی اس کی تیری طرف سے مدد ہو گی۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الإكراه، باب يمين الرجل لصاحبه...، رقم: 6952 - سنن ترمذي، كتاب الفتن، باب منه، رقم: 2255.»

(7) سیدنا کعب بن عجرہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص تنگدست کو ڈھیل دے اور اس پر آسانی کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنا سایہ ڈالے گا، جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہو گا۔“

تخريج الحديث: «مسلم، كتاب الزهد و الرقائق، باب حديث جابر الطويل...، رقم: 3006 - سنن ترمذي، كتاب البيوع، باب انظار المعسر و الرفق به، رقم: 1306.»

(8) سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں کس کے ساتھ نیکی کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اپنی ماں سے۔“ میں نے کہا: پھر کس سے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اپنی ماں سے۔“ میں نے کہا: پھر کس سے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اپنی ماں سے۔“ میں کہا: پھر کس سے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پھر باپ سے، پھر زیادہ قرابت دار، پھر اس کے بعد زیادہ قرابت دار سے۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الأدب، باب من أحق الناس بحسن الصحبة، رقم: 5971 - مسلم، كتاب البر و الصلة و الآداب، باب بر الوالدين...، رقم: 2548.»

(9) سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہر نیکی صدقہ ہے۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب الأدب، باب كل معروف صدقة: 6021 - مسلم، كتاب الزكاة، باب بيان أن اسم الصدقة...: 1005.»

(10) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے عائشہ! اگر حیا کوئی مرد ہوتا تو ضرور نیک مرد ہوتا، اگر فحش گوئی کوئی مرد ہوتا تو ضرور وہ برا مرد ہوتا۔"

تخريج الحديث: «ضعيف الجامع الصغير، رقم: 483- صحيح ترغيب وترهيب، رقم: 2631، قال الشيخ الألباني: حسن لغيره- معجم الأوسط، رقم: 4718- مجمع الزوائد: 8/27.»

(11) سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا تو صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین اس کی طاقت اور چستی دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر یہ اللہ کی راہ میں ہو تو کیا ہی اچھا ہو، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر یہ اپنے چھوٹے بچوں کی معیشت میں کوشش کرے تو بھی اللہ کی راہ میں ہو گا، اور اگر بوڑھے والدین کے لیے محنت کرے تو بھی اللہ کی راہ میں ہو گا، اگر اپنے آپ کو سوال و محتاجی سے بچانے کے لیے کوشش کرے تو بھی فی سبیل اللہ ہو گا، اگر اپنے گھر والوں کے لیے محنت مزدوری کرتا ہے تو بھی اللہ کی راہ میں ہے، ہاں اگر فخر یا مال بڑھانے کی غرض سے گھر سے نکلتا ہے تو اس کی محنت طاغوت کی راہ میں ہو گی۔"

تخريج الحديث: «صحيح ترغيب وترهيب، رقم: 1692، قال الشيخ الألباني: صحيح لغيره- معجم الأوسط، رقم: 6835- مجمع الزوائد: 4/325.»

كِتَابُ الْإِسْتِيذَانِ

اجازت طلب کرنے کا بیان

(1) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص کسی قوم کے گھروں میں ان کی اجازت کے بغیر جھانکتا پھرے تو ان کے لئے اس کی آنکھ پھوڑنا حلال ہو جاتا ہے۔"

تخريج الحديث: «مسلم، كتاب الآداب، باب تحريم النظر في بيت غيره، رقم: 2158- سنن أبو داوٗد، رقم: 5172.»

(2) سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا، کیونکہ شیطان میری اور کعبہ کی شکل اختیار نہیں کر سکتا۔"

تخريج الحديث: «معجم الأوسط، رقم: 3026- مجمع الزوائد: 7/181، حديث صحيح.»

كِتَابُ الرُّؤْيَا

خواب کا بیان

(1) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "خواب صرف عالم یا خیر خواہ کے سامنے بیان کیا جائے۔"

تخريج الحديث: «سنن ترمذي، كتاب الرؤيا، باب في تاويل الرؤيا ...، رقم: 2280، قال الشيخ الألباني: صحيح - مجمع الزوائد: 7/182 - سنن دارمي، رقم: 2147 - صحيح الجامع، رقم: 7396.»

كِتَابُ آدَابِ السَّفَرِ

آداب سفر کا بیان

(1) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے، وہ آدمی اس کی نیند، کھانے، پینے اور لذت حاصل سے روک دیتا ہے۔ جب تم میں سے کوئی شخص سفر میں اپنی ضرورت سے فارغ ہو جائے تو اپنے گھر کو جلدی واپس آئے۔"

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب العمرة، باب السفر قطعة من العذاب، رقم: 1804 - مسلم، كتاب الإمارة، باب السفر قطعة من العذاب ...، رقم: 1927.»

(2) سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھلنے سے پہلے سفر کرتے تو ظہر کو مؤخر کر کے عصر کے ساتھ ملا کر پڑھ لیتے، اور جب زوال کے بعد سفر کرتے تو عصر کو جلدی کر کے ظہر سے ملا کر پڑھ لیتے، اور جب سورج غروب ہونے سے پہلے سفر کرتے تو مغرب کو مؤخر کر کے عشاء کے ساتھ پڑھ لیتے، اور غروبِ شمس کے بعد سفر کرتے تو عشاء کو مغرب کے ساتھ ملا کر پڑھ لیتے۔

تخريج الحديث: «سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة السفر، باب الجمع بين الصلاتين، رقم: 1208، قال الشيخ الألباني: صحيح.

(3) سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت گھر میں آنا پسند نہیں فرماتے تھے۔

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب النكاح، باب لا يطرق أهله ليلاً ...، رقم: 5243 - مسلم، كتاب الإمارة، باب كراهة الطروق ...، رقم: 1928 - سنن أبي داؤد، كتاب الجهاد، باب في الطروق: 2776.»

(4) سیدنا عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”خاوند یا ذی محرم کے بغیر کوئی عورت تین رات سے زائد سفر نہ کرے۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب تقصير الصلاة، باب في كم يقصر الصلاة، رقم: 1086- مسلم، كتاب الحج، باب سفر المرأة...، رقم: 1338- معجم طبراني كبير: 11/425- معجم الأوسط، رقم: 569- مجمع الزوائد: 3/214.»

كِتَابُ الْبُخْلِ

بخیلی کا بیان

(1) سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے بنی سلمہ! تمہارا سردار کون ہے؟“ انہوں نے کہا: ہمارا سردار جد بن قیس ہے، مگر ہم اس کو بخیلی کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بخل سے بڑی بیماری کون سی ہو سکتی ہے، اس لیے تمہارا سردار جعد قطط عمرو بن جموح ہے۔“

تخريج الحديث: «مستدرك حاكم: 4/180- بخاري أدب المفرد، رقم: 296، قال الشيخ الألباني: صحيح- مجمع الزوائد: 8/315.»

كِتَابُ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ

عیدین کی نماز کا بیان

(1) سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عید گاہ میں عید کی نماز اپنے چھوٹے نیزے کو سترہ بنا کر ادا کی۔

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب سترة المصلي، باب سترة الإمام...، رقم: 494- مسلم، كتاب الصلاة، باب سترة المصلي: 501.»

(2) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ذی الحجہ کے دس دنوں سے زیادہ فضیلت والا کوئی دن نہیں کہ جس میں عمل اس سے زیادہ فضیلت رکھتا ہو۔“ صحابہ نے کہا: جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں۔ مگر (وہ جہاد جس میں مجاہد کا) گھوڑا ذبح ہو جائے اور خون بہا دیا جائے۔“

تخريج الحديث: «بخاري، كتاب العيدين، باب فضل العمل في أيام التشريق، رقم: 969- سنن أبي داؤد، كتاب الصيام، باب في صوم العشر، رقم: 2438- سنن ترمذي، رقم: 757- سنن ابن ماجه، رقم: 1727.»

(3) سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعہ میں «﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾» اور «﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾» پڑھا کرتے تھے۔

تخريج الحديث: «مسلم، كتاب الجمعة، باب مايقرأ في صلاة الجمعة، رقم: 878- سنن أبی داؤد، كتاب الصلاة، باب مايقرأ به في الجمعة، رقم: 1122- سنن ترمذي، رقم: 533- سنن نسائي، رقم: 1425.»

(4) سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے اسی سند سے ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز عیدین خطبے سے پہلے پڑھتے، پھر پہلی رکعت میں سات تکبریں قرأت سے پہلے کہتے، پھر دوسری رکعت میں پانچ تکبریں قرأت سے پہلے کہتے۔ اور عید کے لیے پیدل چل کر جاتے اور پیدل واپس آتے۔ اور خطبے کے درمیان تکبریں کہتے، اور عیدین میں بہت تکبیر کہتے تھے۔

تخريج الحديث: «سنن ابن ماجه، كتاب إقامة الصلاة و السنة، باب ما جاء في كم يكبر الإمام...، رقم: 1277، قال الشيخ الألباني: صحيح لغيره.»

فہرست

مقدمہ 2

سوانح حیات امام طبرانی رحمہ اللہ 4

کتاب الایمان 16

کتاب العلم 24

کتاب الطہارۃ 26

کتاب الاذان 32

کتاب المساجد 33

کِتَابُ الصَّلٰوۃِ 34

کتاب الاستسقاء 47

كِتَابُ الْجَنَائِزِ وَ ذِكْرُ الْمَوْتِ 47

کتاب الصیام 50

کِتَابُ الزَّکٰوۃ 53

کِتَابُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَۃ 55

كِتَابُ الذَّبَائِحِ 59

كِتَابُ النِّكَاحِ 60

كِتَابُ الرِّضَاعَةِ 63

كِتَابُ الْخِتَانِ 64

كِتَابُ الطَّلَاقِ 64

كِتَابُ الْبِيُوعِ 64

كِتَابُ الْجِهَادِ 69

كِتَابُ اللِّبَاسِ 74

كِتَابُ الْأَطْعِمَةِ وَالْأَشْرِبَةِ 76

کتاب الادب 80

كِتَابُ صِفَةُ الْقِيَامَةِ 89

كِتَابُ الْفِتَنِ 90
كِتَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ 95
كِتَابُ الْمَنَاقِبِ 97
كِتَابُ الْحُدُودِ 108
كِتَابُ الْأَدْعِيَةِ وَ الْأَذْكَارِ 110
كِتَابُ الرِّقَاقِ 116
كِتَابُ التَّوْبَةِ وَ الْإِسْتِغْفَارِ 122
كِتَابُ الْقِرَاءَاتِ 122
كِتَابُ الطِّبِّ 123
كِتَابُ الشَّفَاعَةِ 124
كِتَابُ التَّفْسِيرِ وَ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ 125
كِتَابُ الْمَرْضَى 128
كِتَابُ الْأَقْضِيَةِ 128
كِتَابُ الْبِرِّ وَ الصِّلَةِ 129
كِتَابُ الْإِسْتِيذَانِ 131
كِتَابُ الرُّؤْيَا 132
كِتَابُ آدَابِ السَّفَرِ 132
كِتَابُ الْبُخْلِ 133
كِتَابُ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ 133

مؤلف کی دیگر کتب کے لئے
Peaceofmindna.com
وزٹ کریں۔